ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

مئی 2025ء

"اگر تُو اُس وقت اللہ کے خلیفہ کو
زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی
سے پکڑ لینا۔" (حدیث النبی ﷺ)

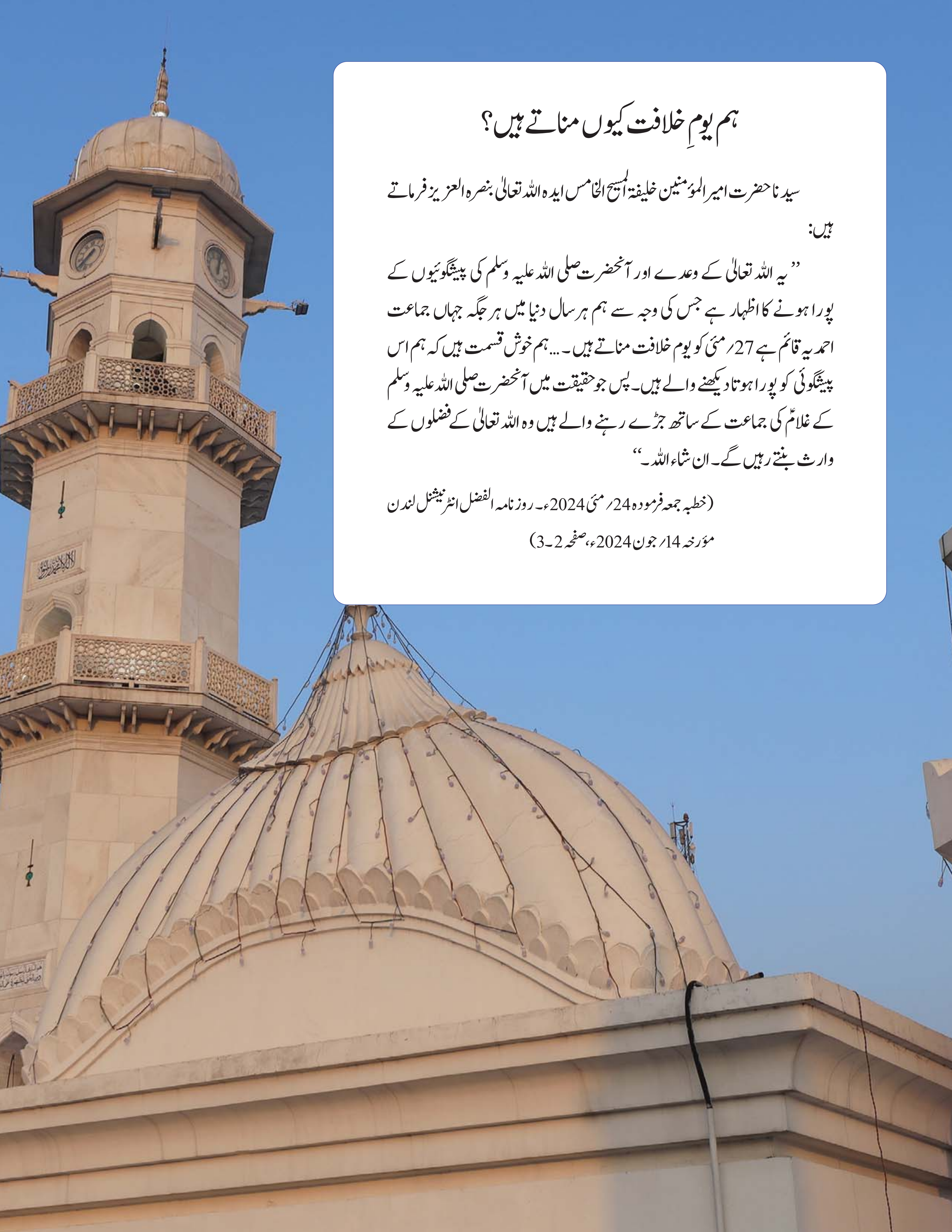

ہم یومِ خلافت کیوں مناتے ہیں؟

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا اظہار ہے جس کی وجہ سے ہم ہر سال دنیا میں ہر جگہ جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے 27/ مئی کو یوم خلافت مناتے ہیں۔ ...ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھنے والے ہیں۔ پس جو حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامؑ کی جماعت کے ساتھ جڑے رہنے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ مئی 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن مؤرخہ 14/ جون 2024ء، صفحہ 2۔3)

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جلد 54 : شمارہ 5

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

فہرست مضامین

- قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — 2
- ارشادات حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام — 3
- فرمودات سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — 4
- مجلس شوریٰ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام — 5
- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلافت کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں چند ارشادات — 7
- سورۃ الفاتحہ اور مومن بندوں میں سلسلۂ خلافت از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب — 12
- تقریر: خلافت امنِ عالم از مکرم عطاء القیوم عارفؔ صاحب — 15
- خلافتِ احمدیہ کا عظیم الشان اور منفرد تحفہ ایم ٹی اے۔ تقدیرِ الٰہی کا زندہ و تابندہ نشان از مکرم پروفیسر عبد السمیع خاں صاحب — 21
- جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریبات کی چند جھلکیاں — 25
- بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات — 35
- شعبہ تصاویر جماعت احمدیہ کینیڈا

مئی 2025ء

ذوالقعدہ، ذوالحجہ 1446 ہجری قمری

ہجرت 1404 ہجری شمسی

نگران

ملک لال خاں امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ، فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ،

حافظ مجیب الرحمٰن احمد اور محمد عمر اکبر

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور بعض دیگر

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

www.ahmadiyyagazette.ca

Tel:905-303-4000 Ext:2241

editor@ahmadiyyagazette.ca

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (سورۃ آلِ عمران3:104)

اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

[حُذَيْفَةُ بنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ] كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ بعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنهُ؟ قَالَ: ... « فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزَمْهُ، وَإِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ، فَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرَب فِي الْأَرْضِ، وَلَوْ أَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ »

(مسند احمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ، حَدِيثُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،حديث 23425)

[حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ] رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ آپؐ سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے جب کہ میں آپؐ سے شر کے متعلق پوچھتا تھا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہو گا جیسا کہ اس سے پہلے تھا؟ آپؐ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے کہا کہ اس سے بچنے کا کیا طریق ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اگر تُو اس وقت اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا اگرچہ تیرا جسم نوچ لیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔ اور اگر تُو اسے (یعنی اللہ کے خلیفہ کو) نہ دیکھے تو زمین میں کہیں بھاگ جانا خواہ تم اس حال میں مرو کہ تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑیں۔“

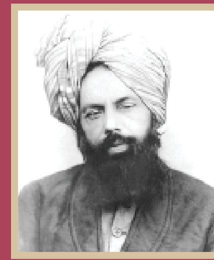

ارشادات

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خلیفہ درحقیقت رسول کا ظِلّ ہوتا ہے

”اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِي الْاَرْضِ۔ الجزو نمبر ۱۳ یعنی جو چیز انسانوں کو نفع پہنچاتی ہے وہ زمین پر باقی رہتی ہے اب ظاہر ہے کہ دنیا میں زیادہ تر انسانوں کو نفع پہنچانے والے گروہ انبیاء ہیں کہ جو خوارق سے معجزات سے پیشگوئیوں سے حقائق سے معارف سے اپنی راستبازی کے نمونہ سے انسانوں کے ایمان کو قوی کرتے ہیں اور حق کے طالبوں کو دینی نفع پہنچاتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ دنیا میں کچھ بہت مدت تک نہیں رہتے بلکہ تھوڑی سی زندگی بسر کر کے اس عالم سے اٹھائے جاتے ہیں لیکن آیت کے مضمون میں خلاف نہیں اور ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام خلاف واقع ہو۔ پس انبیاء کی طرف نسبت دے کر معنی آیت کے یوں ہوں گے کہ انبیاء مِن حیث الظلّ باقی رکھے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ظلّی طور پر ہر یک ضرورت کے وقت میں کسی اپنے بندہ کو ان کی نظیر اور مثیل پیدا کر دیتا ہے جو انہیں کے رنگ میں ہو کر ان کی دائمی زندگی کا موجب ہوتا ہے۔“

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 351۔ 352)

”خلیفہ درحقیقت رسول کا ظِلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظِلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 353)

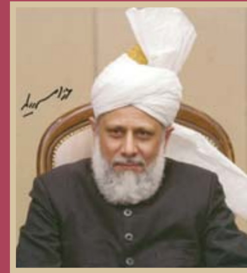

فرمودات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلافت خامسہ کے دَور میں جماعت ترقی کی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے

”اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آپؑ کے وصال کے بعد خلافت اولیٰ کا دَور آیا اور جماعت کا قدم آگے بڑھتا گیا۔ پھر خلافت ثانیہ کا دَور آیا تو جماعت میں مزید ترقی ہوئی اور دنیا کے بہت سے ممالک میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ پھر خلافت ثالثہ کا دَور آیا تو اس میں مزید ترقی ہوئی۔ پھر خلافت رابعہ کا دَور آیا تو ترقیات کے اور بھی نئے دروازے کھلے۔

پھر خلافت خامسہ کا دَور ہے تو اس میں جماعت ترقی کی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے۔ دشمن کی بھرپور کوششوں کے باوجود جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ بلکہ ہمیشہ کی طرح خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں جو دُور دراز ملکوں میں بیٹھے ہیں، جنہوں نے کبھی کسی خلیفہ کو دیکھا بھی نہیں ہے خود راہنمائی فرماتے ہوئے خلافت کے جھنڈے تلے آنے کی ہدایت دیتا ہے۔ مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی ایسے سینکڑوں ہزاروں لوگ ہیں جن کے سینے اللہ تعالیٰ کھولتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام سے جو وعدہ فرمایا اسے پورا کرتے ہوئے ہر روز جماعت کی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خلافت قائم رکھنے کا وعدہ فرمایا تو کس طرح لوگوں کے دلوں میں خلافت سے تعلق اور اس سے جڑے رہنے کے جذبات پیدا فرماتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ مئی 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن مؤرخہ 14/ جون 2024ء، صفحہ 3)

خلافت کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علیحدہ ہو کر نہیں ہو سکتا

”ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بعثت کے بعد سے جو خلافت کا نام نہاد تصور مسلمانوں میں قائم تھا وہ بھی ختم ہو گیا اور اب صرف حکومتیں ہی ہیں اور یہ حکومتیں اگر جابر بھی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنے والی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ رسی ڈھیلی تو کر دیتا ہے لیکن ظالموں کو پکڑتا ضرور ہے۔

بہرحال جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ آپؐ کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور آپؑ نے بھی فرمایا کہ میرے بعد بھی جماعت میں میری خلافت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جاری رہے گا۔ آپؑ نے فرمایا: مَیں خاتم الخلفاء ہوں (ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 282۔ ایڈیشن 1984ء)۔ اب جو بھی آئے گا جس کو اللہ تعالیٰ خلافت کا مقام دے گا میری پیروی میں ہی آئے گا۔ پس دنیاوی طور پر اب کوئی جتنا چاہے زور لگا لے کبھی خلافت کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علیحدہ ہو کر نہیں ہو سکتا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ مئی 2024ء۔ ایضاً)

فرمودات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلافت خامسہ کے دَور میں جماعت ترقی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے

”اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آپؑ کے وصال کے بعد خلافت اولیٰ کا دَور آیا اور جماعت کا قدم آگے بڑھتا گیا۔ پھر خلافت ثانیہ کا دَور آیا تو جماعت میں مزید ترقی ہوئی اور دنیا کے بہت سے ممالک میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ پھر خلافت ثالثہ کا دَور آیا تو اس میں مزید ترقی ہوئی۔ پھر خلافت رابعہ کا دَور آیا تو ترقیات کے اور بھی نئے دروازے کھلے۔

پھر خلافت خامسہ کا دَور ہے تو اس میں جماعت ترقی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔ دشمن کی بھرپور کوششوں کے باوجود جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ بلکہ ہمیشہ کی طرح خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں جو دُور دراز ملکوں میں بیٹھے ہیں، جنہوں نے کبھی کسی خلیفہ کو دیکھا بھی نہیں ہے خود راہنمائی فرماتے ہوئے خلافت کے جھنڈے تلے آنے کی ہدایت دیتا ہے۔ مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی ایسے سینکڑوں ہزاروں لوگ ہیں جن کے سینے اللہ تعالیٰ کھولتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا اسے پورا کرتے ہوئے ہر روز جماعت کی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خلافت قائم رکھنے کا وعدہ فرمایا تو کس طرح لوگوں کے دلوں میں خلافت سے تعلق اور اس سے جڑے رہنے کے جذبات پیدا فرماتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24؍ مئی 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن مؤرخہ 14؍ جون 2024ء، صفحہ 3)

خلافت کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علیحدہ ہو کر نہیں ہوسکتا

”ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد سے جو خلافت کا نام نہاد تصور مسلمانوں میں قائم تھا وہ بھی ختم ہو گیا اور اب صرف حکومتیں ہی ہیں اور یہ حکومتیں اگر جابر بھی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنے والی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ رسی ڈھیلی تو کر دیتا ہے لیکن ظالموں کو پکڑتا ضرور ہے۔

بہر حال جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ آپؐ کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور آپؑ نے بھی فرمایا کہ میرے بعد بھی جماعت میں میری خلافت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جاری رہے گا۔ آپؑ نے فرمایا: مَیں خاتم الخلفاء ہوں (ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 282۔ ایڈیشن 1984ء)۔ اب جو بھی آئے گا جس کو اللہ تعالیٰ خلافت کا مقام دے گا میری پیروی میں ہی آئے گا۔ پس دنیاوی طور پر اب کوئی جتنا چاہے زور لگالے کبھی خلافت کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علیحدہ ہو کر نہیں ہوسکتا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24؍ مئی 2024ء۔ ایضاً)

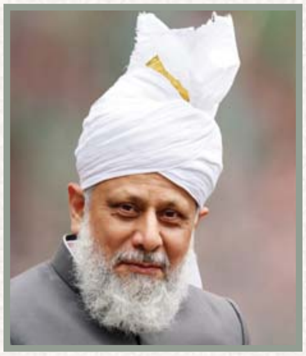

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

برموقع پینتالیسویں مجلس شوریٰ برطانیہ 2024ء

(اردو مفہوم)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ کی جماعت کی مجلس شوریٰ اس ہفتے کے آخر میں ہو رہی ہے۔ چونکہ میں اس سال شامل نہیں ہوسکتا، میں آپ کو یہ پیغام بھیج رہا ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ اس پر توجہ دیں گے۔

انتظامی لحاظ سے مجلس شوریٰ کا نظام دنیا بھر کی جماعتوں میں خاص طور پر یہاں برطانیہ میں بہترین طریق پر قائم ہو چکا ہے۔ اس طرح ممبران کی اکثریت شوریٰ کے طریقہ کار کو سمجھنے اور اسے درست طریق پر منعقد کرنے سے واقف ہے۔ بہرحال، اب جب کہ آپ امسال کی تجاویز پر غور وخوض کا آغاز کر رہے ہیں، میں آپ کو آپ کی انفرادی ذمہ داریوں کی یاد دلانا چاہتا ہوں اور یہ کہ آپ پر جو اعتماد کیا گیا ہے اسے آپ کو کس طرح پورا کرنا چاہئے۔

یقیناً مجلس شوریٰ کا ممبر ہونا ایسی بات نہیں ہے کہ آپ اسے معمولی سمجھیں بلکہ آپ کو ہر لحہ شوریٰ میں اس مخلصانہ خواہش کے ساتھ شامل ہونا چاہئے کہ آپ نے اپنے فرائض پوری تندہی اور عاجزی کے ساتھ ادا کرنے ہیں۔ بطور نمائندہ مجلس شوریٰ آپ کا بنیادی ہدف یہ ہونا چاہئے کہ جماعت کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں میں مسلسل بہتری آئے اور افرادِ جماعت کے اندر قربانی اور اخلاص کا جذبہ نئی بلندیوں کو چھوئے۔

اسی طرح کارروائی کے دوران، آپ کو ایجنڈے کے مختلف نکات پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے، بیان کی جانے والی باتوں کو غور سے سنیں اور خلیفۃ المسیح کو دیانتدارانہ، مخلصانہ اور دانشمندانہ مشورے دینے کی کوشش کریں جس کے ذریعے وقت کے تقاضوں کے مطابق نظام جماعت کو مزید مضبوط اور مستحکم کیا جا سکے۔

مجلس شوریٰ کے اراکین کی حیثیت سے آپ کو یہ جاننا چاہئے کہ آپ اپنے پر کیے گئے اعتماد کو اسی وقت پورا کر سکیں گے جب آپ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اپنی رائے دیں گے۔ آپ کا ہر عمل مکمل خلوص، عاجزی اور ہر قسم کے مفادات سے پاک ہونا چاہئے۔ سب سے بڑھ کر، ہمیشہ یاد رکھیں کہ دعا آپ کی کامیابی کا بنیادی جُزو ہے۔ اس لیے بحیثیت ممبر شوریٰ تمام وقت آپ کو دعا میں مشغول رہنا چاہئے اور عاجزانہ دعاؤں کے بعد ہی جماعت کے مفاد کی دیرینہ خواہش کے ساتھ اپنے خیالات اور اپنی

رائے پیش کریں۔

بدقسمتی سے ماضی میں یہ دیکھا گیا ہے کہ کبھی کبھار نمائندگان نے لاپروائی کا مظاہرہ کیا یا بحث کے اہم نکات کی بجائے غیر متعلقہ معاملات میں مشغول ہو گئے اور شوریٰ کے دیگر ارکان کی باتوں کو توجہ سے نہیں سنا۔ مجلس شوریٰ کی حیثیت اور اہمیت کے پیش نظر، یہ بات انتہائی افسوس کا باعث ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پوری دنیا میں پارلیمنٹ یا اسمبلیاں عرصہ دراز سے قائم ہیں جن میں ریاستی اور سیاسی معاملات پر بحث و مباحثہ ہوتا ہے۔ بہت پڑھے لکھے اور فصیح و بلیغ مقرر اکثر اپنے خیالات اور عقائد پیش کرنے کے لیے ایسی مجالس میں تقریر کرتے ہیں۔ تاہم مجلس شوریٰ وہ فورم ہے جو خالصتاً اسلام کی خدمت اور اس کی الٰہی تعلیمات کو بہتر طریقے سے پھیلانے کے مقاصد پر مشاورت کے لیے قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد حکم الٰہی کو پورا کرنے میں ہی پنہاں ہے۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ مجلس شوریٰ دنیا کی کسی بھی پارلیمنٹ سے کہیں زیادہ قدر و منزلت کا حامل ادارہ ہے۔ اس لئے اس کے ارکان ہر وقت سچائی، دیانت اور اعلیٰ ترین اخلاقی اقدار کی ترجمانی کرنے والے ہوں۔ لہٰذا دعا، توجہ اور انتہائی سنجیدگی کے ساتھ شوریٰ کی کارروائی میں شرکت کریں اور سچائی کے ساتھ اپنی تجاویز یا مشورہ دیں۔ بے معنی بحث میں نہ پڑیں۔ بلکہ صرف اُس وقت بولیں جب آپ کو یقین ہو کہ آپ کا نقطۂ نظر پہلے بیان نہیں ہوا اور جو بحث کو مثبت انداز میں آگے بڑھا سکتا ہے۔ بصورت دیگر جو کچھ پہلے کہا گیا ہے اُسے دہرانا، بغیر سوچے سمجھے بولنا یا غیر ضروری تنقید کرنا، صرف وقت ضائع کرنے اور مجلسِ شوریٰ کی کارروائی کو اس کے حقیقی مقاصد کی تکمیل سے دُور کرنے کا ذریعہ ہے۔

آخر پر مَیں پھر کہتا ہوں کہ آپ سب کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ آپ اپنے فرائض کو سمجھیں اور شوریٰ کی کارروائی میں پوری سنجیدگی کے ساتھ شرکت کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت نماز اور ذکرِ الٰہی میں صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد اور رحم مانگیں کہ وہ آپ کی کوتاہیوں اور کمزوریوں پر پردہ ڈالے۔ اگر آپ خلوصِ دل سے دعا کرتے ہیں تو، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خیالات کو بامعنی انداز میں بیان کرنے اور اس کا اظہار کرنے میں مدد کرے گا جو فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس شوریٰ میں ہر وقت اس پختہ عزم کے ساتھ شرکت کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بھی صلاحیتیں اور علم عطا کیا ہے وہ آپ کے فرائض کی انجام دہی اور آپ پر کیے گئے اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کیا جائے۔

خدا کرے کہ آپ کی سفارشات اور مشورے پورے خلوص، وفاداری اور خلافت کی اطاعت کے ساتھ پیش کیے جائیں۔ آپ کا غور و فکر خلیفۃ المسیح کے لئے حقیقی مدد کا ذریعہ ثابت ہو جو جماعت کی مختلف اسکیموں اور پالیسیوں کو تشکیل دیتا ہے تا کہ اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں آسانی ہو اور ہماری جماعت کے اندر اتحاد کا رشتہ مضبوط ہوتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 6/اگست 2024ء)

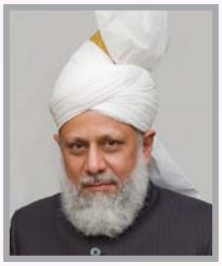

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے خلافت کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں چند ارشادات

اللہ کے وعدوں کے مطابق ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؐ کی بنائی ہوئی جماعت میں خلافت کا نظام جاری ہوا

”اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپؑ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دین اسلام کی تجدید کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اور پھر اللہ کے وعدوں کے مطابق ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؐ کی بنائی ہوئی جماعت میں خلافت کا نظام جاری ہوا۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا اظہار ہے جس کی وجہ سے ہم ہر سال دنیا میں ہر جگہ جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے 27؍ مئی کو یوم خلافت مناتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 24؍ مئی 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن مؤرخہ 14؍ جون 2024ء)

خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام

”اِس دَور میں درجنوں ملکوں میں احمدیت کا پودا لگا۔ درجنوں ملکوں میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ نظام قائم ہوا۔ سینکڑوں شہروں اور قصبوں میں خود اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی راہنمائی کر کے خلافت کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا کر لوگوں کے دلوں میں خلافت سے تعلق کا جذبہ پیدا کر کے مخلصین کی جماعتوں کے قیام کے سامان پیدا فرمائے اور یہ نظارے اللہ تعالیٰ دکھاتا چلا جا رہا ہے۔

خلافت سے وابستگی کے یہ نظارے اور جماعت کی ترقی کے یہ نظارے کیوں نہ ہوتے؟ یہ تو ہونے ہی تھے کہ اس کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ پس نہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو بھولنے والا اور توڑنے والا ہے اور نہ ہی اپنے سب سے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پورا کرنے میں کمی کرنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیشگوئی فرمائی تھی کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا زمانہ۔

فرمایا: پھر اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دَور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دَور کو ختم کر دے گا اور اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 6، صفحہ 285، حدیث 18596، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھنے والے ہیں۔ پس جو حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامؑ کی جماعت کے ساتھ جڑے رہنے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔''

(خطبہ جمعہ 24/ مئی 2024ء۔ ایضاً)

اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے

''جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ آپؐ کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور آپؑ نے بھی فرمایا کہ میرے بعد بھی جماعت میں میری خلافت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جاری رہے گا۔ آپؑ نے فرمایا: مَیں خاتم الخلفاء ہوں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ 282، ایڈیشن 1984ء)

اب جو بھی آئے گا جس کو اللہ تعالیٰ خلافت کا مقام دے گا میری پیروی میں ہی آئے گا۔ پس دنیاوی طور پر اب کوئی جتنا چاہے زور لگالے کبھی خلافت کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علیحدہ ہو کر نہیں ہو سکتا۔

بہرحال جب آپؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے خلافت کے جاری رہنے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ ”دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا: وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (سورۃ النور 56:24) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جمادیں گے۔“

فرمایا:

”سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو ۲ قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو (2) جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔“

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

ضمناً میں یہ بھی بتادوں کہ مَیں تو اس بات سے یہ بھی استنباط کرتا ہوں کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی عمر کی بحث میں پڑے ہوئے ہیں ان کا بھی اس میں جواب ہے کہ آپؑ نے اپنی عمر کے سال گنوا کر یہ نہیں بتایا کہ اتنے

سال باقی ہیں بلکہ اپنی واپسی کا اشارہ دیا ہے اور عمر کی بحث کو کوئی اہمیت نہیں دی بلکہ کام پورا کرنے کی اہمیت ہے۔“

(خطبہ جمعہ 24/ مئی 2024ء۔ ایضاً)

اللہ تعالیٰ ہی خلافت احمدیہ کی تائید و نصرت فرما رہا ہے اور جماعت ہر روز ترقی کی راہوں پر گامزن ہے

”خلافت احمدیہ کی ایک سو سولہ (116) سالہ تاریخ کا ہر دن اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خلافت احمدیہ کی تائید و نصرت فرما رہا ہے اور جماعت ہر روز ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے خاص فضل سے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر احمدی کو بھی کامل وفا اور اخلاص کے ساتھ ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور تاقیامت وفا شعار اور تقویٰ پر قائم رہنے والے خلافت احمدیہ کو ملتے رہیں اور وہ تمام مقاصد اللہ تعالیٰ پورے فرمائے جن کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ خدائے واحد کی حکومت دنیا میں قائم ہو اور دنیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کا نظارہ دیکھے۔“

(خطبہ جمعہ 24/ مئی 2024ء۔ ایضاً)

ان شاء اللہ تعالیٰ خلافت علیٰ منہاج نبوت تاقیامت چلے گی

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(سورۃ النور 56:24)

”خلافت کے ساتھ برکات کے جاری رہنے کا جو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے وہ ایسے عجیب عجیب رنگ میں پورا ہو رہا ہے کہ انسانی سوچ اس کا احاطہ بھی نہیں کرسکتی۔ اپنوں اور غیروں کے یہ واقعات اور

اللہ تعالیٰ کے نشانات خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ کر دنیا کو امت واحدہ بنانا تھا اس کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے تو اَور کیا ہے! یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے نظام کے تحت آج ساری دنیا میں اسلام کی ترقی اور تبلیغ کا کام کر رہی ہے اور جو ترقیات ہم نامساعد حالات کے باوجود دیکھ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کا ثبوت ہی تو ہیں۔ اگر نہیں تو اَور کیا ہے! لیکن جس کی آنکھیں اندھی ہیں اس کو نظر نہیں آتا اور نہ آ سکتا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہو گی اور تا قیامت چلے گی۔ ہمیشہ قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے ایمانوں میں مزید جلا پیدا کریں اور خلافت احمدیہ سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں اور اس کے قائم رکھنے کے لیے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 26؍ مئی 2023ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 19؍ جون 2023ء)

(بشکریہ مکرم مولانا خلیل احمد تنویرؔ صاحب مربی سلسلہ ریجائنا)

درختِ وجود

اگر کسی دشتِ بے اماں میں
جو آب و خاکِ روئیدگی سے
کسی بھی امکانِ زندگی سے
نا آشنا ہو
کبھی جو تم معجزہ یہ دیکھو
اک ایسا تنہا درخت پاؤ
جو سو برس تک
لحہ لحہ فنا سے لڑ کر
پتہ پتہ قضا سے جھڑ کر
محیطِ عالَم پہ چھا گیا ہے
تمہارے آنگن تک آ گیا ہے
تو جان لینا
یہی درختِ وَجُود ہے وہ
کہ جس کے سایۂ عافیت میں
تمہارے امروز کی پناہ ہے
تمہارے فردا کی بھی بقا ہے
یہ روشنی، دھوپ اور ہوا ہے
کہ ربِ کونین کی عطا ہے
یہی رضا ہے
یہی جزا ہے

(مکرم مبشر احمد محمود صاحب)

سورۃ الفاتحہ اور مومن بندوں میں سلسلۂ خلافت

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سورۃ الفاتحہ کی غیر معمولی خوبیوں کے نادر پہلو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

” إِنَّ هَذِهِ جَامِعَةٌ لِكُلِّ مَا يَحْتَاجُ الْإِنسَانُ إِلَيْهِ فِي مَعْرِفَةِ الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ كَمَثَلِ الِاسْتِدْلَالِ عَلٰى وُجُودِ الصَّانِعِ وَضَرُورَةِ النُّبُوَّةِ وَ الْخِلَافَةِ فِي الْعِبَادِ وَمِنْ أَعْظَمِ الْأَخْبَارِ وَأَكْبَرِهَا أَنَّهَا تُبَشِّرُ بِزَمَانِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ وَأَيَّامِ الْمَهْدِيِّ الْمَعْهُودِ۔“

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 71)

”جن امور کا انسان کو مبدء و معاد کے سلسلہ میں جاننا ضروری ہے، وہ سب اس (سورۃ الفاتحہ) میں موجود ہیں۔ مثلاً وجود باری، ضرورت نبوّت اور مومن بندوں میں سلسلۂ خلافت کے قیام پر استدلال۔ اور اس سورۃ کی سب سے بڑی اور اہم خبر یہ ہے کہ یہ سورۃ مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کے زمانہ کی بشارت دیتی ہے۔...“

اس عبارت میں” الْخِلَافَةِ فِي الْعِبَادِ“ میں فِی الْعِبَاد کا ترجمہ ”مومن بندوں میں“ کیا گیا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ خلافت کے ساتھ جب لفظ اَلْعِبَاد آیا ہے تو اس کا معنیٰ سوائے مومن بندوں کے اور نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ آیتِ استخلاف (سورۃ النّور 56:24) میں ایمان اور عملِ صالح بجا لانے والوں ہی سے وعدۂ خلافت ہے۔ اس بنیاد اور فہم کے تحت ہم جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی اس پُرمعارف تحریر میں استدلالِ خلافت کو ڈھونڈتے ہیں تو آپؑ ہی کے الفاظ ”الْخِلَافَةِ فِي الْعِبَادِ“ کے الفاظ ہمیں ایک دلکش گلستانِ ایمان و ایقان میں پہنچا دیتے ہیں۔ کیونکہ لفظ اَلْعِبَاد کا استعمال ہمیں سورۃ الفاتحہ میں لفظ” نَعْبُدُ“ سے ملا دیتا ہے۔ اَلْعِبَاد اور نَعْبُدُ کا باہمی ناتا کیا ہے؟ مفردات امام راغبؒ میں لکھا ہے:

عَبْدٌ: اَلْعُبُوْدِيَّةُ کے معنیٰ ہیں کسی کے سامنے تذلّل اور انکسار ظاہر کرنا اور اَلْعِبَادَۃُ کے معنے ہیں انتہائی درجہ کا تذلّل اور انکسار۔ یعنی اَلْعِبَادَۃُ کا لفظ اَلْعُبُوْدِيَّةُ سے زیادہ بلیغ ہے۔ لہٰذا عبادت کی مستحق بھی وہی ذات ہوسکتی ہے جو بے حد صاحب افضال و انعام ہو اور ایسی ذات صرف ذاتِ الٰہی ہے۔ فرمایا۔ ”اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ۔“ (سورۃ بنی اسرائیل 34:17)

اَلْعَبْدُ: بندہ، غلام۔ غلام وہ انسان ہے جسے خریدنا اور فروخت کرنا شرعاً جائز ہے۔

اسی طرح لکھا ہے:

عَبْدٌ وہ ہے جو عبادت اور خدمت کی بدولت عبودیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مخلص بندہ بن جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں یہ لفظ ایسے خالص بندوں اور انبیاءؑ کے ذکر کے طور پر بھی آیا ہے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ عبادت اور عبدیّت میں عبدیّت کو فوقیت حاصل ہے کہ اس میں عبادت کے ساتھ ہر لمحہ اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا طلبی میں گزرتا ہے۔ یہ پہلو غلامی کے تصوّر یا اس کی صفات سے ہم آہنگ ہے۔ جب کہ عبادت شریعت کے مقررہ مخصوص اعمال کی ادائیگی ہے۔

لفظ غلام کے معنوں میں یا ایک غلام کے کردار میں یہ صفت بھی موجود ہے کہ اسے اپنے مالک کے حکم کو ہر حال میں ماننا ہے نیز وہ فروخت بھی ہوتا ہے اور خریدا بھی جاتا ہے۔ ہم ان تفصیلی معنوں کے تناظر میں سورۃ الفاتحہ میں جب آیت ”اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ“ پڑھتے ہیں تو اس میں یہ دونوں معنے موجود پاتے ہیں یعنی

- عبودیّت۔ کے پہلو سے ہم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کا اقرار کرتے ہیں اور اس کے لئے صرف اسی سے مدد مانگتے ہیں۔
- عبدیّت۔ کے پہلو سے یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم اس ہی کے غلام ہیں اور اپنی اس حیثیت کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کے لئے بھی اسی سے

مدد مانگتے ہیں۔ یہاں ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی کا جوُا اپنی گردنوں پر ڈال کر خود کو اللہ تعالیٰ کی سپردگی میں دے دیتے ہیں۔

اس حقیقت کے عرفان کے بعد اگلا منظر یہ ہے کہ قرآن کریم ہمیں واضح رنگ میں بتاتا ہے کہ یہ الٰہی قانون ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی عبدیّت میں اس کے بھیجے ہوئے رسولوں یا مقرر کردہ مقدّس راہنماؤں کی اتباع ہی سے داخل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے:

”وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝“ (سورۃ الصّٰٓفّٰت 37: 72-73)

کہ یقیناً ان سے قبل پہلی قوموں میں سے بھی اکثر گمراہ ہو چکے تھے۔ جب کہ یقیناً ہم ان میں ڈرانے والے بھیج چکے تھے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ گمراہوں کی ہدایت کے لئے آگاہ کرنے والے بندے بھیجے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ جنّتیوں کے اس اقرار کا بھی ذکر بیان فرماتا ہے:

”وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ“ (سورۃ الاعراف 7:44)

اور وہ کہیں گے کہ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں یہاں پہنچنے کی راہ دکھائی جب کہ ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے تھے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ یقیناً ہمارے پاس ہمارے ربّ کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے۔

ان آیات کریمہ میں اس الٰہی قانون کا ذکر لکھا گیا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبیوں یا اس کی طرف سے مقررہ مقدّس راہنماؤں کی اتّباع کے بغیر سیدھے راستہ پر نہیں چل سکتا۔ چنانچہ ”اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ“ سے اگلی آیت میں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہ اے اللہ ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ یعنی تیرے سوا ہمیں اور کوئی صراط مستقیم پر نہیں ڈال سکتا۔ لیکن قرآن کریم یہ بھی ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو صراط مستقیم یعنی سیدھے اور سچّے راستہ پر اپنے مقررہ بندوں کے ذریعہ ہی چلاتا ہے۔ وہ یہ دعا کرنے والے ہر فردِ واحد کے پاس خود آ آ کر اپنی وحی یا الہام کے ذریعہ راہنمائی نہیں کرتا۔

ایک مشہور پنجابی صوفی شاعر میاں محمد بخشؒ نے بھی اپنے ایک شعر میں اس حقیقت کو پیش کیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم عصر تھے۔ وہ اپنی اس صوفیانہ شاعری کی دنیا ہی میں غلطاں رہے اور باوجود ہدایت کے اس فلسفہ کو جاننے کے اپنے قریب اور آس پاس موجود الٰہی مرشد کو نہ پہچان سکے اور اس الٰہی ہدایت سے محروم رہے اور بالآخر راستہ ہی میں رُل کر اس دنیا سے چلے گئے۔ انہوں نے چونکہ بات سچ کی ہے اس لئے قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

راہ دے راہ دے ہر کوئی آکھے، میں وی آکھاں راہ دے
بِن مرشد دے راہ نئیں لبھنا، رُل مرسیں وِچ راہ دے

یعنی ہر کوئی سیدھے راستہ کی بابت پوچھتا ہے اور میں خود بھی اس بارہ میں پوچھتا ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ بغیر سچّے راہنما کے یہ راستہ نہیں مل سکتا اور اگر اس سے راستہ نہیں پوچھتے تو لازمًا راستہ ہی میں مر کھپ جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو انتہائی خوبصورت اور بلیغ الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے کہ۔

اس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سود ہے
اک تری قیدِ محبت ہے جو کر دے رستگار

یعنی اس دنیا میں کوئی شخص آزادی کی خواہش رکھتا ہے تو اس کی یہ خواہش بے فائدہ ہے جو پوری نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ کسی نہ کسی قید میں ضرور مقیّد ہوتا ہے اور وہ کسی نہ کسی جذبہ یا کشش کا اسیر رہتا ہے۔ لیکن صرف ایک قید، جو کہ محبتِ الٰہی کی قید ہے، وہی ہے جو انسان کو دوسری ہر قید سے آزاد کر دیتی ہے۔ اس قیدِ محبّتِ الٰہی کا حصول صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے مرسَل کی غلامی کے ذریعہ ممکن ہوتا ہے۔ اس سے باہر رہ کر ممکن نہیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے طریق یہی ہے کہ وہ انسانوں کو اپنے مرسلوں اور منذروں اور مبشّروں کے ذریعہ ہی ہدایت دیتا ہے اور انسان ان کے ذریعہ ہی ہدایت پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی قانون کے مطابق اس زمانہ میں امّتِ محمدیہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور پھر پیشگوئیوں کے مطابق

آپؐ کے ذریعہ خلافتِ راشدہ کا قیام فرمایا۔ آپؐ نے یہ خبر دی کہ آپؐ کے بعد یہ خلافت تا قیامت قائم رہے گی۔ لہٰذا اب حقیقی، سچا اور الٰہی مرشد وقت کا خلیفہ راشد ہے جو صراطِ مستقیم کے لئے حقیقی راہنما ہے۔ اس خلافت کے ساتھ عبدیّت کا پہلو یہ ہے کہ جماعتِ مؤمنین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے بعد خلافت کے ہاتھ پر بیعت کرتی ہے۔ بیعت کے لغوی معنے فروخت ہونا ہے۔ یہی وہ صفت ہے جو ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ'' میں ایک عبد یعنی ایک غلام کی ہے کہ وہ ایک طرف بکتا بھی ہے اور دوسری طرف خریدا بھی جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بِک جانے والے خود کو ہر خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیچتے ہیں اور وہ خلیفۃ المسیح انہیں اپنی بیعت کے ساتھ خرید لیتا ہے۔ اس بِکنے والے کے لئے خلیفہ وقت کی اطاعت کا معیار، طریق اور فلسفہ اسی عبادت کے معنوں میں ہے جو وہ نبی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل شدہ الٰہی تقدیر یہی ہے کہ اب قیامت تک خلافت ہے جو اس عملی طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے راہنمائی، ہدایت اور سیدھے راستہ پر قائم رکھنے کا دائمی اور مقررہ ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ کی طرف سورۃ الفاتحہ ہمیں آیتِ کریمہ ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ'' میں لفظِ عَبۡد کے ذریعہ راہنمائی کرتی ہے۔

لفظِ ''نَعْبُدُ'' میں بیعت کا واضح معنیٰ، مفہوم اور اس کی غرض و غایت بیان شدہ ہے۔ الغرض جب ہم صرف اپنی نمازوں اور سنّتوں میں بار بار ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ'' پڑھتے ہیں تو ہم یہ اقرار کر رہے ہوتے ہیں کہ اے اللہ ہم تیرے ہی غلام ہیں یعنی ''اَلْخِلَافَةِ فِي الْعِبَادِ'' اس طرح ہے کہ سورۃ النّور آیت 56 میں مذکورہ خلافت ان عباد میں جاری ہے جو اس خلافت کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہیں اور وہی ہیں جو سورۃ الفاتحہ کی برکات سے فیضیاب ہیں۔ وہی صراطِ مستقیم پر ہیں اور بارگاہِ الٰہی سے انعام یافتہ ہیں۔

پس سورۃ الفاتحہ میں جماعتِ مؤمنین کو خلافت راشدہ سے وابستہ کرنے کا ایک بنیادی ذریعہ آیت ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ'' ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس کی طرف اپنی اس تحریر میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ سورۃ الفاتحہ میں ضرورتِ نبوّت اور مؤمن بندوں میں سلسلہ خلافت کے قیام پر استدلال موجود ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اللہ تعالیٰ ہر نماز میں کی ہوئی ہر دعا قبول فرمائے اور ہمیں خلافت کے ذریعہ اَلْعِبَادِ میں شامل فرمائے۔ (آمین اللھم آمین)

خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے

''خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحبؓ اپنی خلافت کے زمانے میں چھ سال متواتر اس مسئلے پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے، نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔''

(انوار العلوم۔ جلد 2، کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے، صفحہ 11)

خلافت اور امنِ عالم

مکرم عطاء القیوم عارف صاحب، سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ ہالینڈ

دنیا میں امن کے قیام کے لیے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی، کی گئی کوششوں میں ایک بہت بڑا حصہ آپ کے مختلف ممالک کے دورہ جات ہیں۔ ان دوروں میں حضورِانور نے سربراہانِ مملکت، حکومتی وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، کونسلرز، میئرز، پروفیسرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین کے ساتھ ملاقاتوں کے ذریعہ اسلامی تعلیم کے مطابق امن کا پیغام پہنچایا۔

قیام خلافت کا وعدہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۝ (سورۃ الانبیا 108:21)

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت کے طور پر۔

نیز فرمایا:

یَّہۡدِیۡ بِہِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَہٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَیُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ بِاِذۡنِہٖ وَیَہۡدِیۡہِمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝ (سورۃ المائدہ 17:5)

اللہ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اِذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

ایک اَور مقام پر فرمایا:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ (سورۃ النور 56:24)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لیے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

مذاہب کا مقصد قیام امن وسلامتی

یہ بہت بنیادی بات ہے کہ مذاہب کا اصل مقصد امن کا قیام ہی ہے، چاہے وہ انفرادی امن ہو، معاشی امن ہو، یا امن کی کوئی بھی صورت ہو۔ اور انبیائے کرام وہ امن کے شہزادے ہیں جنہوں نے خدائی احکام اور اِذن سے دنیا میں امن کے قیام کے لیے انتھک اور نہایت پُر اثر عملی کوششیں کی ہیں۔غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں دیرپا، حقیقی اور موثر ترین امن کے قیام کی کوششیں صرف انبیائے کرام اور اُن کے نقش قدم پر چلنے والے خلفاء کے ہی حصہ میں آئی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ امن بھی ایک ایسی چیز ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے، اور اِسی پہلو کی طرف خدا تعالیٰ کی صفت السلام میں اشارہ ملتا ہے۔ لوگوں، قوموں، اور دوسری دنیاوی طاقتوں میں یہ قابلیت اور طاقت نہیں کہ وہ حقیقی اور دیرپا امن قائم کرسکیں۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی تاریخ کشت وخون، ناانصافی اور ہر طرح کے ظلم سے بھری پڑی ہے۔

امن کی ضد فساد ہے جس کو خدا تعالیٰ نے متعدد بار قرآن کریم میں ایک نہایت ناپسندیدہ عمل قرار دیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ فساد قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔فساد کو انگریزی میں Disorder بھی کہتے ہیں اور جب خاکسار نے اِس لفظ پر غور کیا تو ایک سائنسی قانون کی طرف خاکسار کی توجہ ہوئی جس کو اینٹراپی (Antropy) کہتے ہیں۔ سادہ الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اینٹراپی بے ترتیبی کی پیمائش کا نام ہے اور یہ بے ترتیبی قدرتی طور پر کائنات میں ہر وقت جاری رہتی ہے اور اگر کوئی بیرونی ہاتھ یا طاقت اس کو نہ روکے تو اِس بے ترتیبی یا فساد کو ختم اور کم کرنا ممکن نہیں۔ اِس سائنسی قانون سے بھی ہم کو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جیسا کہ ذرات اور دیگر قدرتی طاقتوں میں خود بخود (یا پھر جس کو انگریزی میں بائے ڈیفالٹ کہتے ہیں) بے ترتیبی بڑھتی رہتی ہے اور اُس کو ایک بیرونی طاقت ہی ترتیب کی طرف لاتی ہے تو اُسی طرح انسانوں کی بے ترتیبی اور ڈِس آرڈر بھی ایک بیرونی طاقت، جس کو خدا تعالیٰ کی رحمت کہتے ہیں، اُس کی محتاج ہے۔

خدا تعالیٰ اپنی رحمت کے ہاتھ سے دنیا کو مختلف ادوار میں اور مختلف حالات میں تباہی کے گڑھوں سے باہر کھینچتا رہا ہے اوراس رحمت کا ظہور انبیاء کے بابرکت وجودوں میں جلوہ گر ہوا، جنہوں نے لوگوں کو نہ صرف قال سے بلکہ حال سے اُس آگ اور تباہی سے بچایا جو اُن کا مقدر بن چکی تھی۔اسی کیفیت اور حالت کا ایک نقشہ حضورِ اکرم ﷺ کی ایک حدیث میں کچھ اس طرح سے بیان ہوا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے آگ جلائی اور پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور یہ شخص انہیں اس سے ہٹا رہا ہے۔ (اسی طرح) میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے نکلے جاتے ہو۔ (صحیح بخاری)

قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے جسمانی اور ذہنی ارتقا کے ساتھ ساتھ روحانی ارتقا بھی ہوئی ہے اور اسلام سے پہلے کے تمام مذاہب اسلام کی ہی ادنیٰ شکل تھے مگر وہ اُس وقت اور حالات کے لحاظ سے مکمل تھے۔اور لفظ اسلام پر غور کرنے سے، جس کا مطلب امن بھی ہے، اور اس کے ارتقا کے نظریہ کو سامنے رکھنے سے ہم کو یہ نکتہ بھی سمجھ آتا ہے کہ چونکہ ارتقا ایک سمت اور مقصد کی طرف آہستہ آہستہ بڑھنے کا نام ہے اور اس حوالے سے امن کا ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ ترین درجہ کی طرف بڑھنا خدا تعالیٰ کے حکم سے اور اُس کے اذن سے ہوا۔

تاریخ کے اوراق میں جھانکنے سے معلوم ہوگا کہ تمام انبیاء اور اُن کے خلفاء نے امن کے قیام کے لیے بے مثال کوششیں کیں اور انسانیت کی بقا ہمیشہ اُس پانی سے منسلک رہی ہے جو انسانوں کے فائدہ کے لیے آسمان سے اپنے وقت پر اور مناسب جگہ پر نازل ہوتا رہا ہے۔اگر خدا تعالیٰ ان امن کے شہزادوں کو مبعوث نہ کرتا تو یہ دنیا کب سے تباہ وبرباد ہو چکی ہوتی۔ آج کل کے ترقی یافتہ انسان یہ مت سمجھیں کہ انسان نے اپنی بقا کے لیے وہ مقام حاصل کرلیا ہے کہ وہ خود اپنی کوشش اور عمل سے امن کا قیام کرسکتا ہے۔ یہ زعم رکھنے والے یہ یاد رکھیں کہ دوسری عالمی جنگ، جس میں لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن گئے، کو ہوئے بہت عرصہ نہیں گزرا۔آجکل کی دنیا میں کون سا خطہ ہے جس میں یہ جدید سوچ اور طاقت اور قابلیت رکھنے والے انسان امن قائم کرسکے ہیں۔ اور اب ہم تیسری اور بڑی بھیانک عالمی تباہی کے خطرے سے دوچار ہیں۔

آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین

آنحضرت ﷺ کی بعثت تمام عالم کے لیے تھی اِس لیے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اور آپ کے خلفاء کی عالمی امن کے لیے قربانیاں اور کاوشیں اور تعلیمات بھی بے مثال ہیں۔آپ ﷺ جو کہ رحمۃ للعالمین کے طور پر مبعوث ہوئے،حقیقت میں تمام عالمین کے لیے رحمت بن گئے۔ عربی کا لفظ عالَم جو یہاں استعمال ہوا یہ بہت وسیع معنے رکھتا ہے، آپ کو تمام جہانوں اور عالموں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ اس کے اور بہت سے مطالب ہونے کے ساتھ، ایک یہ مطلب بھی بنتا ہے کہ انسان، جو کہ قرآن کریم کی رُو سے خود ایک عالم کا درجہ رکھتا ہے، اُس حوالہ سے بھی آپ ﷺ تمام انسانوں کے لیے رحمت کے طور پر مبعوث کیے گئے۔یہی وہ رحمت ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی اور جس سے نہ صرف دنیا میں امن کا قیام ہوا، بلکہ یہ امن ہر دل تک پہنچا، اور وہ دنیا، جو اپنی تباہی کے کنارے پر تھی، پھر سے خدا تعالیٰ نے اُس کو امن کے راستہ پر ڈال دیا اور امن کا یہ فیض ہر دل تک پہنچا، خواہ کسی نے آپ ﷺ کو قبول کیا یا نہیں۔ آپ ﷺ کا وجود انسانیت کی بقا اور امن کی ضمانت ہے۔

خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کی روشنی میں اسلامی تاریخ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اور اس فیض سے وہ لوگ بھی مستفیض ہوئے ہیں جن کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ امن کے قیام اور فروغ کے لیے آنحضرت ﷺ، اُن کے خلفاء اور صحابہ کرامؓ کے حیران کن اور نہایت پیارے اُسوہ کا بغور مطالعہ کرسکیں۔ پھر آپ ﷺ نے آخری زمانہ میں اپنی اتباع میں آنے والے ایک امن کے شہزادے، یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام، کا بھی ذکر کیا جس کے بنیادی کاموں میں سے ایک بڑا کام دنیا میں امن و سلامتی کا قیام تھا۔ اور آنحضرت ﷺ کے اِس روحانی فرزند نے اِس کام کا حقیقی معنوں میں حق ادا کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے مختلف ارشادات میں قیامت تک آنے والے مختلف حالات کا نقشہ مختصراً مگر جامع انداز میں ہم سب کے سامنے رکھا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

> تم میں جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا نبوت قائم رہے گی، پھر جب وہ چاہے گا اُس کو اُٹھالے گا اور پھر جب تک اللہ چاہے گا خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم رہے گی۔ پھر وہ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھالے گا۔ پھر ایذا رساں بادشاہت جب تک اللہ چاہے گا قائم ہوگی۔ پھر جب وہ چاہے گا اُس کو اُٹھالے گا۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی، جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گی۔ پھر جب وہ چاہے گا اُس کو اُٹھا لے گا۔ اُس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی، پھر آپ خاموش ہوگئے۔ (مسند احمد)

اس ارشاد سے جہاں ہمیں خلافت کے قیام اور اُس کی اہمیت کے سلسلہ میں راہنمائی ملتی ہے، وہاں ایک اور دقیق نقطہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے گویا قیامت تک آنے والے تمام حالات کو مختصر طور پر بیان کر دیا ہے اور کمال بات یہ ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے تمام حالات کو نبوت اور خلافت کے پیرایہ میں بیان کر کے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ انسانیت کی بقا اور امن کا قیام صرف اور صرف نبوت اور خلافت سے وابستہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ بے شک خلافت سے وابستہ امن اور آشتی مومنین کے حصہ میں سب سے زیادہ آئے گی مگر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا کی بقا اور امن کا قیام صرف خلافت سے ہی وابستہ ہوگا۔ اور اگر ہم دنیا کے اب تک کے حالات پر غور کریں تو یہ بات یقین میں بدل جاتی ہے۔

خلافت احمدیہ کا نظام امن، انصاف اور روحانیت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس نظام کی اساس روحانی قیادت اور الٰہی راہنمائی ہے، جو نہ صرف اس کے ماننے والوں کو دینی، دنیاوی، اخلاقی اور روحانی بلندیوں پر پہنچاتی ہے بلکہ انفرادی اور عالمی سطح پر ہر ایک اِس الٰہی نظام سے کسی نہ کسی طرح فیض پا رہا ہے۔ خاکسار اب کچھ ایسے نکات پیش کرے گا جس سے معلوم ہوگا کہ نظامِ خلافت، عالمی امن کے لیے نہایت اہم ہے اور ان نکات کی بنیاد جدید تحقیقات ہیں۔

اجتماعی شناخت

اجتماعی شناخت کو مضبوط کرنے کا ایک موثر ذریعہ ایک مضبوط اور مستحکم روحانی راہنمائی ہے اور صرف خلافت ہی اپنے پیروکاروں کو مشترکہ اہداف اور مقاصد کے لیے متحد کرسکتی ہے۔ اور یہ اجتماعی شناخت قومی، قبائلی اور دیگر شخصی کمزوریوں کو جو اختلافات اور مسائل پیدا کرتی ہیں، دُور کرتی ہے۔

سماجی نفسیات

پھر سماجی نفسیات کے اصولوں کے مطابق تنازعات کے حل میں کسی معاملہ کی جڑ تک پہنچ کر، نفسیاتی اور سماجی بنیادوں پر اس کا حل نکالنا ایک مضبوط روحانی نظام کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ تنازعات کو دنیاوی اصولوں کے ساتھ کچھ دیر کے لیے دبایا تو جاسکتا ہے مگر اُن کا دیرپا حل پیش نہیں کیا جاسکتا، جس کے باعث برائیاں یا اختلافات دب تو جاتے ہیں مگر حل نہیں ہوتے۔ خلافت ہی وہ نظام ہے جو اپنے ماننے والوں کو خصوصاً اور تمام دنیا کو عموماً صبر، تحمل، اور انصاف کے اصولوں پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تنازعات کا سبب بننے والی تحریکات کو جڑ سے ختم کرنے کا حل صرف خلافت کے پاس ہے۔

سیاسیات کے بنیادی اصول

پولیٹیکل سائنس کے اصولوں کے پیشِ نظر عالمی امن کے قیام میں اخلاقی قیادت اور شرافت کا اہم کردار ہوتا ہے، لوگوں کے لیے اُن کے راہنما رول ماڈلز ہوتے ہیں۔ خلیفۂ وقت اس دور میں اس حوالے سے سب سے بڑے مقام پر فائز ہوتا ہے جس سے اُس کی تحریکات اور نصائح پُر اثر ہوتی ہیں اور دلوں کو بدلنے والی اور امن کی فضا قائم کرنے والی ہوتی ہیں۔

بین الاقوامی تعلقات

بین الاقوامی تعلقات میں مختلف ثقافتوں اور قوموں کے درمیان افہام وتفہیم قائم کرنے کے لیے خلافت ایک پُل کا کردار ادا کرتی ہے اور عالمی طور پر امن اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔

معاشی انصاف

معاشیات کے اصولوں کے مطابق وسائل کی منصفانہ تقسیم اور اقتصادی انصاف عالمی امن کی بنیاد ہے۔ خلافت احمدیہ اپنے ماننے والوں کو زکوۃ، چندہ جات، صدقات، اور فلاحی کاموں کے ذریعہ معاشرتی انصاف کو فروغ دینے کی ہدایت دیتی ہے۔ یہ اقدامات اقتصادی عدم مساوات کو کم کرنے اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

تعلیمی نفسیات

تعلیمی نفسیات کے اصولوں کے مطابق لوگوں کو تعلیم و تربیت کی فراہمی معاشرتی شعور اور امن کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے اور لوگ جہالت کے اندھیروں سے نکل کر نور حاصل کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خلافت مختلف مذاہب میں ہم آہنگی قائم رکھنے کے لیے بین المذاہب مکالمہ جات اور دیگر پروگرام کو فروغ دیتی ہے۔ جس کے ذریعہ مختلف مذاہب کے افراد کے درمیان مفاہمت اور ہم آہنگی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

عائلی نظام

اسی طرح عائلی نظام کی مضبوطی، ماحول کی حفاظت، انسانی حقوق، تعمیری تنقید، عالمی مسائل کے لیے اجتماعی کوششیں وغیرہ جیسے تمام معاملات میں خلافت ہی ہے جو ایک مستحکم اور دیرپا حل پیش کرتی ہے جس کے باعث عالمی امن ممکن ہوسکتا ہے۔

عالمی راہنمائی

اس کے ساتھ ساتھ ایک عالمی راہنمائی کے بغیر دنیا میں امن کا قیام ممکن نہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ یہ عالمی راہنمائی، طاقت اور وسائل اور اثر ورسوخ کے ذریعہ قائم نہیں کی جا سکتی بلکہ حقیقی عالمی راہنمائی صرف وہی ہے جو دلوں پر راج کرتی ہو۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وقتاً فوقتاً مختلف دنیاوی طاقتوں اور تنظیموں نے اپنے آپ کو دنیا کے راہنما کے طور پر پیش کیا ہے مگر وہ سب بری طرح ناکام ہوئی ہیں۔ چاہے وہ امریکہ ہو یا روس، یونائیٹڈ نیشن ہو یا لیگ آف نیشنز۔ دنیا کی حقیقی راہنمائی اور اِس کے ذریعہ امن کا قیام صرف خلافت احمدیہ کے ساتھ منسلک ہے۔ یہی وہ حق ہے جس کے سامنے دنیا کے تمام باطل خیالات نہیں ٹھہر سکتے۔ یہی وہ حق اور تائید الٰہی کا رُعب ہے جس کے سامنے دنیا کا بڑے سے بڑا لیڈر بھی احترام اور ادب کے ساتھ ہی کھڑا ہوسکتا ہے۔ اور امن کے ضامن اس نظام کے دَر سے آئی ہوئی تمام ہدایات اور راہنمائی تمام دنیاوی لیڈروں کو بھی اس کی گہرائی اور سچائی سے متاثر کرتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خلافت احمدیہ ایک عالمی روحانی نظام ہے، مگر یہ بات بھی بالکل درست ہے کہ دنیا کے تمام مسائل، خواہ وہ دینی ہوں یا دنیاوی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا سماجی، ان تمام مسائل کا حل خلافت احمدیہ کے پاس موجود ہے۔ دنیا کی تاریخ اور اُس کے موجودہ حالات ہمیں پکار پکار کر یہی کہہ رہے ہیں کہ ہر طرح کے امن کی ضمانت صرف خلافتِ احمدیہ ہی دے سکتی ہے۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ احمدیہ کو ہر دور میں عالمی امن کے قیام کے لیے نہایت پُر اثر اور قابل ستائش کاوشوں کی توفیق عطا ہوتی رہی ہے۔ خاکسار یہاں صرف خلافتِ خامسہ میں اس سلسلہ میں ہونے والی کوششوں کا ایک نہایت مختصر جائزہ پیش کرتا ہے۔ خلافتِ خامسہ کے آغاز سے ہی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی اور راہنمائی میں امن عالم کے لیے ہمہ جہت کوششیں اور کاوشیں جاری ہیں اور اِس میں اِس قدر وسعت آچکی ہے کہ اِس کا احاطہ بھی ممکن نہیں۔

حضورِ انور نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے ساتھ ہی مختلف مواقع پر اور مختلف پلیٹ فارمز پر اپنے خطبات کے ذریعہ دنیا کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے افرادِ جماعت کو خصوصاً اور تمام عالم کو عموماً مخاطب کرتے ہوئے امن قائم کرنے کے لیے کوششوں کی تلقین فرمائی۔ نیز بارہا ان مسائل کے حل کے لیے دعاؤں کی تحریک کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم وہ قوم ہیں جو دعا کی تاثیر پر یقین رکھتے ہیں، ہمیں یقین ہے کہ خلیفہ وقت کی شب وروز کی دعائیں ہی ہیں جنہوں نے دنیا کو اب تک بڑی تباہی سے بچا رکھا ہے، ورنہ اقوام عالم اور تمام طاقتیں پورے زور سے تمام دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گھسیٹ رہی ہیں۔ یہ غیرممکن کو ممکن میں بدلنے والی دعائیں خلیفہ وقت کی ہی ہیں ورنہ کسی بھی اعتبار سے یہ عالمی تباہیاں رکنے والی نہیں۔

سر براہان عالم کے نام خطوط

قیامِ امن عالم کی خاطر دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں اور سر براہوں کو بذریعہ خطوط مخاطب کرنا خلافت خامسہ کے کارہائے نمایاں کا ایک درخشندہ اور تاریخی باب ہے۔ حضورِانور کے یہ خطوط ہمیں حضورِ اکرم ﷺ کے جرأت مندانہ اور حکیمانہ طرزِ تبلیغ اور امن کی کوششوں کی یاد دلاتے ہیں، اور اسی طرح آپ ﷺ کے روحانی فرزند کی امنِ عالم کے لیے کی گئی کوششوں کا تسلسل ہیں جن کا مقصد خدا تعالیٰ کی توحید کا قیام اور اُس کے بندوں میں پیار اور وحدت قائم کرنا ہے۔ یہ خطوط پوپ بینیڈکٹ (Pope Benedict XVI) ، اسرائیل کے وزیرِ اعظم، صدر اسلامی جمہوریہ ایران، صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ، وزیرِ اعظم کینیڈا، خادمین حرمین شریفین سعودی عرب، عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم، وزیرِ اعظم برطانیہ، چانسلر جرمنی وغیرہ کو لکھے گئے، اور ایک بار نہیں بلکہ مختلف وقتوں میں یہ خطوط لکھے جاتے رہے۔ یہ خطوط خلافتِ احمدیہ کی سچائی کی بھی ایک بہت بڑی دلیل ہیں، جن سے ہمیں یہ بھی پتا لگتا ہے کہ خلافتِ احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہے اور تمام دنیاوی طاقتیں، باوجودیکہ بہت طاقت اور اثر رکھتی ہیں، آپ کے پیغام، کوششوں، اور کردار کو عزت اور تکریم کی نظر سے دیکھتے ہیں اور باوجود اپنے تکبر اور نخوت کے خلافتِ احمدیہ کے متعلق خدائی وعدہ نصرت بالرعب کے تصرف کے نیچے ہی رہتی ہیں۔

بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد

گو کہ جماعت احمدیہ نے ہر دَور میں بین المذاہب کانفرنسز کا اہتمام کیا ہے لیکن دنیا کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر خلافتِ خامسہ میں امن کانفرنسز منعقد کرنے کا آغاز ہوا ہے۔ یہاں پر ان کانفرنسز کا ذکر تفصیل سے تو کیا مختصراً بھی ناممکن ہے۔ یہ کانفرنسز مختلف ممالک میں منعقد ہو چکی ہیں جن میں ہزاروں سر براہان، حکومتی نمائندے، وکلاء اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہو چکے ہیں اور ان شاملین کو نہ صرف اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنے کو ملی بلکہ حضورِانور کی قیامِ امن کے لیے قیمتی اور قابلِ عمل نصائح سننے کا بھی موقع ملا۔ اور میڈیا کے ذریعہ سے پیغامات کروڑوں لوگوں تک پہنچتے رہے ہیں۔

مختلف ممالک کے دورہ جات

دنیا میں امن کے قیام کے لیے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کی گئی کوششوں میں ایک بہت بڑا حصہ آپ کے مختلف ممالک کے دورہ جات ہیں۔ ان دوروں میں حضورِانور نے سر براہانِ مملکت، حکومتی وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، کونسلرز، میئرز، پروفیسرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین کے ساتھ ملاقاتوں کے ذریعہ اسلامی تعلیم کے مطابق امن کا پیغام پہنچایا۔ دنیا کی موجودہ صورت حال، عالمی معیشت، ماحولیاتی آلودگی، دہشتگردی کے سدباب، پناہ گزینوں سے متعلق مشکلات، عالمی اختلافات، آفات، سماجی اور ثقافتی مسائل اور عالمی امن کے قیام جیسے موضوع زیرِ بحث رہے۔ آپ نے دنیا کی طاقتوں کے سرچشمے سمجھے جانے والی شخصیات، اداروں، اور جگہوں پر بڑے پُرزور، پُرتاثیر اور پُرحکمت انداز سے اُن کی راہنمائی فرمائی۔ وہ برطانوی ہاؤسز آف پارلیمنٹ ہو، یا یورپین پارلیمنٹ، یا پھر وہ دنیا کے سب سے طاقتور سمجھے جانے والے ملک امریکہ کا کیپیٹل ہل ہو جہاں بظاہر قوموں کی قسمتوں کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ غرض یہ خدا تعالیٰ کا شیر ہر میدان میں کامیاب اور کامران رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچم اونچا کرنے، انسانی حقوق کی آواز بلند کرنے اور عالمی انصاف اور مساوات کا پرچار کرنے کے لیے اس دور میں آپ ایک بے مثال وجود ہیں۔

خاکسار یہاں نمونے کے طور پر صرف چند حوالے پیش کر دیتا ہے جو ایسے لوگوں کے ہیں جو دنیاوی لحاظ سے بہت طاقتور اور اثرورسوخ رکھنے والے رہے ہیں، اور ان حوالہ جات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عالمی امن کے لیے کوششوں کا اثر کتنا گہرا اور عظیم ہے۔

2012ء میں ڈیموکریٹک لیڈر نینسی پلوسی Nancy Pelosi نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کہا:

> اپنی قیادت کی وجہ سے آپ دنیا میں ایک عالمی اہمیت کی حامل شخصیت کے طور پر اُبھر کر سامنے آئے ہیں۔ آپ سرحدوں کے پار ایک عظیم طاقت اور ترقی پذیر دنیا کے لیے ایک سرمایہ ہیں۔ آپ حکمت اور خداترسی سے پُر راہنما ہیں جنھوں نے عدم تشدد نیز مختلف مذاہب کے

درمیان باہمی احترام کو ایک فاتح کے طور پر قائم کیا ہے۔

(کیپیٹل ہل امریکہ مورخہ 27/جون 2012ء)

برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون David Cameron نے حضورِ انور سے متعلق کہا:

حضرت مرزا مسرور احمد امن کے پیغامبر ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ کے فلاحی کام اور باہمی پیار و محبت کی آپ کی فلاسفی برطانیہ میں بھی اور ساری دنیا میں یونہی پھلتی پھولتی رہے گی۔

(مورخہ 29/جنوری 2015ء برطانیہ)

ایک امریکی کانگریس وومن کارَن باس Karen Ruth Bass نے کہا :

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ ایک انقلابی شخصیت ہیں جنہوں نے پوری دنیا میں امن اور رواداری کو بڑھاوا دیا ہے۔

(مورخہ 11/مئی 2013ء ساؤتھ کیلیفورنیا)

کینیڈا کے سابق وزیر اعظم سٹیفن ہارپر Stephen J. Harper نے سیدنا حضورِ انور کے متعلق کہا کہ:

آپ مذہبی آزادی اور امن کے ایک بہادر فاتح ہیں اور آپ اسلام کا ایک سچا خیر خواہ چہرہ ہیں۔

خاکسار نے یہ چند حوالہ جات بطور نمونہ پیش کیے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اِس باب میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اور ہر ذی شعور اور وہ روح جس میں خدا تعالیٰ کا کچھ خوف اور اُس کے بندوں کے لیے کچھ محبت قائم ہے وہ خلافتِ احمدیہ اور عالمی امن کو ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم قرار دیتے ہیں۔

بین الاقوامی مختلف النوع مسائل اور ان کا حل

خاکسار نے جب اِس بات پر غور کیا کہ آج کل دنیا میں کون سی ایسی مشکلات ہیں جن کا سامنا ہم سب کو ہے۔ خاکسار کے کم علم اور ناقص رائے میں دنیا کے ہر مسئلے، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، اُس کا حل خلافتِ احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔

چاہے وہ کلائمیٹ چینج کا مسئلہ ہو، یا گلوبل ہیلتھ کرائسز ہو، جیو پولیٹیکل اختلافات ہوں، یا معاشی عدم مساوات، ٹیکنولوجیکل ڈسرپشنز ہوں یا پانی اور غذا کی کمی اور سیکیورٹی، انسانی حقوق کی پامالی ہو یا تعلیمی اور تربیتی مسائل، اخلاقی گراوٹ ہو یا پھر مذاہب، قوموں اور ثقافتوں کی ایک دوسرے پر چڑھائی۔ اگر ہم غور کریں تو ان تمام مسائل کا حل دو بنیادی اور بہت اہم باتوں میں موجود ہے۔ اور وہ ہے وحدت اور دوسرا یہ کہ کسی بالا ہستی کے وجود کو اپنا آقا اور مطاع بنایا جائے۔ اب ان مسائل کو دوبارہ دیکھنے سے اور ان دو پہلوؤں پر غور کرنے سے ہم یقیناً اِس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اِن تمام مسائل کا حل خلافتِ احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہونے سے مل سکتا ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اب دنیا ایک ایسے دور میں آچکی ہے کہ مسائل کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اور کوئی بھی ملک ہو یا خطہ زمین وہ کسی طرح بھی اپنی ذات میں محفوظ نہیں اور محدود پالیسیاں، محدود سوچیں، کسی کو دیرپا امن اور مسائل کے حل تک نہیں پہنچا سکتیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمی نبوت عطا کی گئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عالمی رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے خلافتِ احمدیہ بھی ایک عالمی خلافت ہے۔ دنیا کو خلافت کی ضرورت ہے، اور اِس کے بغیر دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہوسکتا۔ دنیا کو ایک کرنے کی قوت، قوموں، اداروں، اور دوسری طاقتوں میں نہیں، بلکہ خلافتِ احمدیہ ہی وہ طاقت ہے جس سے دنیا ایک ہوسکتی ہے۔ اور دوسرا یہ کہ جب تک دنیا اپنے خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتی اور اِس کے قائم کردہ نظامِ خلافت کے سامنے اپنی گردنوں کو نہیں جھکائے گی، تب تک دنیا کے مسائل، خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، وہ حل نہیں ہوسکتے۔ خلافتِ احمدیہ انسانیت کی بقا کا وہ پانی ہے جو عین اپنے وقت پر اور عین ضرورت کے مطابق اترا ہے، اور یہ عالمی نظام دنیا کی بقا کا ذریعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

میں وہ پانی ہوں جو آیا، آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نورِ خدا، جس سے ہوا دن آشکار

(بقیہ صفحہ 34)

خلافتِ احمدیہ کا ایک عظیم الشان اور منفرد تحفہ ایم ٹی اے

تقدیرِ الٰہی کا زندہ و تابندہ نشان

مکرم پروفیسر عبد السمیع خاں صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا

1492ء کا سال دنیا کی تاریخ میں ایک عجیب سال ہے۔ اس سال کولمبس نے امریکہ دریافت کیا اور موجودہ سائنسی ترقیات کی بنیاد ڈالنے والی نئی دنیا عالم وجود میں آئی۔ دوسری طرف اسی سال سپین میں مسلمانوں کی صف لپیٹ دی گئی۔ عیسائیت کا سورج مغربی دنیا میں نصف النہار تک پہنچ گیا مگر اسلام کا سورج کم از کم مغرب میں صدیوں کے لئے اندھیروں میں ڈوب گیا۔ لیکن علام الغیوب خدا نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر دی تھی کہ:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

(صحیح بخاری۔کتاب التفسیر، سورۃالانعام، باب لا ینفع نفسا ایمانہا، حدیث نمبر 4635)

یعنی آخری زمانہ میں مغرب سے آفتاب صداقت طلوع کرے گا۔ اور جب وہ وقت قریب آیا تو حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے یہ بشارت دی گئی۔

”یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔ ... سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔“

(مجموعہ اشتہارات۔جلد1، صفحہ360، اشتہار 7 دسمبر 1892، ایڈیشن 2019ء)

پھر فرمایا:

”اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات۔جلد1، صفحہ361، اشتہار 7 دسمبر 1892، ایڈیشن 2019ء)

پھر فرمایا:

”نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔“ (مجموعہ اشتہارات۔جلد2، صفحہ183، ایڈیشن 2019ء)

چنانچہ سقوط غرناطہ کے ٹھیک 500 سال بعد 1992 میں مغرب سے احمدیہ ٹیلی ویژن نے نشریات کا آغاز کیا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ دینے کے ایک بابرکت دور کا آغاز ہوا۔ ان نشریات کا اولاً مغرب سے آغاز ہونا اور پھر دوطرفہ رابطوں کی خبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی پیشگوئی میں ملتی ہے جس میں بتایا گیا تھا کہ:

”امام قائم کے زمانہ میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھ لے گا اور مغرب میں رہنے والا مشرق میں رہنے والے مومن بھائی کو دیکھ لے گا۔“ (بحار الانوار۔جلد52، صفحہ391)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان، یورپ، افریقہ، امریکہ کینیڈا آسٹریلیا اور مشرق بعید کا دورہ فرما چکے ہیں۔ حضور مشرق میں ہوں یا مغرب میں ہر جگہ سے حضور کے خطبات براہ راست نشر ہو رہے ہیں۔ مشرق کے احمدی مغرب کے بھائیوں کو اور مغرب کے احمدی مشرقی بھائیوں کو دیکھ کر سجدات شکر بجا لا رہے ہیں۔

پس ایم ٹی اے صدیوں کے انتظار کے بعد احمدیت کو ملنے والا وہ آسمانی نشان ہے جس نے احمدیت کے مشرق و مغرب کو اکٹھا کر دیا ہے۔ جس نے احمدیت کو مکانی اور زمانی سرحدوں سے آزاد کر دیا ہے جس نے احمدیت پر لگائی جانے والی پابندیوں کو ریزہ ریزہ کر دیا ہے جس نے کروڑوں لوگوں کو سچائی کا راستہ دکھایا ہے اور وہ مسیحائے زماں کے دامن سے وابستہ ہو گئے ہیں۔

- یہ ایم ٹی اے ہے جو ہر جمعہ کے دن کروڑوں احمدیوں کو ٹیلی ویژن کے آگے بٹھا دیتا ہے۔ کہیں صبح طلوع ہوتی ہے، کہیں تپتی دوپہر، کہیں ملگجی شام اور کہیں رات کا اندھیرا مگر سب کا سورج خطبہ کے وقت ایم ٹی اے

پر طلوع ہوتا ہے اور اذان کی آواز کے ساتھ کل عالم توحید اور محمد مصطفی ﷺ کی رسالت کی گواہی تازہ کرتا ہے۔

ایم ٹی اے احمدیت کی عالمگیریت کا نشان ہے۔ اس نے ہماری ہر اہم تقریب کو عالمی بنا دیا ہے۔ آج دنیا میں اور کوئی جماعت نہیں جس کے امام کا خطبہ جمعہ دنیا کے سارے خطوں میں سنا جاتا ہو۔ امام جماعت احمدیہ کا خطبہ یورپ سے بھی براہ راست نشر ہوتا ہے۔ افریقہ سے بھی، امریکہ سے بھی، کینیڈا سے بھی، ایشیا سے بھی اور آسٹریلیا سے بھی۔

ہمارا تو ہر جلسہ سالانہ بھی عالمگیر ہوگیا ہے۔ ہر عالمی بیعت بھی مذہب کی تاریخ کا انوکھا اور نرالا واقعہ ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعے چشم فلک نے پہلی بار لاکھوں ہاتھوں کو ایک ساتھ دعا کے لئے اٹھتے دیکھا ہے۔ عالمی درس قرآن، عالمی مجالس عرفان، عالمی نکاح، عالمی جنازے، عالمی سجدہ تشکر کے ساتھ ہمارے تو نعرے بھی عالمگیر ہو چکے ہیں۔ اس نظام نے تو کل عالم کے احمدیوں کو خلافت کے ساتھ باندھ کر جسد واحد بنا دیا ہے۔

ایم ٹی اے نے دنیا کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن کا تحفہ دیا۔ ہومیوپیتھی کلاسوں کے ذریعے گھر گھر شفاء کا نظام جاری کر دیا اور ہومیوپیتھی جیسی عظیم کتاب معرض وجود میں آئی۔ اسی طرح آج کل آنحضرت ﷺ کی سیرت اور بدری صحابہ کے نہایت علمی، تاریخی، تحقیقی اور ایمان افروز واقعات بیان ہو رہے ہو علمی کتاب کی صورت میں ظہور پذیر ہوں گے۔

- یہ ایم ٹی اے جو ہمیں قرآن و حدیث کے معارف سے آشنا کراتا ہے۔ سیرتِ صحابہ رسول ﷺ سے دلوں کو منور کرتا ہے۔ ہمیں پیارے مہدی کی پیاری باتیں سناتا ہے۔ اس کے خلفاء کے پرانے خطبات یاد کراتا ہے، دشمنوں کے اعتراضوں کا جواب دیتا ہے، راہِ ہدیٰ پیش کرتا اور غیروں کو آئینہ دکھاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے اس کے نام کا حصہ بن چکا ہے۔ تاریخ احمدیت کی جھلکیاں پیش کرتا ہے۔ کوکنگ اور پکوان کے پروگرام تخلیق کرتا ہے۔ زبانیں سکھاتا ہے۔ بچوں کی علمی صلاحیتوں کو بڑھاتا ہے
- یہ ایم ٹی اے ہے جس نے قدرتِ ثانیہ کے ایک مظہر کو سفر آخرت پر روانہ ہوتے ہوئے دکھایا اور ایک مظہر کو پگڑی اور الیس اللہ کی مبارک انگوٹھی پہنتے ہوئے آشکارا کیا۔

ایک وہ تھا جسے ہزاروں بلکتی آنکھوں نے آنسوؤں کے ساتھ الوداع کیا اور دوسرا وہ ہے جس نے ہزاروں تھراتے ہوئے سینوں کو ایک جنبش لب سے سکینت بخش دی۔ جس کے ایک حکم پر سینکڑوں انسانوں نے بیٹھ کر اولین کی یاد تازہ کر دی۔

- یہ ایم ٹی اے ہے جس نے 22 اپریل 2003ء سے ایک کلی کو پھول اور ایک ہلال کو بدر بنتے ہوئے لحہ لحہ کا منظر محفوظ کیا ہے۔ جس نے ایک کم گو اور شرم وحیا کے پیکر کی زبان سے حکمت اور معرفت کے چشمے سمیٹے ہیں۔ جس نے جانشین مسیح موعود کو بادشاہوں اور سربراہان مملکت کو پیغام حق سناتے ہوئے دکھایا ہے جس نے اس سیاح شہزادے کو یورپ، افریقہ، امریکہ، کینیڈا اور ایشیا کی سرزمین پر اترتے، محبت اور امن کا تحفہ عطا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس نے دھیمے سروں میں رواں دریا کو تیز آبشار میں ڈھلتے دکھایا ہے۔
- یہ ایم ٹی اے ہے جس نے حضور کو دورۂ افریقہ کے دوران کچی سڑکوں پر دھول اڑاتی گاڑیوں کے قافلہ میں محو سفر دکھایا، جس نے حضور کو افریقہ کے دور دراز علاقوں میں مساجد اور سکولوں کا سنگ بنیاد رکھتے اور افتتاح کرتے دکھایا۔ جس نے محبت کے مارے اور الفت کے مجسموں کو حضور سے مصافحہ کرتے اور بغل گیر ہوتے ہوئے دکھایا۔ جس نے اجلے افریقیوں کو سفید براق لباسوں میں ملبوس اپنے امام کا بے تابانہ استقبال کرتے ہوئے اور "یا مسرور انی معک" کی لے کے ساتھ والہانہ ہاتھ بلند کرتے ہوئے دکھایا۔
- یہ ایم ٹی اے ہے کہ جو ایک شفیق باپ کو بچوں اور بچیوں کے مابین جلوہ گر ہوتے ہوئے اور پھر ان میں پین اور سکارف تقسیم کرتے ہوئے دکھاتا ہے۔
- یہ ایم ٹی اے ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو ٹرین کے ذریعہ قادیان آتے ہوئے اور قادیان کی گلیوں اور کوچوں میں گھومتے ہوئے دکھاتا ہے۔

(بقیہ صفحہ 34)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسیہ کے چند ایمان افروز واقعات

دعا کی طاقت کی بشارت اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر دی ہے:

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَیَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ۝

(سورۃ النمل 63:27)

یعنی وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دُور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اَور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یعنی اللہ تمہاری اضطراری دعائیں سن کر تمہیں زمین میں خلافت اور تمکنت عطا کرے گا اور مشکلات دُور کرے گا۔ رسول کریم ﷺ کے ایک عرصہ بعد امتِ محمدیہ یہ سبق بھول گئی تب خدا نے دوبارہ اپنا نمائندہ بھیجا اور دوبارہ وہی نظارے دکھائے۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ کے چند واقعات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں:

* دعوے سے پہلے کی بات ہے کہ حضورؑ شدید بیمار ہو گئے اور موت تک نوبت پہنچ گئی۔ آخری وقت سمجھ کر تین مرتبہ آپ کو سورت یٰسٓ سنائی گئی مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو خود دعا سکھائی سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔ اور اسے قبول فرما کر بغیر کسی دوا کے شفا بخشی۔

(ماخوذ از تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 208)

* بچپن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی آنکھیں بہت خراب ہوگئیں۔ پلکیں گر گئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا۔ حضورؑ نے دعا کی تو الہام ہوا: " بَرَّقَ طِفۡلِیۡ بَشِیۡر " یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ اس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی اور آنکھیں بالکل تندرست ہوگئیں۔

(ماخوذ از نزول المسیح۔ روحانی خزائن۔ جلد 18، صفحہ 608)

* طاعون کے دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ بھی سخت بیمار ہو گئے۔ بالکل بیہوش ہو گئے اور نوبت موت تک پہنچ گئی۔ حضورؑ کو خیال آیا کہ اگر لڑکا ان دنوں میں فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس کو طاعون کی موت ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی پاک وحی کی تکذیب کریں گے قریباً رات کے بارہ بجے حضور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے فرماتے ہیں: مَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔ تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چار پائی پر بیٹھا ہے اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ مجھے اس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 87-88)

* خدا نے 23/ اگست 1906ء کو الہام کیا کہ آج کل کوئی نشان ظاہر ہو گا۔ پھر حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کو بخار اور پھوڑے نکلے جو طاعون کی علامت ہے لیکن دعا کے بعد چند گھنٹوں میں بچہ ٹھیک ہو گیا اور کھیلنے کودنے لگ گیا۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 340)

کینیڈا کے ننھے حافظ

حافظ تمثیل احمد صاحب

بارہ سالہ عزیزم تمثیل احمد وان شہر کے رہائشی ہیں، گریڈ سات کے طالب علم ہیں۔ ہماری ان سے ملاقات مسجد بیت الحمد مسسی ساگا میں پچھلے ہفتہ درس قرآن کریم کے بعد نماز تراویح میں ہوئی۔عزیزم تمثیل احمد نے حفظ القران سکول میں تقریباً دو سال گزارے۔ اور ایک سال پانچ ماہ میں قرآن کریم مکمل طور پر حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک کرے اور قرآن کے حقائق و معارف خود بھی اور نمازیوں کے سینے میں بھی اتارنے کی توفیق عطا کرے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب تک اس ادارہ سے 70 ننھے حافظ کامیابی سے کینیڈا کی جماعتوں میں دینی خدمات بجالا رہے ہیں۔

عزیزم تمثیل احمد نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گزشتہ برس بھی نماز تراویح کی امامت کی توفیق عطا کی تھی لیکن وہ کچھ حصے ہی پڑھ سکے تھے۔لیکن اس سال وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئے ہیں اور ایک دور ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کینیڈا کے حفظ القرآن سکول کو اپنی کارکردگی اور طویل تجربہ کے اعتبار سے ایک امتیازی حثیت حاصل ہے۔ اس ادارہ میں قرآن کریم کی تعلیم کا آغاز 2011ء کے لگ بھگ ہوا۔اس ادارہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہاں امریکہ کے علاوہ ویسٹرن کینیڈا کے ننھے حافظ کیلگری اور وینکور سے بھی خدمت دین کے لئے تیار ہیں۔

(مکرم محمد اکرم یوسف صاحب)

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ثاقب عمر صاحب اور محترمہ عائشہ رشید صاحبہ آف ونی پیگ کو 28/دسمبر 2024ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔جس کا نام ''ولید احمد ثاقب'' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔نومولود مکرم عمر فاروق صاحب اور محترمہ ناصرہ عمر صاحبہ آف ونی پیگ کا پوتا اور مکرم شیخ محمود احمد رشید صاحب رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس ایوان طاہر اور محترمہ سعیدہ رشید صاحبہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم ولید سلمہ کو صحت و سلامتی والی لمبی اور کامیاب زندگی عطا فرمائے۔آمین!

ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔ (ملفوظات۔جلد دوم،صفحہ 264،ایڈیشن 1988ء)

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریبات کی چند جھلکیاں

تعلیم القران کلاس وان امارت کی خوش کن کارکردگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت وان نے مورخہ 7/فروری 2015ء بروز جمعہ شام ساڑھے چھ بجے ایک مبارک تقریب کا انتظام کیا جس میں مستقل بنیادوں پر جاری تعلیم القران کلاس کے بارہ میں ایک جائزہ پیش کرنے اور پہلا دور مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی صدارت میں ہونے والا یہ پروگرام وان امارت کی چند سال قبل خریدی گئی عمارت میں ہوا۔ اس عمارت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”بیت السمیع“ کا نام عطا فرمایا ہے۔

مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر اور امارت کے چند دوسرے عہدیداروں نے مکرم امیر صاحب کینیڈا کو خوش آمد کہا اور ان کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ اس پروگرام میں مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب، انچارج حفظ القران سکول کے علاوہ وان امارت کے دونوں مربیان سلسلہ مکرم صادق احمد صاحب اور مکرم مستجاب قاسم صاحب بھی مدعو تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

اس کے بعد مکرم محب الرحمٰن درد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی نے قرآن کلاس سے متعلق رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے مطابق پڑھانے کے لئے 4 خواتین اساتذہ اور 2 رضا کار ہیں۔ جب کہ اس وقت رجسٹرڈ طلباو طالبات کی تعداد 94 ہے۔ ان میں وان کے علاوہ دوسری جماعتوں کے بچے بھی شامل ہیں۔ ان بچوں کو مختلف اوقات میں انفرادی طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ تقریباً 50 خود حاضر ہو کر جب کہ 35 آن لائن پڑھتے ہیں۔ ان آن لائن پڑھنے والوں میں مانٹریال اور امریکہ کے کچھ بچے بھی ہیں۔

ماشاءاللہ اس وقت اس نظام کے تحت 34 یسرنا القرآن اور 60 ناظرہ قران کریم پڑھ رہے ہیں۔ پڑھاتے وقت ترتیل کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

قرآنی تعلیم کے علاوہ بچوں کو مختلف علمی مقابلہ جات کی تیاری بھی کروائی جاتی ہے۔ حاضری کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور اس کی بار بار تاکید بھی کی جاتی ہے۔

مکرم امیر صاحب کینیڈا نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے اس بڑے پیمانے اور منظم طور پر ہونے والے اس کام پر اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں تمام حصہ لینے والوں کو بہترین اجر سے نوازے۔ اس کے علاوہ بچوں کو تاکید کی کہ روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں اور ترجمہ بھی سیکھیں تا کہ قرآن شریف کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام بچوں اور بچیوں سے باری باری قرآن شریف کا کچھ حصہ سنا۔ اور آخر میں دعا کروائی۔

اس موقع پر بچوں کے ساتھ تصاویر بنائی گئیں اور پھر تمام حاضرین کو عشائیہ پیش کیا گیا۔

تقریبِ آمین میں حصہ لینے والے طلبا و طالبات کے نام

عطا احمد خان ولد بلال احمد خان وان نارتھ، اذلان بھلی ولد سجاول بشیر صاحب میپل، دانیال عامر صائم ولد عامر شہزاد صاحب میپل، ہارون تنویر و عمر تنویر ولد تنویر احمد صاحب ووڈبرج نارتھ۔

آئزہ حماد ولد حماد وسیم صاحب وان نارتھ، تمثیلہ طاہر ولد طاہر محمود صاحب پیس ویلیج، اسما امجد ولد امجد جاوید جویہ صاحب وان نارتھ، عمرانہ گھمن ولد حمید محمود گھمن صاحب پیس ویلج۔

ازکی چغتائی و باسمہ چغتائی ولد خاقان اعظم چغتائی نے مانٹریال سے آن لائن شرکت کی۔

(مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب سیکرٹری اشاعت وان امارت)

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریبات کی چند جھلکیاں

جلسہ یوم مصلح موعود وان امارت

خدا تعالیٰ کے فضل سے وان امارت نے جلسہ مصلح موعود بروز ہفتہ مورخہ 22؍فروری 2025ء کو مسجد بیت الاسلام میں بوقت ساڑھے چھ بجے شام منعقد کیا۔

مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان جماعت نے جلسہ کی صدارت کے لئے مرکزی نمائندہ مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب سیکرٹری تبلیغ و صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا سے درخواست کی۔ان کے ساتھ اسٹیج پر منگلا صاحب کے علاوہ مکرم عبدالسمیع خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم مستجاب قاسم صاحب مربی سلسلہ وان جماعت اور مکرم عبدالسلام صاحب سیکرٹری تربیت وان جماعت تشریف فرما ہوئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ واسیب دھینسہ صاحب نے کی۔تلاوت کردہ سورۃ الحشر کی آیات 23 تا 25 کا انگریزی ترجمہ مکرم غلام احمد کاہلوں صاحب جب کہ اردو ترجمہ مکرم ذیشان احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد مکرم لوکل امیر صاحب نے جلسہ مصلح موعود کے پروگرام کی تفصیل پیش کی۔

کلام محمودؓ سے نظم مکرم عمران حفیظ صاحب نے اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم لبیق پاشا صاحب نے سنایا۔پیش گوئی مصلح موعود مکرم نوید انجم صاحب نے جب کہ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم صفوان چودھری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مستجاب قاسم صاحب مربی سلسلہ نے The enduring Legacy of Hazrat Musleh e Maud [ra] : A vision for the ages کے موضوع پر کی۔یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دائمی میراث: زمانوں کا ایک عظیم وژن ہے۔

اس کے بعد کہوٹ کوئیز کا مقابلہ ہوا جو مکرم طاہر مظہر صاحب نے کروایا۔اس پروگرام میں تین سو سے زائد احباب خصوصاً نوجوانوں نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔ بعد میں تین جیتنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

بعدہ مکرم ابرار مہار صاحب سیکرٹری مال وان امارت نے ”مالی قربانی“ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقاریر کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

اس جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب نے اردو میں ”سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ“ کے موضوع پر کی۔اس تقریر کا انگریزی ترجمہ مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان امارت نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد کہوٹ کا مقابلہ جیتنے والوں مکرم حسن صاحب حلقہ ووڈبرج نارتھ، مکرم واسیب دھنسہ صاحب حلقہ کلائن برگ اور مکرم کظیم فاروقی صاحب حلقہ کلائن

سامعین کا ایک منظر

برگ کو اول، دوم، اور سوم آنے پر انعامات دیئے گئے۔

پیش گوئی مصلح موعود

اس طرح پیش گوئی مصلح موعود زبانی یاد کرنے پر مکرم محمد یونس صاحب اور مکرم نوید انجم صاحب کو مسجد کے بالائی حصہ میں جب کہ محترمہ کرشنا چٹھہ صاحبہ، محترمہ مبارکہ بٹ صاحبہ، محترمہ خالدہ نسرین صاحبہ، محترمہ صفورہ افتخار صاحبہ اور محترمہ عظیمہ طارق اسلام صاحبہ کو مسجد کے زیریں حصہ مستورات میں انعامات دیئے گئے۔

اس کے بعد زکوٰۃ، فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ کی شرح کے بارہ حاضرین کو آگاہ کیا گیا۔

صدارتی خطاب

مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریرات کے چند اقتباس بھی پیش کئے۔ اس کے بعد دعا کروائی۔

آخر میں تمام شاملین جلسہ کو ڈبوں میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس مبارک جلسہ میں حاضری مجموعی طور پر ایک ہزار سے زائد تھی۔

(مکرم غلام احمد عابد صاحب سیکرٹری اشاعت وان امارت)

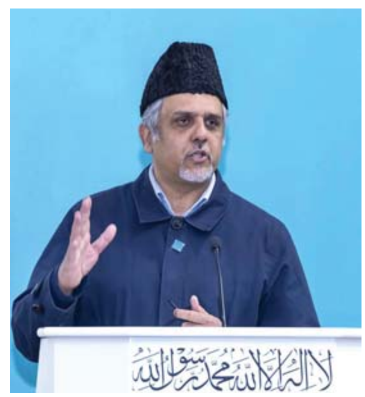

مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب

مکرم صادق احمد صاحب

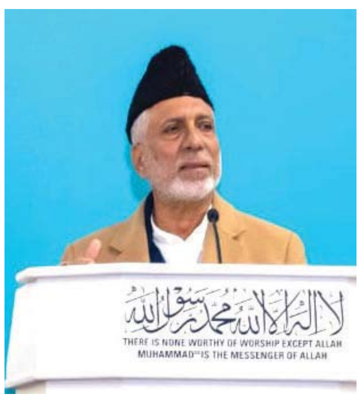

مکرم پروفیسر عبدالسمیع خان صاحب

مکرم مستجاب قاسم صاحب

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریبات کی چند جھلکیاں

مہاجرین کی آباد کاری اور بحالی کے ڈیسک کا تیسرا سالانہ عشائیہ

(Refugee Sponsorship & Settlement Desk Canada)

خداتعالیٰ کے فضل سے ”مہاجرین کی آباد کاری اور بحالی کا ڈیسک“ کی تقریب کا اہتمام 25/اکتوبر 2024ء بروز جمعہ شام 7 بجے مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے کی۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم سرمد نوید صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ آپ نے سورۃ انفال کی آیات 7۔8 اور سورۃ الحشر کی آیات 9۔10 کی تلاوت پیش کی۔ آیات کا اُردو ترجمہ مکرم دانیال خالد صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔

معلوماتی ویڈیو

اس کے بعد حاضرین کے لئے ایک معلوماتی ویڈیو پیش کی گئی جس میں مہاجرین کی کفالت کا طریق کار اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ مہاجرین کی ملاقات کی چند جھلکیاں دکھائی گئیں۔ گزشتہ دو سالوں میں کینیڈا جماعت میں مہاجرین کی بحالی کے تجربات سے متعارف کروایا گیا۔

RSSD کینیڈا کے انچارج
محترم عبدالحلیم طیّب صاحب کا خطاب

RSSD کے انچارج محترم عبدالحلیم طیّب صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے علاوہ دوسرے تمام ممالک کے کارکنان، رضا کاروں، عہدیداروں اور اپنے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہر منزل پر اُن کی مدد کی اور اس کارکردگی میں اُن کے ساتھ رہے۔ اپنے قیمتی وقت اور شبانہ روز دعاؤں کے ساتھ ہر موقع پر اُن کو کامیابی تک پہنچایا۔ آپ نے مختلف ادوار میں تاریخی ہجرتوں کا ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظاروں اور کامیابیوں کی تاریخ کو دوہرایا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں اس عظیم الشان کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو منتخب کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو اہم ذمہ داری ہمیں سونپی ہے، اُس کے لئے کینیڈا میں RSSD کی کامیابی جس میں آپ سب کی کوششیں شامل ہیں، دراصل اللہ تعالیٰ کے اُن وعدوں کی گواہی ہے جو قرآن کریم میں جگہ جگہ درج ہیں۔ اس کے بعد آپ نے مہاجرین کی آباد کاری اور بحالی کا ڈیسک کے تاریخی ادوار کا ذکر کیا۔ پھر آپ نے کہا کہ ہم نے محترم امیر صاحب کی ہدایات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں اپنی عاجزانہ کوششیں پاکستان، بنگلہ دیش، بورکینا فاسو، ملائیشیا، نیپال، سری لنکا، یوگنڈا اور تھائی لینڈ کے ہزاروں مجبور اور نہتے خاندانوں کے لئے وقف کر دی ہیں اور تاریخ کے اس باب کو دوہراتے ہوئے انصار مدینہ اور مہاجرین کی قربانیوں کے نظارے پیش کر دیئے ہیں۔

نئے آنے والوں کا تعارف اور مختصر تقریر

کینیڈا میں یوگنڈا، تھائی لینڈ اور ملائیشیا سے آئی ہوئی 17 فیملیوں سے تعارف حاصل کیا گیا۔ ملائیشیا سے آنے والے ایک دوست نے اپنے حالات بیان کئے۔

نئے ملک اور وطن میں سکونت

مکرم حلیم طیب صاحب نے ان کے بعد RSSD

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا

مکرم عبد الحلیم طیّب صاحب

مکرم رحمٰن مسعود مہار صاحب

مکرم دانیال خالد صاحب

کے ڈائریکٹر مکرم رحمٰن مسعود مہار صاحب کا مختصر تعارف کروایا اور کہا کہ آپ آغاز سے ہی نئے آنے والے مہاجرین کی بحالی میں مدد کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اس تعارف کے بعد مکرم رحمٰن مسعود مہار صاحب نے نئے آنے والے بھائیوں کو خوش آمدید کہا۔ اُن کے پلان اور خوابوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ نئے آنے والوں کے پلان بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے پلان ہوتے ہیں اور لوگوں کی خواہشات کے پہاڑ ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے چمن کی آبیاری کسی اور رنگ میں کر رہا ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے منصوبوں کے ساتھ چلیں اور اپنی خواہشات کو پس پشت ڈال دیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے منفی رجحانات کو مثبت میں بدل دیتا ہے۔ ایک احمدی کی حیثیت سے ہمیں دنیا کے نشیب و فراز اور اپنی روایات کو برقرار رکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے اپنی اعلیٰ اقدار سے متعارف کروانا ہے۔ اپنی قائدانہ صلاحیتوں سے اِن کا دل موہ لینا ہے۔ جماعت سے رابطہ رکھنا ہے۔ بچوں کے حوالہ سے جماعتی تعلیم و تربیت کے نظام کو گھر میں رائج کرنا ہے۔ مقامی قواعد و ضوابط، اصولوں اور قوانین کو سمجھانا ہے۔ مکرم مہار صاحب نے مقامی ایجنسیوں اور حکومت کے دفاتر کی تفصیلات بیان کیں اور بتایا کہ آپ کو روزمرہ کی بنیادوں پر اِن اداروں سے رابطہ پڑ سکتا ہے۔

نئے آنے والوں سے
جماعت احمدیہ کینیڈا کی کیا توقعات ہیں؟

نئے آنے والوں سے جماعت احمدیہ کینیڈا کی کیا توقعات ہیں؟ اس موضوع پر روشنی ڈالنے کے لئے محترم احمد ذکریا صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ سب سے پہلے تو تمام نئے آنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے جس نے آپ کو اس حسین و جمیل سرزمین پر سکونت کی توفیق بخشی، کینیڈا ایک ایسی جنت ہے جہاں آپ کو مکمل مذہبی آزادی ہے۔ آپ اپنی نمازیں اور عبادات بلا روک ٹوک ادا کر سکتے ہیں۔ جماعت کے ساتھ اپنے روابط قائم رکھیں اور جماعتی پروگراموں میں حصہ لیں۔ تمام معاشرتی برائیوں سے دور رہیں۔ اپنے بچوں کو خاص طور پر توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کو ہمیشہ یاد رکھیں اور حرزِ جاں بنالیں۔

صدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

محترم امیر صاحب کینیڈا کا خطاب

پروگرام کے اختتام سے قبل محترم امیر صاحب کینیڈا نے مختصر خطاب فرمایا اور شکر و احسان کے لطیف اور دقیق موضوع پر سیر حاصل گفتگو کے بعد انسانوں کے ساتھ

مکرم ڈاکٹر عبدالباطن احمد صاحب

مکرم مشرف حیدر چیمہ صاحب

مکرم طارق محمود صاحب

مکرم ثمر احمد چوہدری صاحب

مکرم احمد زکریا صاحب

ساتھ خدا تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی کی طرف توجہ دلوائی۔

سوال و جواب اور عطیات کی پیش کش

سوال و جواب کے وقفہ کے بعد مخیر حضرات نے عطیات پیش کئے۔عطیات دینے والوں میں پیش پیش مکرم ڈاکٹر عبدالباطن احمد صاحب جو بہت لمبے عرصہ سے نارتھ امریکہ میں مقیم ہیں، نئے آنے والوں کے لئے مشعل راہ بنے ہوئے ہیں۔دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔دعا کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔

عشائیہ

نمازوں کے بعد شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

براہ کرم ہماری خدمات حاصل کرنے کے لئے درج ذیل ای میل پر رابطہ فرمائیں۔

info@religiousrefugeeservices.org

(رپورٹ نمائندہ خصوصی مکرم محمد اکرم یوسف صاحب)

خلافت نورِ ہدایت

ہے اللہ کی خاص نعمت خلافت
نبوت کی زندہ علامت خلافت

نبوت کے وعدے کی روشن حقیقت
محبت کی خوشبو، عقیدت خلافت

یہی دینِ حق کی ہے زندہ علامت
ہے صدیوں سے جاری وراثت خلافت

خلافت سے ہوتی نبوت کی تکمیل
کہ دنیا میں جاری ہے سنت خلافت

یہی نورِ حق ہے، یہی راہِ حق ہے
ہے قرآن کی ایک آیت خلافت

جو تائیدِ ربّ کی نشانی بنی ہے
ہے عدل و مساوات، شفقت خلافت

یہی روشنی ہے جو پھیلائے حق کو
ہے ظلمت میں نورِ صداقت خلافت

یہی نور ہے جو اندھیروں میں چمکے
ہے راہِ ہُدیٰ کی ہدایت خلافت

نہ دولت، نہ شہرت، نہ ہی جاہ وحشمت
ہے زہد و ورع کی حقیقت خلافت

یہی اہلِ ایماں کی طاقت کا مرکز
ہے سب کے لیے اک سعادت خلافت

خلافت نبوت کی زندہ نشانی
ہے راہِ وفا کی علامت خلافت

خلافت خدا کا عطا کردہ احساں
ہے نورِ ہدیٰ کی قیادت خلافت

خلافت سے قائم ہے تنظیمِ مِلّت
ہے امت کی وحدت کی قوت خلافت

یہی ہے جماعت کی عزت کی ضامن
یہی ہے سبب خیر و برکت خلافت

نہ ہوگا جہاں میں کوئی اس کا ثانی
ہے وحدت کی خاص اک علامت خلافت

خلافت ہے سچ کی درخشاں کرن اک
ہے ظلمت میں مثلِ ہدایت خلافت

خلافت کی برکت سے قائم ہے وحدت
ہے مِلّت کے حق میں حمایت خلافت

نہ ہوگی کبھی اہلِ حق سے جدا یہ
ہے اقوامِ باطل پہ حجت خلافت

جو چاہے مٹائے، نہ مٹنے یہ پائے
ہے قرآں کی روشن عبارت خلافت

زمانے کو دیتی ہے جو استقامت
تو بنتی ہے نعمت، کرامت خلافت

ہے یہ راہبر سرفرازوں کی دنیا
ہے اہلِ وفا کی حلاوت خلافت

نبیؐ کے جو رستے پہ چلنے کا خواہاں
اُسی کے لیے ہے ہدایت خلافت

اگر چاہتے ہو خدا کی رضا تم
تو لازم ہے تم پر اطاعت خلافت

ہے یہ فیضِ باری، عطائے خداوند
ہے بندوں کے حق میں عنایت خلافت

خلافت کا سایہ، خلافت کا پہر
ہے ہر دل کی سچی محبت خلافت

خدایا سلامت رہے یہ عنایت
کہ بندوں پہ تیری ہے رحمت خلافت

خلافت کے دم سے ہے مِلّت سلامت
ہے قرآں کی روشن عبارت خلافت

یہی راہِ حق کا حسیں استعارہ
ہے نورِ خدا کی اشاعت خلافت

جو مومن کے دل میں جگاتی ہے الفت
ہے بشریٰ کے دل کی طہارت خلافت

(محترمہ بشریٰ سعید عاطف صاحبہ ۔ مالٹا)

”دعائیں مانگو، استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔“ (ملفوظات۔جلد3،صفحہ38،ایڈیشن1988ء)

ضروری اعلان برائے مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ کینیڈا

احبابِ جماعت کی خدمت میں اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی 48ویں مجلس شوریٰ ان شاء اللہ مورخہ 23 تا 25 مئی 2025ء کو ایوانِ طاہر، پیس ویلیج میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس موقع پر نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کے انتخابات بھی منعقد ہوں گے۔ کینیڈا بھر سے نمائندگان شوریٰ میں شرکت کے لیے ٹورنٹو تشریف لائیں گے۔

اگر آپ بھی بطور زائر مجلس شوریٰ کی کارروائی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو براہِ کرم اس مقصد کے لیے اپنی جماعت کے لوکل امیر یا صدر جماعت سے رابطہ کریں اور اپنا ممبر کوڈ، نام اور ای میل ایڈریس انہیں مہیا کر دیں۔ بطور زائر رجسٹریشن کی آخری تاریخ 18 مئی 2025ء ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مجلس شوریٰ کے کامیاب، بابرکت انعقاد اور تمام نمائندگان کے سفر وحضر میں خیر و عافیت کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مفید اور صائب مشورے دربارِ خلافت میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو خلیفۃ المسیح کا سلطان نصیر بنائے۔ آمین!

مکرم صبیح ناصر صاحب
سیکرٹری مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ کینیڈا

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
درِّ ثمین اردو

قدرتِ اوّل کے بعد آئی، خلافت کی بہار

قدرتِ اوّل کے بعد آئی، خلافت کی بہار
تھی خبر یہ بھی کہ اب، آتی رہے گی بار بار

دوسری قدرت، مسیحاؑ کی خلافت کا ظہور
فیض پائیں گے، خلیفہ پر ہوا جن کا مدار

لوگ سو باتیں کریں، ہم کو خلافت ہے عزیز
ہم ہوئے اس پر فدا، ہے جان و دل اس پر نثار

دودھ میں مائیں پلاتی ہیں محبّت کی شراب
ماؤں سے بڑھ کر، خلافت سے ہوا، بچوں کو پیار

ہر طرف ناکامیوں نے ڈھیر ان کو کر دیا
دشمنوں نے گرچہ تدبیریں تو کی ہیں صد ہزار

فتح و نصرت ہے مقدّر میں خلافت کے ہمیش
اور مخالف کے لیے ذلّت لکھی ہے بے شمار

ہے پریشانی عیاں اب ان کے چہرے سے ہوئی
دُور جا کر، کُل نظر آتی ہے اب تاریک و تار

دشتِ ویراں اک طرف جس پر برستی نار ہے
اک طرف گلشن ہے، رونق ہے جہاں لیل و نہار

جو ہیں وابستہ خلافت سے بشارت ہو انہیں
گِرد ان کے ہے، حفاظت کو فرشتوں کا حصار

جان جائیں گر خلافت کی اطاعت کے فیوض
اس کے ہاتھوں پر کریں بیعت سبھی دیوانہ وار

ہم ہیں خوش قسمت جو طارقؔ، اس کے دَر پر آ پڑے
اس کی خاطر دل دھڑکتے ہیں جو ہو کر بے قرار

(مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب)

بقیہ از خلافت اور امنِ عالم

اختتامیہ

خاکسار اپنی گزارشات کا اختتام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ کے ساتھ کرتا ہے۔حضور فرماتے ہیں:

یہ بہت اہم بات ہے جو ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ انسانی علم اور عقل کامل نہیں ہے بلکہ یقیناً محدود ہے...لیکن خدا کا قانون ناقص نہیں ہے اس لیے اس میں کوئی ذاتی مفادات یا ناانصافی کے امکانات موجود نہیں ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ خدا کو بہرحال اپنی مخلوق کی بھلائی اور بہبود عزیز ہے اس لیے اس کا قانون کلیتہً انصاف پر مبنی ہے۔جس دن لوگ اس اہم حقیقت کو شناخت کر لیں گے اور اسے سمجھ لیں گے یہ وہ دن ہو گا جب حقیقی اور دائمی امن کی بنیاد رکھی جائے گی۔ بصورت دیگر ہم یہ دیکھیں گے کہ قیام امن کے لیے مسلسل کوششیں تو ہورہی ہوں گی مگر یہ کوئی قابل قدر اور ٹھوس نتائج پیدا نہیں کر رہی ہوں گی۔

(عالمی بحران اور امن کی راہ، صفحہ 73-74)

پھر فرمایا:

اگر ہم حقیقی طور پر امن قائم کرنا چاہتے ہیں توہمیں انصاف سے کام لینا ہوگا۔ہمیں عدل اور مساوات کو اہمیت دینی ہوگی۔آنحضرت ﷺ نے کیا ہی خوبصورت فرمایا ہے کہ دوسروں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ہمیں صرف اپنے فائدے کے لیے نہیں بلکہ وسیع النظری سے کام لیتے ہوئے دنیا کے فائدے کے لیے کام کرنا ہوگا۔فی زمانہ حقیقی امن کے قیام کے یہی ذرائع ہیں۔

(28/اکتوبر 2016ء، خطاب یارک یونیورسٹی)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب اور ہماری آئندہ تمام نسلیں خلافت کی برکات حاصل کرنے والی ہوں، اور اِس کے فیض ہمیشہ ہمیں ملتے رہیں۔ نیز یہ عالمی نظام دنیا میں امن وسلامتی قائم کرتا رہے، دنیا خلافت کی حقیقت اورضرورت کو سمجھتے ہوئے اِس کے سایہ رحمت میں بسیرا کرنے والی ہو، اور تمام عالمی مسائل کو اِس عالمی نظام کی راہنمائی میں حل کرنے والی بنے۔ آمین!

صدق سے میری طرف آؤ، اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہرطرف،میں عافیت کا ہوں حصار

(بشکریہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 9/جنوری 2025ء)

بقیہ از خلافت احمدیہ کا ایک عظیم الشان اور منفرد تحفہ ایم ٹی اے۔ تقدیر الٰہی کا زندہ و تابندہ نشان

- یہ ایم ٹی ہے جس نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصویر اور آواز کو قادیان سے کل عالم میں نشر کیا۔جس نے حضور کو خطاب کرتے ہوئے، قادیان کی گلیوں میں پھرتے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کرتے اور اپنے محبین میں تحفے بانٹتے دکھایا ہے۔
- یہ ایم ٹی اے ہے جس کے ترانے معصوم بچے گاتے پھرتے ہیں جس نے بچوں کے ذوق اور دلچسپیاں بدل کر رکھ دی ہیں۔

ایم ٹی اے آج دنیا میں دین کی سچی نمائندگی کرنے والا ٹی وی چینل ہے جسے خلیفہ وقت کی رہنمائی میسر ہے۔ جو کل عالم کے لئے متعدد زبانوں میں 24 گھنٹے کی نشریات پیش کرتا ہے جس کے کارکنان تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔اس ٹی وی کی بنیاد خالص سچائی پر ہے۔ اس میں اداکاری ، جھوٹ اور تصنع کا کوئی شائبہ نہیں۔ یہ میک اپ سے پاک اور عریانی سے کلیتہً مبرا ہے۔ اعلیٰ ذوق کی ترویج کرتا ہے۔جس کے تمام اخراجات طوعی چندوں سے پورے کئے جاتے ہیں۔جس کے خدمتگاروں کو اللہ تعالیٰ خاص فضلوں سے نوازتا ہے۔

- ایم ٹی اے محض ایک پھول نہیں،ایک گلدستہ نہیں پورا چمن ہے۔
- یہ محض ایک شعر نہیں۔ ایک غزل نہیں پورا دیوان ہے۔
- یہ محض ایک ستارہ نہیں نظام شمسی نہیں پوری کہکشاں ہے۔
- یہ اتفاقی واقعہ نہیں تقدیر الٰہی کا زندہ و تابندہ نشان ہے۔

اس کا ایک طویل روحانی پس منظر اور سامنے ایک دلکش جہان ہے جس کے بچپن کی خبریں مسیحاؤں کے کلمات میں اور جوانی کی داستان شہنشاہ صداقت کے ارشادات میں محفوظ ہے۔جس کی داغ بیل اور نگرانی خدا تعالیٰ کے مقدس خلفاء کے لئے مقدر ہے۔یہ خلافت احمدیہ کی طرف سے جماعت احمدیہ بلکہ کل عالم کے لئے ایک عظیم الشان اور لافانی اور منفرد تحفہ ہے۔

”اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا“ (ملفوظات، جلد1، صفحہ 422، ایڈیشن1984ء)

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

مکرم عمر فاروق صاحب

27 ر فروری 2025ء کو مکرم عمر فاروق صاحب وان امارت حلقہ مل ول 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

4 ر مارچ کو ایوان طاہر میں ایک بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔ نماز ظہر کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم امتیاز احمد سراصاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے ان کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تین بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔ سردی کے باوجود احباب جماعت نے جنازے اور تدفین میں شرکت کی ۔ ماشاء اللہ مرحوم کی بیٹیوں کو ان کی خدمت کی توفیق ملی ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے ۔ محترم عمر فاروق صاحب ، محترم مولانا افضل احمد صاحب کے پوتے تھے، جو درگارام پور، بنگلہ دیش کے پہلے مبلغ تھے۔

مرحوم باقاعدگی سے روزانہ کی نماز ادا کرتے تھے، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اور انہیں حج ادا کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ وہ مالی قربانی کی روح کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ وہ ایک شفیق اور دردمند انسان تھے، ہمیشہ علم کے متلاشی رہتے اور سفر سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی جوش و جذبے اور مقصد کے ساتھ گزاری، ایک بہترین الیکٹریکل انجینئر کے طور پر نمایاں مقام حاصل کیا، اپنے خاندان سے محبت کی اور ضرورت مندوں کی مدد کی۔ خلافت کے ساتھ بے حد محبت تھی۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ملیحہ بیگم صاحبہ ، دو بیٹیاں محترمہ راہنما آفرین صاحبہ ، محترمہ فرح ناز فاروق صاحبہ وان ، دو بھائی مکرم تفضّل حسین صاحب ، مکرم مفضل الاسلام صاحب اور دو بہنیں محترمہ اخی نور بیگم صاحبہ، محترمہ صادقہ سلطانہ صاحبہ بنگلہ دیش یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ رقیہ خانم صاحبہ

28ر فروری 2025ء کو محترمہ رقیہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مجید احمد ریحان صاحب مرحوم بیری نارتھ جماعت 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

12ر مارچ کو ایوان طاہر میں پونے پانچ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔ نماز عصر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ سردی کے باوجود احباب جماعت نے کثرت سے جنازے میں شرکت کی۔ اور مرحومہ کی تدفین پاکستان میں ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ کے صاحبزادے مکرم طاہر احمد ریحان صاحب بیری ناتھ کو ان کی خدمت کی توفیق ملی ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اللہ کے فضل سے، محترمہ رقیہ خانم صاحبہ موصیہ تھیں۔ وہ باقاعدگی سے اپنی پنج وقتہ نمازیں اور تہجد کی نماز ادا کرتی تھیں۔ وہ ایک مخلص احمدی مسلمان تھیں اور انہیں حلقہ سول لائن، راولپنڈی پاکستان میں صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ وہ ایک مہربان، دریا دل اور صدقہ و خیرات کرنے والی شخصیت تھیں، جن کے دل میں ہمیشہ کم نصیبوں کا درد رہتا تھا۔ مرحومہ ہمیشہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے جذبات کا خیال رکھتی تھیں۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ محترمہ رقیہ خانم صاحبہ، محترم (مرحوم) ملک ولایت خان ریحان صاحب کی صاحبزادی تھیں، جنہیں تحریک جدید اور وقفِ جدید کے آڈیٹر کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم طاہر احمد ریحان صاحب بیری نارتھ ، ، مکرم حمید احمد ریحان صاحب جرمنی اور دو بیٹیاں محترمہ عطیۃ الحی صاحبہ ، محترمہ شوکت منورہ صاحبہ، دو بھائی مکرم منیر احمد صاحب اور مکرم ملک محمد عبداللہ ریحان صاحب پاکستان یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ عابدہ ناصر صاحبہ

۵ر مارچ 2025ء کو محترمہ عابدہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم بریمپٹن ویسٹ جماعت ، حلقہ لیک ویو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

7ر مارچ کو احمدیہ فیونرل ہوم میں ساڑھے بارہ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔ نماز ظہر کے بعد مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن میں تدفین ہوئی او رمکرم عمیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی ۔سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں بہت سے دوستوں نے شرکت کی ۔ ماشاء اللہ

مرحومہ کی بیٹیوں کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اللہ کے فضل و کرم سے محترمہ عابدہ ناصر صاحبہ 1/3 شرح کی موصیہ تھیں۔ وہ ایک پرہیزگار اور نرم دل شخصیت کی مالک تھیں اور اپنی فلاحی طبیعت کی وجہ سے جانی پہچانی جاتی تھیں۔ وہ باقاعدگی سے متعدد ضرورت مند خاندانوں کی مدد کرتی رہیں۔ انہوں نے مختلف عہدوں پر جماعت کی خدمت کی، جن میں راولپنڈی کے اپنے حلقہ کی صدر لجنہ اللہ اماء اللہ کے طور پر چھ سال تک خدمت انجام دی۔ اس کے علاوہ، وہ باقاعدگی سے قرآن کلاسز بھی منعقد کرتی رہیں، جس سے بہت سے افراد قرآن کا صحیح تلفظ سیکھنے میں کامیاب ہوئے۔آپ کو نظام جماعت اور خلافت سے بے حد لگاؤ تھا۔

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم صبیح ناصر صاحب یوکے اور دو بیٹیاں محترمہ مدیحہ فرخ صاحبہ بریمپٹن ویسٹ، محترمہ فریحہ محبوب صاحبہ مسس ساگا یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم اعجاز انور صاحب

20/مارچ 2025ء کو مکرم اعجاز انور صاحب ٹرانٹو ویسٹ جماعت، حلقہ ویسٹ ساؤتھ 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

21/مارچ کو ایوان طاہر میں نماز جمعہ سے قبل ساڑھے بارہ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن میں تدفین ہوئی اور مکرم مبشر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین میں بہت سے دوستوں نے شرکت کی۔مرحوم کی اہلیہ محترمہ وسیم اختر صاحبہ اور ان کے بچوں کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ مکرم اعجاز انور صاحب نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ ایک بے حد مہربان اور سخاوت والے شخص تھے جنہوں نے اپنی زندگی دوسروں کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ ان کی دلکش اور ملنسار شخصیت ہر کسی کے لیے تسکین کا باعث تھی۔ وہ جماعت کی سرگرمیوں میں فعال طور پر شریک ہوتے تھے اور انہیں ضیافت کے شعبے میں خدمت کرنے کی سعادت حاصل تھی۔ وہ ایک پختہ ایمان اور عقیدت والے انسان تھے، جو اپنا زیادہ تر وقت عبادت اور دعا میں گزارتے تھے، اور خلافت سے گہری محبت رکھتے تھے۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ وسیم اختر بیگم صاحبہ، پانچ بیٹے مکرم علی اعجاز صاحب یوکے، مکرم گوہر اعجاز صاحب، مکرم عمر اعجاز صاحب، مکرم بابر اعجاز صاحب، عبداللہ اعجاز صاحب ٹرانٹو ویسٹ، دو بہنیں محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ اور محترمہ شکیلہ ذوالفقار صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم منصور محمد شرما صاحب

14/مارچ 2025ء کو مکرم منصور محمد شرما صاحب بریڈفورڈ ویسٹ جماعت 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

16/ مارچ کو ایوان طاہر میں نماز عصر سے قبل پانچ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ نماز عصر کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 17/ مارچ کو تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین میں بہت سے دوستوں نے شرکت کی۔مرحوم کے بچوں کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے، محترم منصور محمد شرما صاحب ایک موصی تھے اور حضرت بابو فتح محمد شرما رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند تھے، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے صحابی تھے۔آپ کو چار خلفاء کی خلافت کے نظارے کرنے اور ان کے زیر سایہ خدمت انجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کو خلافت اور نظام جماعت کے وقار سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ جماعت کے ایک سرگرم اور مخلص رکن کی حیثیت سے، آپ نے اپنے خاندان میں خلافت سے گہری محبت پیدا کی۔آپ کا غیر متزلزل ایمان، آپ کی روزمرہ کی نمازوں کی مستقل ادائیگی میں ظاہر ہوتا تھا، جسے آپ نے اپنی آخری عمر تک قائم رکھا۔ آپ کو نماز جمعہ ادا کرنے کا بھی گہرا شوق تھا اور آپ اس میں باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے۔محترم منصور محمد شرما صاحب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قافلہ میں خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب کراچی کا دورہ فرمایا، تو آپ کو حفاظت اور آڈیو/ویڈیو شعبہ جات کے انچارج کے طور پر خدمت کا شرف حاصل ہوا۔

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم محمود محمد شرما صاحب بریڈفورڈ ویسٹ، پانچ بیٹیاں محترمہ شائلہ منصور صاحبہ بریڈفورڈ ایسٹ، محترمہ ڈاکٹر آنسہ شرما صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ، محترمہ حمیرا مرزا صاحبہ Abbotsford، محترمہ راشدہ طاہر صاحبہ بریمپٹن ایسٹ، محترمہ قانتہ کوثر صاحبہ آسٹریلیا اور ایک ہمشیرہ محترمہ نصیرہ ادریس صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومین کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین!

*****

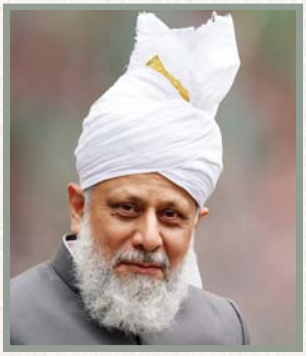

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

برموقع پینتالیسویں مجلس شوریٰ برطانیہ 2024ء

(اردو مفہوم)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ کی جماعت کی مجلس شوریٰ اس ہفتے کے آخر میں ہو رہی ہے۔ چونکہ میں اس سال شامل نہیں ہوسکتا، میں آپ کو یہ پیغام بھیج رہا ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ اس پر توجہ دیں گے۔

انتظامی لحاظ سے مجلس شوریٰ کا نظام دنیا بھر کی جماعتوں میں خاص طور پر یہاں برطانیہ میں بہترین طریق پر قائم ہو چکا ہے۔ اس طرح ممبران کی اکثریت شوریٰ کے طریقہ کار کو سمجھنے اور اسے درست طریق پر منعقد کرنے سے واقف ہے۔ بہر حال، اب جب کہ آپ امسال کی تجاویز پر غور وخوض کا آغاز کر رہے ہیں، میں آپ کو آپ کی انفرادی ذمہ داریوں کی یاد دلانا چاہتا ہوں اور یہ کہ آپ پر جو اعتماد کیا گیا ہے اسے آپ کو کس طرح پورا کرنا چاہئے۔

یقیناً مجلس شوریٰ کا ممبر ہونا ایسی بات نہیں ہے کہ آپ اسے معمولی سمجھیں بلکہ آپ کو ہر لحہ شوریٰ میں اس مخلصانہ خواہش کے ساتھ شامل ہونا چاہئے کہ آپ نے اپنے فرائض پوری تندہی اور عاجزی کے ساتھ ادا کرنے ہیں۔ بطور نمائندہ مجلس شوریٰ آپ کا بنیادی ہدف یہ ہونا چاہئے کہ جماعت کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں میں مسلسل بہتری آئے اور افرادِ جماعت کے اندر قربانی اور اخلاص کا جذبہ نئی بلندیوں کو چھوئے۔

اسی طرح کارروائی کے دوران، آپ کو ایجنڈے کے مختلف نکات پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے، بیان کی جانے والی باتوں کو غور سے سنیں اور خلیفۃ المسیح کو دیانتدارانہ، مخلصانہ اور دانشمندانہ مشورے دینے کی کوشش کریں جس کے ذریعے وقت کے تقاضوں کے مطابق نظام جماعت کو مزید مضبوط اور مستحکم کیا جاسکے۔

مجلس شوریٰ کے اراکین کی حیثیت سے آپ کو یہ جاننا چاہئے کہ آپ اپنے پر کیے گئے اعتماد کو اسی وقت پورا کرسکیں گے جب آپ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اپنی رائے دیں گے۔ آپ کا ہر عمل مکمل خلوص، عاجزی اور ہر قسم کے مفادات سے پاک ہونا چاہئے۔ سب سے بڑھ کر، ہمیشہ یاد رکھیں کہ دعا آپ کی کامیابی کا بنیادی جُزو ہے۔ اس لیے بحیثیت ممبر شوریٰ تمام وقت آپ کو دعا میں مشغول رہنا چاہئے اور عاجزانہ دعاؤں کے بعد ہی جماعت کے مفاد کی دیرینہ خواہش کے ساتھ اپنے خیالات اور اپنی

رائے پیش کریں۔

بدقسمتی سے ماضی میں یہ دیکھا گیا ہے کہ کبھی کبھار نمائندگان نے لاپروائی کا مظاہرہ کیا یا بحث کے اہم نکات کی بجائے غیر متعلقہ معاملات میں مشغول ہو گئے اور شوریٰ کے دیگر ارکان کی باتوں کو توجہ سے نہیں سنا۔ مجلس شوریٰ کی حیثیت اور اہمیت کے پیش نظر، یہ بات انتہائی افسوس کا باعث ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پوری دنیا میں پارلیمنٹ یا اسمبلیاں عرصہ دراز سے قائم ہیں جن میں ریاستی اور سیاسی معاملات پر بحث و مباحثہ ہوتا ہے۔ بہت پڑھے لکھے اور فصیح و بلیغ مقرر اکثر اپنے خیالات اور عقائد پیش کرنے کے لیے ایسی مجالس میں تقریر کرتے ہیں۔ تاہم مجلس شوریٰ وہ فورم ہے جو خالصتاً اسلام کی خدمت اور اس کی الٰہی تعلیمات کو بہتر طریقے سے پھیلانے کے مقاصد پر مشاورت کے لیے قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد حکم الٰہی کو پورا کرنے میں ہی پنہاں ہے۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ مجلس شوریٰ دنیا کی کسی بھی پارلیمنٹ سے کہیں زیادہ قدر و منزلت کا حامل ادارہ ہے۔ اس لئے اس کے ارکان ہر وقت سچائی، دیانت اور اعلیٰ ترین اخلاقی اقدار کی ترجمانی کرنے والے ہوں۔ لہٰذا دعا، توجہ اور انتہائی سنجیدگی کے ساتھ شوریٰ کی کارروائی میں شرکت کریں اور سچائی کے ساتھ اپنی تجاویز یا مشورہ دیں۔ بے معنی بحث میں نہ پڑیں۔ بلکہ صرف اُس وقت بولیں جب آپ کو یقین ہو کہ آپ کا نقطۂ نظر پہلے بیان نہیں ہوا اور جو بحث کو مثبت انداز میں آگے بڑھا سکتا ہے۔ بصورت دیگر جو کچھ پہلے کہا گیا ہے اُسے دہرانا، بغیر سوچے سمجھے بولنا یا غیر ضروری تنقید کرنا، صرف وقت ضائع کرنے اور مجلسِ شوریٰ کی کارروائی کو اس کے حقیقی مقاصد کی تکمیل سے دُور کرنے کا ذریعہ ہے۔

آخر پر مَیں پھر کہتا ہوں کہ آپ سب کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ آپ اپنے فرائض کو سمجھیں اور شوریٰ کی کارروائی میں پوری سنجیدگی کے ساتھ شرکت کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت نماز اور ذکرِ الٰہی میں صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد اور رحم مانگیں کہ وہ آپ کی کوتاہیوں اور کمزوریوں پر پردہ ڈالے۔ اگر آپ خلوصِ دل سے دعا کرتے ہیں تو، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خیالات کو بامعنی انداز میں بیان کرنے اور اس کا اظہار کرنے میں مدد کرے گا جو فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس شوریٰ میں ہر وقت اس پختہ عزم کے ساتھ شرکت کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بھی صلاحیتیں اور علم عطا کیا ہے وہ آپ کے فرائض کی انجام دہی اور آپ پر کیے گئے اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کیا جائے۔

خدا کرے کہ آپ کی سفارشات اور مشورے پورے خلوص، وفاداری اور خلافت کی اطاعت کے ساتھ پیش کیے جائیں۔ آپ کا غور و فکر خلیفۃ المسیح کے لئے حقیقی مدد کا ذریعہ ثابت ہو جو جماعت کی مختلف اسکیموں اور پالیسیوں کو تشکیل دیتا ہے تاکہ اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں آسانی ہو اور ہماری جماعت کے اندر اتحاد کا رشتہ مضبوط ہوتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 6/اگست 2024ء)

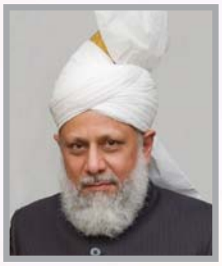

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے خلافت کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں چند ارشادات

اللہ کے وعدوں کے مطابق ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؐ کی بنائی ہوئی جماعت میں خلافت کا نظام جاری ہوا

’’اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپؑ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دین اسلام کی تجدید کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اور پھر اللہ کے وعدوں کے مطابق ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؐ کی بنائی ہوئی جماعت میں خلافت کا نظام جاری ہوا۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا اظہار ہے جس کی وجہ سے ہم ہر سال دنیا میں ہر جگہ جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے 27؍ مئی کو یوم خلافت مناتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 24؍ مئی 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن مؤرخہ 14؍ جون 2024ء)

خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام

’’اِس دَور میں درجنوں ملکوں میں احمدیت کا پودا لگا۔ درجنوں ملکوں میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ نظام قائم ہوا۔ سینکڑوں شہروں اور قصبوں میں خود اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی راہنمائی کر کے خلافت کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا کر لوگوں کے دلوں میں خلافت سے تعلق کا جذبہ پیدا کر کے مخلصین کی جماعتوں کے قیام کے سامان پیدا فرمائے اور یہ نظارے اللہ تعالیٰ دکھاتا چلا جا رہا ہے۔

خلافت سے وابستگی کے یہ نظارے اور جماعت کی ترقی کے یہ نظارے کیوں نہ ہوتے؟ یہ تو ہونے ہی تھے کہ اس کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ پس نہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو بھولنے والا اور توڑنے والا ہے اور نہ ہی اپنے سب سے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پورا کرنے میں کمی کرنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیشگوئی فرمائی تھی کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا زمانہ۔

فرمایا: پھر اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دَور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دَور کو ختم کر دے گا اور اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 6، صفحہ 285، حدیث 18596، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھنے والے ہیں۔ پس جو حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامؑ کی جماعت کے ساتھ جڑے رہنے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔'' (خطبہ جمعہ 24/ مئی 2024ء۔ ایضاً)

اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے

''جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ آپؐ کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور آپؑ نے بھی فرمایا کہ میرے بعد بھی جماعت میں میری خلافت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جاری رہے گا۔ آپؑ نے فرمایا: مَیں خاتم الخلفاء ہوں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ 282، ایڈیشن 1984ء)

اب جو بھی آئے گا جس کو اللہ تعالیٰ خلافت کا مقام دے گا میری پیروی میں ہی آئے گا۔ پس دنیاوی طور پر اب کوئی جتنا چاہے زور لگالے کبھی خلافت کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علیحدہ ہو کر نہیں ہوسکتا۔

بہرحال جب آپؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے خلافت کے جاری رہنے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ ’’دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا: وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (سورۃ النور 56:24) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔‘‘

فرمایا:

’’سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو ۲ قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو (2) جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔‘‘

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

ضمناً میں یہ بھی بتا دوں کہ مَیں تو اس بات سے یہ بھی استنباط کرتا ہوں کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر کی بحث میں پڑے ہوئے ہیں ان کا بھی اس میں جواب ہے کہ آپؑ نے اپنی عمر کے سال گنوا کر یہ نہیں بتایا کہ اتنے

سال باقی ہیں بلکہ اپنی واپسی کا اشارہ دیا ہے اور عمر کی بحث کو کوئی اہمیت نہیں دی بلکہ کام پورا کرنے کی اہمیت ہے۔"

(خطبہ جمعہ 24/ مئی 2024ء۔ ایضاً)

اللہ تعالیٰ ہی خلافت احمدیہ کی تائید و نصرت فرما رہا ہے اور جماعت ہر روز ترقی کی راہوں پر گامزن ہے

"خلافت احمدیہ کی ایک سو سولہ (116) سالہ تاریخ کا ہر دن اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خلافت احمدیہ کی تائید و نصرت فرما رہا ہے اور جماعت ہر روز ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے خاص فضل سے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر احمدی کو بھی کامل وفا اور اخلاص کے ساتھ ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور تاقیامت وفا شعار اور تقویٰ پر قائم رہنے والے خلافت احمدیہ کو ملتے رہیں اور وہ تمام مقاصد اللہ تعالیٰ پورے فرمائے جن کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ خدائے واحد کی حکومت دنیا میں قائم ہو اور دنیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کا نظارہ دیکھے۔"

(خطبہ جمعہ 24/ مئی 2024ء۔ ایضاً)

ان شاء اللہ تعالیٰ خلافت علیٰ منہاج نبوت تاقیامت چلے گی

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (سورۃ النور 56:24)

"خلافت کے ساتھ برکات کے جاری رہنے کا جو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے وہ ایسے عجیب عجیب رنگ میں پورا ہو رہا ہے کہ انسانی سوچ اس کا احاطہ بھی نہیں کرسکتی۔ اپنوں اور غیروں کے یہ واقعات اور

اللہ تعالیٰ کے نشانات خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ کر دنیا کو امت واحدہ بنانا تھا اس کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے تو اَور کیا ہے! یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے نظام کے تحت آج ساری دنیا میں اسلام کی ترقی اور تبلیغ کا کام کر رہی ہے اور جو ترقیات ہم نامساعد حالات کے باوجود دیکھ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کا ثبوت ہی تو ہیں۔ اگر نہیں تو اَور کیا ہے! لیکن جس کی آنکھیں اندھی ہیں اس کو نظر نہیں آتا اور نہ آ سکتا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہو گی اور تا قیامت چلے گی۔ ہمیشہ قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے ایمانوں میں مزید جلا پیدا کریں اور خلافت احمدیہ سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں اور اس کے قائم رکھنے کے لیے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ 26؍ مئی 2023ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 19؍ جون 2023ء)

(بشکریہ مکرم مولانا خلیل احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ ریجائنا)

درختِ وجود

اگر کسی دشتِ بے اماں میں
جو آب و خاکِ روئیدگی سے
کسی بھی امکانِ زندگی سے
نا آشنا ہو
کبھی جو تم معجزہ یہ دیکھو
اک ایسا تنہا درخت پاؤ
جو سو برس تک
لمحہ لمحہ فنا سے لڑ کر
پتہ پتہ قضا سے جھڑ کر
محیطِ عالَم پہ چھا گیا ہے
تمہارے آنگن تک آ گیا ہے
تو جان لینا
یہی درختِ وَجُود ہے وہ
کہ جس کے سایۂ عافیت میں
تمہارے امروز کی پناہ ہے
تمہارے فردا کی بھی بقا ہے
یہ روشنی، دھوپ اور ہوا ہے
کہ ربِ کونین کی عطا ہے
یہی رضا ہے
یہی جزا ہے

(مکرم مبشر احمد محمود صاحب)

سورۃ الفاتحہ اور مومن بندوں میں سلسلۂ خلافت

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سورۃ الفاتحہ کی غیر معمولی خوبیوں کے نادر پہلو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”إِنَّ هَذِه جَامِعَةٌ لِكُلِّ مَا يَحْتَاجُ الْإِنسَانُ اِلَيْهِ فِي مَعْرِفَةِ الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ كَمَثَلِ الِاسْتِدْلَالِ عَلٰى وُجُودِ الصَّانِعِ وَضَرُورَةِ النُّبُوَّةِ وَ الْخِلَافَةِ فِي الْعِبَادِ وَمِنْ أَعْظَمِ الْأَخْبَارِ وَأَكْبَرِهَا أَنَّهَا تُبَشِّرُ بِزَمَانِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ وَأَيَّامِ الْمَهْدِيِّ الْمَعْهُودِ۔“

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 71)

”جن امور کا انسان کو مبدء و معاد کے سلسلہ میں جاننا ضروری ہے، وہ سب اس (سورۃ الفاتحہ) میں موجود ہیں۔ مثلاً وجود باری، ضرورت نبوّت اور مومن بندوں میں سلسلۂ خلافت کے قیام پر استدلال۔ اور اس سورۃ کی سب سے بڑی اور اہم خبر یہ ہے کہ یہ سورۃ مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کے زمانہ کی بشارت دیتی ہے۔...“

اس عبارت میں ” الْخِلَافَةِ فِي الْعِبَادِ“ میں فِي الْعِبَاد کا ترجمہ ”مومن بندوں میں“ کیا گیا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ خلافت کے ساتھ جب لفظ اَلْعِبَاد آیا ہے تو اس کا معنیٰ سوائے مومن بندوں کے اور نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ آیتِ استخلاف (سورۃ النّور 56:24) میں ایمان اور عملِ صالح بجا لانے والوں ہی سے وعدۂ خلافت ہے۔ اس بنیاد اور فہم کے تحت ہم جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی اس پُرمعارف تحریر میں استدلالِ خلافت کو ڈھونڈتے ہیں تو آپؑ ہی کے الفاظ ”الْخِلَافَةِ فِي الْعِبَادِ“ کے الفاظ ہمیں ایک دلکش گلستانِ ایمان و ایقان میں پہنچا دیتے ہیں۔ کیونکہ لفظ اَلْعِبَاد کا استعمال ہمیں سورۃ الفاتحہ میں لفظ ” نَعْبُدُ“ سے ملا دیتا ہے۔ اَلْعِبَاد اور نَعْبُدُ کا باہمی ناتا کیا ہے؟ مفردات امام راغبؒ میں لکھا ہے:

عَبْدٌ: اَلْعُبُوْدِيَّةُ کے معنیٰ ہیں کسی کے سامنے تذلّل اور انکسار ظاہر کرنا اور اَلْعِبَادَةُ کے معنے ہیں انتہائی درجہ کا تذلّل اور انکسار۔ یعنی اَلْعِبَادَةُ کا لفظ اَلْعُبُوْدِيَّةُ سے زیادہ بلیغ ہے۔ لہٰذا عبادت کی مستحق بھی وہی ذات ہوسکتی ہے جو بے حد صاحب افضال و انعام ہو اور ایسی ذات صرف ذاتِ الٰہی ہے۔ فرمایا۔ ”اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ۔“ (سورۃ بنی اسرائیل 34:17)

اَلْعَبْدُ: بندہ، غلام۔ غلام وہ انسان ہے جسے خریدنا اور فروخت کرنا شرعًا جائز ہے۔

اسی طرح لکھا ہے:

عَبْدٌ وہ ہے جو عبادت اور خدمت کی بدولت عبودیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مخلص بندہ بن جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں یہ لفظ ایسے خالص بندوں اور انبیاءؑ کے ذکر کے طور پر بھی آیا ہے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ عبادت اور عبدیّت میں عبدیّت کو فوقیت حاصل ہے کہ اس میں عبادت کے ساتھ ہر لمحہ اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا طلبی میں گزرتا ہے۔ یہ پہلو غلامی کے تصوّر یا اس کی صفات سے ہم آہنگ ہے۔ جب کہ عبادت شریعت کے مقررہ مخصوص اعمال کی ادائیگی ہے۔

لفظ غلام کے معنوں میں یا ایک غلام کے کردار میں یہ صفت بھی موجود ہے کہ اسے اپنے مالک کے حکم کو ہر حال میں ماننا ہے نیز وہ فروخت بھی ہوتا ہے اور خریدا بھی جاتا ہے۔ ہم ان تفصیلی معنوں کے تناظر میں سورۃ الفاتحہ میں جب آیت ”اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ“ پڑھتے ہیں تو اس میں یہ دونوں معنے موجود پاتے ہیں یعنی

- عبودیّت۔ کے پہلو سے ہم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کا اقرار کرتے ہیں اور اس کے لئے صرف اسی سے مدد مانگتے ہیں۔
- عبدیّت۔ کے پہلو سے یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم اس ہی کے غلام ہیں اور اپنی اس حیثیت کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کے لئے بھی اسی سے

مدد مانگتے ہیں۔ یہاں ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی کا جوُا اپنی گردنوں پر ڈال کرخود کو اللہ تعالیٰ کی سپردگی میں دے دیتے ہیں۔

اس حقیقت کے عرفان کے بعد اگلا منظر یہ ہے کہ قرآن کریم ہمیں واضح رنگ میں بتاتا ہے کہ یہ الٰہی قانون ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی عبدیّت میں اس کے بھیجے ہوئے رسولوں یا مقرر کردہ مقدّس راہنماؤں کی اتباع ہی سے داخل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:

”وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝“ (سورۃ الصّٰفّٰت 37: 72-73)

کہ یقیناً ان سے قبل پہلی قوموں میں سے بھی اکثر گمراہ ہو چکے تھے۔ جب کہ یقیناً ہم ان میں ڈرانے والے بھیج چکے تھے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ گمراہوں کی ہدایت کے لئے آگاہ کرنے والے بندے بھیجے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ جنّتیوں کے اس اقرار کا بھی ذکر بیان فرماتا ہے:

”وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا ۚ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ“ (سورۃ الاعراف 7:44)

اور وہ کہیں گے کہ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں یہاں پہنچنے کی راہ دکھائی جب کہ ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے تھے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ یقیناً ہمارے پاس ہمارے ربّ کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے۔

ان آیات کریمہ میں اس الٰہی قانون کا ذکر لکھا گیا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبیوں یا اس کی طرف سے مقررہ مقدّس راہنماؤں کی اتّباع کے بغیر سیدھے راستہ پر نہیں چل سکتا۔ چنانچہ ”اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ“ سے اگلی آیت میں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہ اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ یعنی تیرے سوا ہمیں اور کوئی صراط مستقیم پر نہیں ڈال سکتا۔ لیکن قرآن کریم یہ بھی ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو صراط مستقیم یعنی سیدھے اور سچّے راستہ پر اپنے مقررہ بندوں کے ذریعہ ہی چلاتا ہے۔ وہ یہ دعا کرنے والے ہر فردِ واحد کے پاس خود آ آ کر اپنی وحی یا الہام کے ذریعہ راہنمائی نہیں کرتا۔

ایک مشہور پنجابی صوفی شاعر میاں محمد بخشؒ نے بھی اپنے ایک شعر میں اس حقیقت کو پیش کیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم عصر تھے۔ وہ اپنی اس صوفیانہ شاعری کی دنیا ہی میں غلطاں رہے اور باوجود ہدایت کے اس فلسفہ کو جاننے کے اپنے قریب اور آس پاس موجود الٰہی مرشد کو نہ پہچان سکے اور اس الٰہی ہدایت سے محروم رہے اور بالآخر راستہ ہی میں رُل کر اس دنیا سے چلے گئے۔ انہوں نے چونکہ بات سچ کی ہے اس لئے قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

راہ دے راہ دے ہر کوئی آکھے، میں وی آکھاں راہ دے
بِن مرشد دے راہ نئیں لبھنا، رُل مرسیں وِچ راہ دے

یعنی ہر کوئی سیدھے راستہ کی بابت پوچھتا ہے اور میں خود بھی اس بارہ میں پوچھتا ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ بغیر سچّے راہنما کے یہ راستہ نہیں مل سکتا اور اگر اس سے راستہ نہیں پوچھتے تو لازمًا راستہ ہی میں مر کھپ جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو انتہائی خوبصورت اور بلیغ الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے کہ۔

اس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سود ہے
اک تری قیدِ محبت ہے جو کر دے رستگار

یعنی اس دنیا میں کوئی شخص آزادی کی خواہش رکھتا ہے تو اس کی یہ خواہش بے فائدہ ہے جو پوری نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ کسی نہ کسی قید میں ضرور مقیّد ہوتا ہے اور وہ کسی نہ کسی جذبہ یا کشش کا اسیر رہتا ہے۔ لیکن صرف ایک قید، جو کہ محبتِ الٰہی کی قید ہے، وہی ہے جو انسان کو دوسری ہر قید سے آزاد کر دیتی ہے۔ اس قیدِ محبّتِ الٰہی کا حصول صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے مرسَل کی غلامی کے ذریعہ ممکن ہوتا ہے۔ اس سے باہر رہ کر ممکن نہیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے طریق یہی ہے کہ وہ انسانوں کو اپنے مرسلوں اور منذروں اور مبشّروں کے ذریعہ ہی ہدایت دیتا ہے اور انسان ان کے ذریعہ ہی ہدایت پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی قانون کے مطابق اس زمانہ میں امّتِ محمدیہ میں رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور پھر پیشگوئیوں کے مطابق

آپؑ کے ذریعہ خلافتِ راشدہ کا قیام فرمایا۔ آپؑ نے یہ خبر دی کہ آپؑ کے بعد یہ خلافت تا قیامت قائم رہے گی۔ لہٰذا اب حقیقی، سچّا اور الٰہی مرشد وقت کا خلیفہ راشد ہے جو صراطِ مستقیم کے لئے حقیقی راہنما ہے۔ اس خلافت کے ساتھ عبدیّت کا پہلو یہ ہے کہ جماعتِ مومنین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے بعد خلافت کے ہاتھ پر بیعت کرتی ہے۔ بیعت کے لغوی معنے فروخت ہونا ہے۔ یہی وہ صفت ہے جو ''اِیَّاکَ نَعْبُدُ'' میں ایک عبد یعنی ایک غلام کی ہے کہ وہ ایک طرف بکتا بھی ہے اور دوسری طرف خریدا بھی جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بِک جانے والے خود کو ہر خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیچتے ہیں اور وہ خلیفۃ المسیح انہیں اپنی بیعت کے ساتھ خرید لیتا ہے۔ اس بکنے والے کے لئے خلیفۂ وقت کی اطاعت کا معیار، طریق اور فلسفہ اسی عبادت کے معنوں میں ہے جو وہ نبی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل شدہ الٰہی تقدیر یہی ہے کہ اب قیامت تک خلافت ہے جو اس عملی طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے راہنمائی، ہدایت اور سیدھے راستہ پر قائم رکھنے کا دائمی اور مقررہ ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ کی طرف سورۃ الفاتحہ ہمیں آیتِ کریمہ ''اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ'' میں لفظِ عَبْد کے ذریعہ راہنمائی کرتی ہے۔

لفظِ ''نَعْبُدُ'' میں بیعت کا واضح معنیٰ، مفہوم اور اس کی غرض و غایت بیان شدہ ہے۔ الغرض جب ہم صرف اپنی نمازوں اور سنّتوں میں بار بار ''اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ'' پڑھتے ہیں تو ہم یہ اقرار کر رہے ہوتے ہیں کہ اے اللہ ہم تیرے ہی غلام ہیں یعنی ''اَلْخِلَافَةِ فِي الْعِبَادِ'' اس طرح ہے کہ سورۃ النّور آیت 56 میں مذکورہ خلافت ان عباد میں جاری ہے جو اس خلافت کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بیعت میں داخل ہیں اور وہی ہیں جو سورۃ الفاتحہ کی برکات سے فیضیاب ہیں۔ وہی صراط مستقیم پر ہیں اور بارگاہِ الٰہی سے انعام یافتہ ہیں۔

پس سورۃ الفاتحہ میں جماعتِ مومنین کو خلافت راشدہ سے وابستہ کرنے کا ایک بنیادی ذریعہ آیت ''اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ'' ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس کی طرف اپنی اس تحریر میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ سورۃ الفاتحہ میں ضرورتِ نبوّت اور مومن بندوں میں سلسلہ خلافت کے قیام پر استدلال موجود ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اللہ تعالیٰ ہر نماز میں کی ہوئی ہر دعا قبول فرمائے اور ہمیں خلافت کے ذریعہ اَلْعِبَادِ میں شامل فرمائے۔ (آمین اللھم آمین)

خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے

''خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحبؓ اپنی خلافت کے زمانے میں چھ سال متواتر اس مسئلے پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے، نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔'' (انوار العلوم۔ جلد2، کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے، صفحہ11)

خلافت اور امنِ عالم

مکرم عطاء القیوم عارفؔ صاحب، سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ ہالینڈ

دنیا میں امن کے قیام کے لیے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی، کی گئی کوششوں میں ایک بہت بڑا حصہ آپ کے مختلف ممالک کے دورہ جات ہیں۔ ان دوروں میں حضورِانور نے سر براہانِ مملکت، حکومتی وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، کونسلرز، میئرز، پروفیسرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین کے ساتھ ملاقاتوں کے ذریعہ اسلامی تعلیم کے مطابق امن کا پیغام پہنچایا۔

قیامِ خلافت کا وعدہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ (سورۃ الانبیا21:108)

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت کے طور پر۔

نیز فرمایا:

یَّھْدِیْ بِہِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَہٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَیُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِہٖ وَیَھْدِیْھِمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ (سورۃ المائدہ 5:17)

اللہ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اِذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

ایک اَور مقام پر فرمایا:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (سورۃ النور 24:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لیے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

مذاہب کا مقصد قیام امن وسلامتی

یہ بہت بنیادی بات ہے کہ مذاہب کا اصل مقصد امن کا قیام ہی ہے، چاہے وہ انفرادی امن ہو، معاشی امن ہو، یا امن کی کوئی بھی صورت ہو۔ اور انبیائے کرام وہ امن کے شہزادے ہیں جنہوں نے خدائی احکام اور اِذن سے دنیا میں امن کے قیام کے لیے انتھک اور نہایت پُر اثر عملی کوششیں کی ہیں۔غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں دیرپا، حقیقی اور موثر ترین امن کے قیام کی کوششیں صرف انبیائے کرام اور اُن کے نقش قدم پر چلنے والے خلفاء کے ہی حصہ میں آئی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ امن بھی ایک ایسی چیز ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے، اور اِسی پہلو کی طرف خداتعالیٰ کی صفت السلام میں اشارہ ملتا ہے۔ لوگوں، قوموں، اور دوسری دنیاوی طاقتوں میں یہ قابلیت اور طاقت نہیں کہ وہ حقیقی اور دیرپا امن قائم کرسکیں۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی تاریخ کشت وخون، ناانصافی اور ہر طرح کے ظلم سے بھری پڑی ہے۔

امن کی ضد فساد ہے جس کو خداتعالیٰ نے متعدد بار قرآن کریم میں ایک نہایت ناپسندیدہ عمل قرار دیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ فساد قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔فساد کو انگریزی میں Disorder بھی کہتے ہیں اور جب خاکسار نے اِس لفظ پر غور کیا تو ایک سائنسی قانون کی طرف خاکسار کی توجہ ہوئی جس کو اینٹراپی (Antropy) کہتے ہیں۔ سادہ الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اینٹراپی بے ترتیبی کی پیمائش کا نام ہےاور یہ بے ترتیبی قدرتی طور پر کائنات میں ہر وقت جاری رہتی ہے اور اگر کوئی بیرونی ہاتھ یا طاقت اس کو نہ روکے تو اِس بے ترتیبی یا فساد کو ختم اور کم کرنا ممکن نہیں۔ اِس سائنسی قانون سے بھی ہم کو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جیسا کہ ذرات اور دیگر قدرتی طاقتوں میں خود بخود (یا پھر جس کو انگریزی میں بائے ڈیفالٹ کہتے ہیں) بے ترتیبی بڑھتی رہتی ہے اور اُس کو ایک بیرونی طاقت ہی ترتیب کی طرف لاتی ہے تو اُسی طرح انسانوں کی بے ترتیبی اور ڈِس آرڈر بھی ایک بیرونی طاقت، جس کو خداتعالیٰ کی رحمت کہتے ہیں، اُس کی محتاج ہے۔

خداتعالیٰ اپنی رحمت کے ہاتھ سے دنیا کو مختلف ادوار میں اور مختلف حالات میں تباہی کے گڑھوں سے باہر کھینچتا رہا ہےاوراس رحمت کا ظہور انبیاء کے بابرکت وجودوں میں جلوہ گر ہوا، جنہوں نے لوگوں کو نہ صرف قال سے بلکہ حال سے اُس آگ اور تباہی سے بچایا جو اُن کا مقدر بن چکی تھی۔اسی کیفیت اور حالت کا ایک نقشہ حضورِ اکرم ﷺ کی ایک حدیث میں کچھ اس طرح سے بیان ہوا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے آگ جلائی اور پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور یہ شخص انہیں اس سے ہٹا رہا ہے۔ (اسی طرح) میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے نکلے جاتے ہو۔ (صحیح بخاری)

قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے جسمانی اور ذہنی ارتقا کے ساتھ ساتھ روحانی ارتقا بھی ہوئی ہے اور اسلام سے پہلے کے تمام مذاہب اسلام کی ہی ادنیٰ شکل تھے مگر وہ اُس وقت اور حالات کے لحاظ سے مکمل تھے۔اور لفظ اسلام پر غور کرنے سے، جس کا مطلب امن بھی ہے، اور اس کے ارتقا کے نظریہ کو سامنے رکھنے سے ہم کو یہ نکتہ بھی سمجھ آتا ہے کہ چونکہ ارتقا ایک سمت اور مقصد کی طرف آہستہ آہستہ بڑھنے کا نام ہے اور اس حوالے سے امن کا ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ ترین درجہ کی طرف بڑھنا خداتعالیٰ کے حکم سے اور اُس کے اذن سے ہوا۔

تاریخ کے اوراق میں جھانکنے سے معلوم ہوگا کہ تمام انبیاء اور اُن کے خلفاء نے امن کے قیام کے لیے بے مثال کوششیں کیں اور انسانیت کی بقا ہمیشہ اُس پانی سے منسلک رہی ہے جو انسانوں کے فائدہ کے لیے آسمان سے اپنے وقت پر اور مناسب جگہ پر نازل ہوتا رہا ہے۔اگر خداتعالیٰ ان امن کے شہزادوں کو مبعوث نہ کرتا تو یہ دنیا کب سے تباہ وبرباد ہوچکی ہوتی۔ آج کل کے ترقی یافتہ انسان یہ مت سمجھیں کہ انسان نے اپنی بقا کے لیے وہ مقام حاصل کرلیا ہے کہ وہ خود اپنی کوشش اور عمل سے امن کا قیام کرسکتا ہے۔ یہ زعم رکھنے والے یہ یاد رکھیں کہ دوسری عالمی جنگ، جس میں لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن گئے، کو ہوئے بہت عرصہ نہیں گزرا۔آجکل کی دنیا میں کون سا خطہ ہے جس میں یہ جدید سوچ اور طاقت اور قابلیت رکھنے والے انسان امن قائم کرسکے ہیں۔ اور اب ہم تیسری اور بڑی بھیانک عالمی تباہی کے خطرے سے دوچار ہیں۔

آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین

آنحضرت ﷺ کی بعثت تمام عالم کے لیے تھی اِس لیے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اور آپ کے خلفاء کی عالمی امن کے لیے قربانیاں اور کاوشیں اور تعلیمات بھی بے مثال ہیں۔آپ ﷺ جو کہ رحمۃ للعالمین کے طور پر مبعوث ہوئے،حقیقت میں تمام عالمین کے لیے رحمت بن گئے۔ عربی کا لفظ عالَم جو یہاں استعمال ہوا یہ بہت وسیع معنے رکھتا ہے، آپ کو تمام جہانوں اور عالموں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ اس کے اور بہت سے مطالب ہونے کے ساتھ، ایک یہ مطلب بھی بنتا ہے کہ انسان، جو کہ قرآن کریم کی رُو سے خود ایک عالم کا درجہ رکھتا ہے، اُس حوالہ سے بھی آپ ﷺ تمام انسانوں کے لیے رحمت کے طور پر مبعوث کیے گئے۔یہی وہ رحمت ہے جو خداتعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی اور جس سے نہ صرف دنیا میں امن کا قیام ہوا، بلکہ یہ امن ہر دل تک پہنچا، اور وہ دنیا، جو اپنی تباہی کے کنارے پر تھی، پھر سے خداتعالیٰ نے اُس کو امن کے راستہ پر ڈال دیا اور امن کا یہ فیض ہر دل تک پہنچا، خواہ کسی نے آپ ﷺ کو قبول کیا یا نہیں۔ آپ ﷺ کا وجود انسانیت کی بقا اور امن کی ضمانت ہے۔

خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کی روشنی میں اسلامی تاریخ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اور اس فیض سے وہ لوگ بھی مستفیض ہوئے ہیں جن کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ امن کے قیام اور فروغ کے لیے آنحضرت ﷺ، اُن کے خلفاء اور صحابہ کرامؓ کے حیران کن اور نہایت پیارے اُسوہ کا بغور مطالعہ کرسکیں۔ پھر آپ ﷺ نے آخری زمانہ میں اپنی اتباع میں آنے والے ایک امن کے شہزادے، یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام، کا بھی ذکر کیا جس کے بنیادی کاموں میں سے ایک بڑا کام دنیا میں امن و سلامتی کا قیام تھا۔ اور آنحضرت ﷺ کے اِس روحانی فرزند نے اِس کام کا حقیقی معنوں میں حق ادا کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے مختلف ارشادات میں قیامت تک آنے والے مختلف حالات کا نقشہ مختصراً مگر جامع انداز میں ہم سب کے سامنے رکھا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

> تم میں جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا نبوت قائم رہے گی، پھر جب وہ چاہے گا اُس کو اُٹھالے گا اور پھر جب تک اللہ چاہے گا خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم رہے گی۔ پھر وہ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھالے گا۔ پھر ایذا رساں بادشاہت جب تک اللہ چاہے گا قائم ہوگی۔ پھر جب وہ چاہے گا اُس کو اُٹھالے گا۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی، جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گی۔ پھر جب وہ چاہے گا اُس کو اُٹھا لے گا۔ اُس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی، پھر آپ خاموش ہوگئے۔ (مسند احمد)

اس ارشاد سے جہاں ہمیں خلافت کے قیام اور اُس کی اہمیت کے سلسلہ میں راہنمائی ملتی ہے، وہاں ایک اور دقیق نقطہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے گویا قیامت تک آنے والے تمام حالات کو مختصر طور پر بیان کردیا ہے اور کمال بات یہ ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے تمام حالات کو نبوت اور خلافت کے پیرایہ میں بیان کرکے یہ بھی ثابت کردیا ہے کہ انسانیت کی بقا اور امن کا قیام صرف اور صرف نبوت اور خلافت سے وابستہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ بے شک خلافت سے وابستہ امن اور آشتی مومنین کے حصہ میں سب سے زیادہ آئے گی مگر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا کی بقا اور امن کا قیام صرف خلافت سے ہی وابستہ ہوگا۔ اور اگر ہم دنیا کے اب تک کے حالات پر غور کریں تو یہ بات یقین میں بدل جاتی ہے۔

خلافت احمدیہ کا نظام امن، انصاف اور روحانیت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس نظام کی اساس روحانی قیادت اور الٰہی راہنمائی ہے، جو نہ صرف اس کے ماننے والوں کو دینی، دنیاوی، اخلاقی اور روحانی بلندیوں پر پہنچاتی ہے بلکہ انفرادی اور عالمی سطح پر ہر ایک اِس الٰہی نظام سے کسی نہ کسی طرح فیض پارہا ہے۔ خاکسار اب کچھ ایسے نکات پیش کرے گا جس سے معلوم ہوگا کہ نظامِ خلافت، عالمی امن کے لیے نہایت اہم ہے اور ان نکات کی بنیاد جدید تحقیقات ہیں۔

اجتماعی شناخت

اجتماعی شناخت کو مضبوط کرنے کا ایک موثر ذریعہ ایک مضبوط اور مستحکم روحانی راہنمائی ہے اور صرف خلافت ہی اپنے پیروکاروں کو مشترکہ اہداف اور مقاصد کے لیے متحد کرسکتی ہے۔ اور یہ اجتماعی شناخت قومی، قبائلی اور دیگر شخصی کمزوریوں کو جو اختلافات اور مسائل پیدا کرتی ہیں، دُور کرتی ہے۔

سماجی نفسیات

پھر سماجی نفسیات کے اصولوں کے مطابق تنازعات کے حل میں کسی معاملہ کی جڑ تک پہنچ کر، نفسیاتی اور سماجی بنیادوں پر اس کا حل نکالنا ایک مضبوط روحانی نظام کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ تنازعات کو دنیاوی اصولوں کے ساتھ کچھ دیر کے لیے دبایا تو جاسکتا ہے مگر اُن کا دیرپا حل پیش نہیں کیا جاسکتا، جس کے باعث برائیاں یا اختلافات دب تو جاتے ہیں مگر حل نہیں ہوتے۔ خلافت ہی وہ نظام ہے جو اپنے ماننے والوں کو خصوصاً اور تمام دنیا کو عموماً صبر، تحمل، اور انصاف کے اصولوں پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تنازعات کا سبب بننے والی تحریکات کو جڑ سے ختم کرنے کا حل صرف خلافت کے پاس ہے۔

سیاسیات کے بنیادی اصول

پولیٹیکل سائنس کے اصولوں کے پیشِ نظر عالمی امن کے قیام میں اخلاقی قیادت اور شرافت کا اہم کردار ہوتا ہے، لوگوں کے لیے اُن کے راہنما رول ماڈلز ہوتے ہیں۔ خلیفۂ وقت اس دور میں اس حوالے سے سب سے بڑے مقام پر فائز ہوتا ہے جس سے اُس کی تحریکات اور نصائح پُر اثر ہوتی ہیں اور دلوں کو بدلنے والی اور امن کی فضا قائم کرنے والی ہوتی ہیں۔

بین الاقوامی تعلقات

بین الاقوامی تعلقات میں مختلف ثقافتوں اور قوموں کے درمیان افہام وتفہیم قائم کرنے کے لیے خلافت ایک پُل کا کردار ادا کرتی ہے اور عالمی طور پر امن اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔

معاشی انصاف

معاشیات کے اصولوں کے مطابق وسائل کی منصفانہ تقسیم اور اقتصادی انصاف عالمی امن کی بنیاد ہے۔ خلافت احمدیہ اپنے ماننے والوں کو زکوۃ، چندہ جات، صدقات، اور فلاحی کاموں کے ذریعہ معاشرتی انصاف کو فروغ دینے کی ہدایت دیتی ہے۔ یہ اقدامات اقتصادی عدم مساوات کو کم کرنے اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

تعلیمی نفسیات

تعلیمی نفسیات کے اصولوں کے مطابق لوگوں کو تعلیم و تربیت کی فراہمی معاشرتی شعور اور امن کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے اور لوگ جہالت کے اندھیروں سے نکل کر نور حاصل کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خلافت مختلف مذاہب میں ہم آہنگی قائم رکھنے کے لیے بین المذاہب مکالمہ جات اور دیگر پروگرام کو فروغ دیتی ہے۔ جس کے ذریعہ مختلف مذاہب کے افراد کے درمیان مفاہمت اور ہم آہنگی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

عائلی نظام

اسی طرح عائلی نظام کی مضبوطی، ماحول کی حفاظت، انسانی حقوق، تعمیری تنقید، عالمی مسائل کے لیے اجتماعی کوششیں وغیرہ جیسے تمام معاملات میں خلافت ہی ہے جو ایک مستحکم اور دیرپا حل پیش کرتی ہے جس کے باعث عالمی امن ممکن ہوسکتا ہے۔

عالمی راہنمائی

اس کے ساتھ ساتھ ایک عالمی راہنمائی کے بغیر دنیا میں امن کا قیام ممکن نہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ یہ عالمی راہنمائی، طاقت اور وسائل اور اثرورسوخ کے ذریعہ قائم نہیں کی جاسکتی بلکہ حقیقی عالمی راہنمائی صرف وہی ہے جو دلوں پر راج کرتی ہو۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وقتاً فوقتاً مختلف دنیاوی طاقتوں اور تنظیموں نے اپنے آپ کو دنیا کے راہنما کے طور پر پیش کیا ہے مگر وہ سب بری طرح ناکام ہوئی ہیں۔ چاہے وہ امریکہ ہو یا روس، یونائیٹڈ نیشن ہو یا لیگ آف نیشنز۔ دنیا کی حقیقی راہنمائی اور اِس کے ذریعہ امن کا قیام صرف خلافت احمدیہ کے ساتھ منسلک ہے۔ یہی وہ حق ہے جس کے سامنے دنیا کے تمام باطل خیالات نہیں ٹھہر سکتے۔ یہی وہ حق اور تائید الٰہی کا رُعب ہے جس کے سامنے دنیا کا بڑے سے بڑا لیڈر بھی احترام اور ادب کے ساتھ ہی کھڑا ہوسکتا ہے۔ اور امن کے ضامن اس نظام کے دَر سے آئی ہوئی تمام ہدایات اور راہنمائی تمام دنیاوی لیڈروں کو بھی اس کی گہرائی اور سچائی سے متاثر کرتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خلافت احمدیہ ایک عالمی روحانی نظام ہے، مگر یہ بات بھی بالکل درست ہے کہ دنیا کے تمام مسائل، خواہ وہ دینی ہوں یا دنیاوی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا سماجی، ان تمام مسائل کا حل خلافت احمدیہ کے پاس موجود ہے۔ دنیا کی تاریخ اور اُس کے موجودہ حالات ہمیں پکار پکار کر یہی کہہ رہے ہیں کہ ہرطرح کے امن کی ضمانت صرف خلافتِ احمدیہ ہی دے سکتی ہے۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ احمدیہ کو ہر دور میں عالمی امن کے قیام کے لیے نہایت پُر اثر اور قابل ستائش کاوشوں کی توفیق عطا ہوتی رہی ہے۔ خاکسار یہاں صرف خلافتِ خامسہ میں اس سلسلہ میں ہونے والی کوششوں کا ایک نہایت مختصر جائزہ پیش کرتا ہے۔ خلافتِ خامسہ کے آغاز سے ہی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی اور راہنمائی میں امن عالم کے لیے ہمہ جہت کوششیں اور کاوشیں جاری ہیں اور اِس میں اِس قدر وسعت آچکی ہے کہ اِس کا احاطہ بھی ممکن نہیں۔

حضورِانور نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے ساتھ ہی مختلف مواقع پر اور مختلف پلیٹ فارمز پر اپنے خطبات کے ذریعہ دنیا کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے افرادِ جماعت کو خصوصاً اور تمام عالم کو عموماً مخاطب کرتے ہوئے امن قائم کرنے کے لیے کوششوں کی تلقین فرمائی۔ نیز بارہا ان مسائل کے حل کے لیے دعاؤں کی تحریک کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم وہ قوم ہیں جو دعا کی تاثیر پر یقین رکھتے ہیں، ہمیں یقین ہے کہ خلیفہ وقت کی شب وروز کی دعائیں ہی ہیں جنہوں نے دنیا کو اب تک بڑی تباہی سے بچا رکھا ہے، ورنہ اقوام عالم اور تمام طاقتیں پورے زور سے تمام دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گھسیٹ رہی ہیں۔ یہ غیرممکن کو ممکن میں بدلنے والی دعائیں خلیفہ وقت کی ہی ہیں ورنہ کسی بھی اعتبار سے یہ عالمی تباہیاں رکنے والی نہیں۔

سربراہانِ عالم کے نام خطوط

قیامِ امنِ عالم کی خاطر دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں اور سربراہوں کو بذریعہ خطوط مخاطب کرنا خلافت خامسہ کے کارہائے نمایاں کا ایک درخشندہ اور تاریخی باب ہے۔حضورِانور کے یہ خطوط ہمیں حضورِ اکرم ﷺ کے جرأت مندانہ اور حکیمانہ طرزِ تبلیغ اور امن کی کوششوں کی یاد دلاتے ہیں، اور اسی طرح آپ ﷺ کے روحانی فرزند کی امنِ عالم کے لیے کی گئی کوششوں کا تسلسل ہیں جن کا مقصد خدا تعالیٰ کی توحید کا قیام اور اُس کے بندوں میں پیار اور وحدت قائم کرنا ہے۔ یہ خطوط پوپ بینیڈکٹ (Pope Benedict XVI) ، اسرائیل کے وزیرِ اعظم، صدر اسلامی جمہوریہ ایران، صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ، وزیرِ اعظم کینیڈا، خادمین حرمین شریفین سعودی عرب، عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم، وزیرِ اعظم برطانیہ، چانسلر جرمنی وغیرہ کو لکھے گئے، اور ایک بار نہیں بلکہ مختلف وقتوں میں یہ خطوط لکھے جاتے رہے۔ یہ خطوط خلافتِ احمدیہ کی سچائی کی بھی ایک بہت بڑی دلیل ہیں، جن سے ہمیں یہ بھی پتا لگتا ہے کہ خلافتِ احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہے اور تمام دنیاوی طاقتیں، باوجود یکہ بہت طاقت اور اثر رکھتی ہیں، آپ کے پیغام، کوششوں، اور کردار کو عزت اور تکریم کی نظر سے دیکھتے ہیں اور باوجود اپنے تکبر اور نخوت کے خلافتِ احمدیہ کے متعلق خدائی وعدہ نصرت بالرعب کے تصرف کے نیچے ہی رہتی ہیں۔

بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد

گو کہ جماعت احمدیہ نے ہر دَور میں بین المذاہب کانفرنسز کا اہتمام کیا ہے لیکن دنیا کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر خلافتِ خامسہ میں امن کانفرنسز منعقد کرنے کا آغاز ہوا ہے۔ یہاں پر ان کانفرنسز کا ذکر تفصیل سے تو کیا مختصراً بھی ناممکن ہے۔ یہ کانفرنسز مختلف ممالک میں منعقد ہوچکی ہیں جن میں ہزاروں سربراہان، حکومتی نمائندے، وکلاء اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہو چکے ہیں اور ان شاملین کو نہ صرف اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنے کو ملی بلکہ حضورِ انور کی قیامِ امن کے لیے قیمتی اور قابلِ عمل نصائح سننے کا بھی موقع ملا۔ اور میڈیا کے ذریعہ سے پیغامات کروڑوں لوگوں تک پہنچتے رہے ہیں۔

مختلف ممالک کے دورہ جات

دنیا میں امن کے قیام کے لیے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کی گئی کوششوں میں ایک بہت بڑا حصہ آپ کے مختلف ممالک کے دورہ جات ہیں۔ ان دوروں میں حضورِ انور نے سربراہانِ مملکت، حکومتی وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، کونسلرز، میئرز، پروفیسرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین کے ساتھ ملاقاتوں کے ذریعہ اسلامی تعلیم کے مطابق امن کا پیغام پہنچایا۔ دنیا کی موجودہ صورت حال، عالمی معیشت، ماحولیاتی آلودگی، دہشتگردی کے سدباب، پناہ گزینوں سے متعلق مشکلات، عالمی اختلافات، آفات، سماجی اور ثقافتی مسائل اور عالمی امن کے قیام جیسے موضوع زیرِ بحث رہے۔ آپ نے دنیا کی طاقتوں کے سرچشمے سمجھے جانے والی شخصیات، اداروں، اور جگہوں پر بڑے پُرزور، پُرتاثیر اور پُرحکمت انداز سے اُن کی راہنمائی فرمائی۔ وہ برطانوی ہاؤسز آف پارلیمنٹ ہو، یا یورپین پارلیمنٹ، یا پھر وہ دنیا کے سب سے طاقتور سمجھے جانے والے ملک امریکہ کا کیپیٹل ہل ہو جہاں بظاہر قوموں کی قسمتوں کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ غرض یہ خدا تعالیٰ کا شیر ہر میدان میں کامیاب اور کامران رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچم اونچا کرنے، انسانی حقوق کی آواز بلند کرنے اور عالمی انصاف اور مساوات کا پرچار کرنے کے لیے اس دور میں آپ ایک بے مثال وجود ہیں۔

خاکسار یہاں نمونے کے طور پر صرف چند حوالے پیش کر دیتا ہے جو ایسے لوگوں کے ہیں جو دنیاوی لحاظ سے بہت طاقتور اور اثرورسوخ رکھنے والے رہے ہیں، اور ان حوالہ جات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عالمی امن کے لیے کوششوں کا اثر کتنا گہرا اور عظیم ہے۔

2012ء میں ڈیموکریٹک لیڈر نینسی پلوسی Nancy Pelosi نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کہا:

> اپنی قیادت کی وجہ سے آپ دنیا میں ایک عالمی اہمیت کی حامل شخصیت کے طور پر اُبھر کر سامنے آئے ہیں۔ آپ سرحدوں کے پار ایک عظیم طاقت اور ترقی پذیر دنیا کے لیے ایک سرمایہ ہیں۔ آپ حکمت اور خدا ترسی سے پُر راہنما ہیں جنہوں نے عدم تشدد نیز مختلف مذاہب کے

درمیان باہمی احترام کو ایک فاتح کے طور پر قائم کیا ہے۔

(کیپیٹل ہل امریکہ مورخہ 27/جون 2012ء)

برطانیہ کے سابق وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون David Cameron نے حضورِ انور سے متعلق کہا:

حضرت مرزا مسرور احمد امن کے پیغامبر ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ کے فلاحی کام اور باہمی پیار و محبت کی آپ کی فلاسفی برطانیہ میں بھی اور ساری دنیا میں یونہی پھلتی پھولتی رہے گی۔

(مورخہ 29/جنوری 2015ء برطانیہ)

ایک امریکی کانگریس وومن کارَن باس Karen Ruth Bass نے کہا:

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ ایک انقلابی شخصیت ہیں جنہوں نے پوری دنیا میں امن اور رواداری کو بڑھاوا دیا ہے۔

(مورخہ 11/مئی 2013ء ساؤتھ کیلیفورنیا)

کینیڈا کے سابق وزیراعظم سٹیفن ہارپر Stephen J. Harper نے سیدنا حضورِ انور کے متعلق کہا کہ:

آپ مذہبی آزادی اور امن کے ایک بہادر فاتح ہیں اور آپ اسلام کا ایک سچا خیرخواہ چہرہ ہیں۔

خاکسار نے یہ چند حوالہ جات بطور نمونہ پیش کیے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اِس باب میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اور ہر ذی شعور اور وہ روح جس میں خدا تعالیٰ کا کچھ خوف اور اُس کے بندوں کے لیے کچھ محبت قائم ہے وہ خلافتِ احمدیہ اور عالمی امن کو ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم قرار دیتے ہیں۔

بین الاقوامی مختلف النوع مسائل اور ان کا حل

خاکسار نے جب اِس بات پر غور کیا کہ آج کل دنیا میں کون سی ایسی مشکلات ہیں جن کا سامنا ہم سب کو ہے۔ خاکسار کے کم علم اور ناقص رائے میں دنیا کے ہر مسئلے، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، اُس کا حل خلافتِ احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔

چاہے وہ کلائیمیٹ چینج کا مسئلہ ہو، یا گلوبل ہیلتھ کرائسز ہو، جیوپولیٹیکل اختلافات ہوں، یا معاشی عدم مساوات، ٹیکنولوجیکل ڈسرپشنز ہوں یا پانی اور غذا کی کمی اور سیکیورٹی، انسانی حقوق کی پامالی ہو یا تعلیمی اور تربیتی مسائل، اخلاقی گراوٹ ہو یا پھر مذاہب، قوموں اور ثقافتوں کی ایک دوسرے پر چڑھائی۔ اگر ہم غور کریں تو ان تمام مسائل کا حل دو بنیادی اور بہت اہم باتوں میں موجود ہے۔ اور وہ ہے وحدت اور دوسرا یہ کہ کسی بالا ہستی کے وجود کو اپنا آقا اور مطاع بنایا جائے۔ اب ان مسائل کو دوبارہ دیکھنے سے اور ان دو پہلوؤں پر غور کرنے سے ہم یقیناً اِس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اِن تمام مسائل کا حل خلافتِ احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہونے سے مل سکتا ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اب دنیا ایک ایسے دور میں آچکی ہے کہ مسائل کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اور کوئی بھی ملک ہو یا خطہ زمین وہ کسی طرح بھی اپنی ذات میں محفوظ نہیں اور محدود پالیسیاں، محدود سوچیں، کسی کو دیرپا امن اور مسائل کے حل تک نہیں پہنچا سکتیں۔ حضورِ اکرم ﷺ کو عالمی نبوت عطا کی گئی، اور آپ ﷺ ایک عالمی رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی اتباع میں آنے والے آپ ﷺ کے غلامِ صادق کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے خلافتِ احمدیہ بھی ایک عالمی خلافت ہے۔ دنیا کو خلافت کی ضرورت ہے، اور اِس کے بغیر دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہوسکتا۔ دنیا کو ایک کرنے کی قوت، قوموں، اداروں، اور دوسری طاقتوں میں نہیں، بلکہ خلافتِ احمدیہ ہی وہ طاقت ہے جس سے دنیا ایک ہوسکتی ہے۔ اور دوسرا یہ کہ جب تک دنیا اپنے خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتی اور اِس کے قائم کردہ نظامِ خلافت کے سامنے اپنی گردنوں کو نہیں جھکائے گی، تب تک دنیا کے مسائل، خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، وہ حل نہیں ہوسکتے۔ خلافتِ احمدیہ انسانیت کی بقا کا وہ پانی ہے جو عین اپنے وقت پر اور عین ضرورت کے مطابق اترا ہے، اور یہ عالمی نظام دنیا کی بقا کا ذریعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

میں وہ پانی ہوں جو آیا، آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نورِ خدا، جس سے ہوا دن آشکار

(بقیہ صفحہ 34)

خلافتِ احمدیہ کا ایک عظیم الشان اور منفرد تحفہ ایم ٹی اے

تقدیرِ الٰہی کا زندہ و تابندہ نشان

مکرم پروفیسر عبد السمیع خاں صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا

1492ء کا سال دنیا کی تاریخ میں ایک عجیب سال ہے۔ اس سال کولمبس نے امریکہ دریافت کیا اور موجودہ سائنسی ترقیات کی بنیاد ڈالنے والی نئی دنیا عالم وجود میں آئی۔ دوسری طرف اسی سال سپین میں مسلمانوں کی صف لپیٹ دی گئی۔ عیسائیت کا سورج مغربی دنیا میں نصف النہار تک پہنچ گیا مگر اسلام کا سورج کم از کم مغرب میں صدیوں کے لئے اندھیروں میں ڈوب گیا۔ لیکن علام الغیوب خدا نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر دی تھی کہ:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

(صحیح بخاری۔کتاب التفسیر، سورۃالانعام، باب لا ینفع نفسا ایمانها، حدیث نمبر 4635)

یعنی آخری زمانہ میں مغرب سے آفتاب صداقت طلوع کرے گا۔ اور جب وہ وقت قریب آیا تو حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے یہ بشارت دی گئی۔

”یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔ ... سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔“

(مجموعہ اشتہارات۔جلد1،صفحہ360،اشتہار 7 دسمبر 1892،ایڈیشن 2019ء)

پھر فرمایا:

”اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات۔جلد1،صفحہ361،اشتہار 7 دسمبر 1892،ایڈیشن 2019ء)

پھر فرمایا:

”نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔“ (مجموعہ اشتہارات۔جلد2،صفحہ183،ایڈیشن 2019ء)

چنانچہ سقوط غرناطہ کے ٹھیک 500 سال بعد 1992 میں مغرب سے احمدیہ ٹیلی ویژن نے نشریات کا آغاز کیا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ دینے کے ایک بابرکت دور کا آغاز ہوا۔ ان نشریات کا اولاً مغرب سے آغاز ہونا اور پھر دوطرفہ رابطوں کی خبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی پیشگوئی میں ملتی ہے جس میں بتایا گیا تھا کہ:

”امام قائم کے زمانہ میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھ لے گا اور مغرب میں رہنے والا مشرق میں رہنے والے مومن بھائی کو دیکھ لے گا۔“ (بحار الانوار۔جلد52،صفحہ391)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان، یورپ، افریقہ، امریکہ کینیڈا آسٹریلیا اور مشرق بعید کا دورہ فرما چکے ہیں۔ حضور مشرق میں ہوں یا مغرب میں ہر جگہ سے حضور کے خطبات براہ راست نشر ہو رہے ہیں۔ مشرق کے احمدی مغرب کے بھائیوں کو اور مغرب کے احمدی مشرقی بھائیوں کو دیکھ کر سجدات شکر بجالا رہے ہیں۔

پس ایم ٹی اے صدیوں کے انتظار کے بعد احمدیت کو ملنے والا وہ آسمانی نشان ہے جس نے احمدیت کے مشرق و مغرب کو اکٹھا کر دیا ہے۔ جس نے احمدیت کو مکانی اور زمانی سرحدوں سے آزاد کر دیا ہے جس نے احمدیت پر لگائی جانے والی پابندیوں کو ریزہ ریزہ کر دیا ہے جس نے کروڑوں لوگوں کو سچائی کا راستہ دکھایا ہے اور وہ مسیحائے زماں کے دامن سے وابستہ ہو گئے ہیں۔

- یہ ایم ٹی اے ہے جو ہر جمعہ کے دن کروڑوں احمدیوں کو ٹیلی ویژن کے آگے بٹھا دیتا ہے۔ کہیں صبح طلوع ہوتی ہے، کہیں تپتی دوپہر، کہیں ملگجی شام اور کہیں رات کا اندھیرا مگر سب کا سورج خطبہ کے وقت ایم ٹی اے

پر طلوع ہوتا ہے اور اذان کی آواز کے ساتھ کل عالم توحید اور محمد مصطفی ﷺ کی رسالت کی گواہی تازہ کرتا ہے۔

ایم ٹی اے احمدیت کی عالمگیریت کا نشان ہے۔ اس نے ہماری ہر اہم تقریب کو عالمی بنا دیا ہے۔ آج دنیا میں اور کوئی جماعت نہیں جس کے امام کا خطبہ جمعہ دنیا کے سارے خطوں میں سنا جاتا ہو۔ امام جماعت احمدیہ کا خطبہ یورپ سے بھی براہ راست نشر ہوتا ہے۔ افریقہ سے بھی، امریکہ سے بھی، کینیڈا سے بھی، ایشیا سے بھی اور آسٹریلیا سے بھی۔

ہمارا تو ہر جلسہ سالانہ بھی عالمگیر ہوگیا ہے۔ ہر عالمی بیعت بھی مذہب کی تاریخ کا انوکھا اور نرالا واقعہ ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعے چشم فلک نے پہلی بار لاکھوں ہاتھوں کو ایک ساتھ دعا کے لئے اٹھتے دیکھا ہے۔ عالمی درس قرآن، عالمی مجالس عرفان، عالمی نکاح، عالمی جنازے، عالمی سجدہ تشکر کے ساتھ ہمارے تو نعرے بھی عالمگیر ہو چکے ہیں۔ اس نظام نے تو کل عالم کے احمدیوں کو خلافت کے ساتھ باندھ کر جسد واحد بنا دیا ہے۔

ایم ٹی اے نے دنیا کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن کا تحفہ دیا۔ ہومیوپیتھی کلاسوں کے ذریعے گھر گھر شفاء کا نظام جاری کر دیا اور ہومیوپیتھی جیسی عظیم کتاب معرض وجود میں آئی۔ اسی طرح آج کل آنحضرت ﷺ کی سیرت اور بدری صحابہ کے نہایت علمی، تاریخی، تحقیقی اور ایمان افروز واقعات بیان ہو رہے ہیں جو علمی کتاب کی صورت میں ظہور پذیر ہوں گے۔

- یہ ایم ٹی اے جو ہمیں قرآن و حدیث کے معارف سے آشنا کراتا ہے۔ سیرتِ صحابہ رسول ﷺ سے دلوں کو منور کرتا ہے۔ ہمیں پیارے مہدی کی پیاری باتیں سناتا ہے۔ اس کے خلفاء کے پرانے خطبات یاد کراتا ہے، دشمنوں کے اعتراضوں کا جواب دیتا ہے، راہِ ہدیٰ پیش کرتا اور غیروں کو آئینہ دکھاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے اس کے نام کا حصہ بن چکا ہے۔ تاریخ احمدیت کی جھلکیاں پیش کرتا ہے۔ کوکنگ اور پکوان کے پروگرام تخلیق کرتا ہے۔ زبانیں سکھاتا ہے۔ بچوں کی علمی صلاحیتوں کو بڑھاتا ہے
- یہ ایم ٹی اے ہے جس نے قدرتِ ثانیہ کے ایک مظہر کو سفر آخرت پر روانہ ہوتے ہوئے دکھایا اور ایک مظہر کو پگڑی اور الیس اللہ کی مبارک انگوٹھی پہنتے ہوئے آشکارا کیا۔

ایک وہ تھا جسے ہزاروں بلکتی آنکھوں نے آنسوؤں کے ساتھ الوداع کیا اور دوسرا وہ ہے جس نے ہزاروں تھراتے ہوئے سینوں کو ایک جنبش لب سے سکینت بخش دی۔ جس کے ایک حکم پر سینکڑوں انسانوں نے بیٹھ کر اولین کی یاد تازہ کر دی۔

- یہ ایم ٹی اے ہے جس نے 22 اپریل 2003ء سے ایک کلی کو پھول اور ایک ہلال کو بدر بنتے ہوئے لحہ لحہ کا منظر محفوظ کیا ہے۔ جس نے ایک کم گو اور شرم و حیا کے پیکر کی زبان سے حکمت اور معرفت کے چشمے سمیٹے ہیں۔ جس نے جانشین مسیح موعود کو بادشاہوں اور سربراہان مملکت کو پیغام حق سناتے ہوئے دکھایا ہے جس نے اس سیاح شہزادے کو یورپ، افریقہ، امریکہ، کینیڈا اور ایشیا کی سرزمین پر اترتے، محبت اور امن کا تحفہ عطا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس نے دھیمے سروں میں رواں دریا کو تیز آبشار میں ڈھلتے دکھایا ہے۔
- یہ ایم ٹی اے ہے جس نے حضور کو دورۂ افریقہ کے دوران کچی سڑکوں پر دھول اڑاتی گاڑیوں کے قافلہ میں محو سفر دکھایا، جس نے حضور کو افریقہ کے دور دراز علاقوں میں مساجد اور سکولوں کا سنگ بنیاد رکھتے اور افتتاح کرتے دکھایا۔ جس نے محبت کے مارے اور الفت کے مجسموں کو حضور سے مصافحہ کرتے اور بغل گیر ہوتے ہوئے دکھایا۔ جس نے اجلے افریقیوں کو سفید براق لباسوں میں ملبوس اپنے امام کا بے تابانہ استقبال کرتے ہوئے اور ”یا مسرور انی معک“ کی لے کے ساتھ والہانہ ہاتھ بلند کرتے ہوئے دکھایا۔
- یہ ایم ٹی اے ہے کہ جو ایک شفیق باپ کو بچوں اور بچیوں کے مابین جلوہ گر ہوتے ہوئے اور پھر ان میں پین اور سکارف تقسیم کرتے ہوئے دکھاتا ہے۔
- یہ ایم ٹی اے ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو ٹرین کے ذریعہ قادیان آتے ہوئے اور قادیان کی گلیوں اور کوچوں میں گھومتے ہوئے دکھاتا ہے۔

(بقیہ صفحہ 34)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسیہ کے چند ایمان افروز واقعات

دعا کی طاقت کی بشارت اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر دی ہے:

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَیَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ۝

(سورۃ النمل 63:27)

یعنی وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دُور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اَور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یعنی اللہ تمہاری اضطراری دعائیں سن کر تمہیں زمین میں خلافت اور تمکنت عطا کرے گا اور مشکلات دُور کرے گا۔ رسول کریم ﷺ کے ایک عرصہ بعد امتِ محمدیہ یہ سبق بھول گئی تب خدا نے دوبارہ اپنا نمائندہ بھیجا اور دوبارہ وہی نظارے دکھائے۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ کے چند واقعات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں:

* دعوے سے پہلے کی بات ہے کہ حضورؑ شدید بیمار ہو گئے اور موت تک نوبت پہنچ گئی۔ آخری وقت سمجھ کر تین مرتبہ آپ کو سورت یٰسٓ سنائی گئی مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو خود دعا سکھائی سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔ اور اسے قبول فرما کر بغیر کسی دوا کے شفا بخشی۔

(ماخوذ از تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 208)

* بچپن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی آنکھیں بہت خراب ہوگئیں۔ پلکیں گر گئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا۔ حضورؑ نے دعا کی تو الہام ہوا: ”بَرَّقَ طِفۡلِیۡ بَشِیۡر“ یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ اس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی اور آنکھیں بالکل تندرست ہوگئیں۔

(ماخوذ از نزول المسیح۔ روحانی خزائن۔ جلد 18، صفحہ 608)

* طاعون کے دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ بھی سخت بیمار ہو گئے۔ بالکل بیہوش ہو گئے اور نوبت موت تک پہنچ گئی۔ حضورؑ کو خیال آیا کہ اگر لڑکا ان دنوں میں فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس کو طاعون کی موت ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی پاک وحی کی تکذیب کریں گے قریباً رات کے بارہ بجے حضور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے فرماتے ہیں: مَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔ تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ مجھے اس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 87-88)

* خدا نے 23 ؍اگست 1906ء کو الہام کیا کہ آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا۔ پھر حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کو بخار اور پھوڑے نکلے جو طاعون کی علامت ہے لیکن دعا کے بعد چند گھنٹوں میں بچہ ٹھیک ہو گیا اور کھیلنے کودنے لگ گیا۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 340)

کینیڈا کے ننھے حافظ

حافظ تمثیل احمد صاحب

بارہ سالہ عزیزم تمثیل احمد وان شہر کے رہائشی ہیں، گریڈ سات کے طالب علم ہیں۔ ہماری ان سے ملاقات مسجد بیت الحمد مسسی ساگا میں پچھلے ہفتہ درس قرآن کریم کے بعد نماز تراویح میں ہوئی۔عزیزم تمثیل احمد نے حفظ القران سکول میں تقریباً دو سال گزارے۔ اور ایک سال پانچ ماہ میں قرآن کریم مکمل طور پر حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک کرے اور قرآن کے حقائق و معارف خود بھی اور نمازیوں کے سینے میں بھی اتارنے کی توفیق عطا کرے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب تک اس ادارہ سے 70 ننھے حافظ کامیابی سے کینیڈا کی جماعتوں میں دینی خدمات بجالا رہے ہیں۔

عزیزم تمثیل احمد نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گزشتہ برس بھی نماز تراویح کی امامت کی توفیق عطا کی تھی لیکن وہ کچھ حصے ہی پڑھ سکے تھے۔لیکن اس سال وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئے ہیں اور ایک دور ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کینیڈا کے حفظ القرآن سکول کو اپنی کارکردگی اور طویل تجربہ کے اعتبار سے ایک امتیازی حثیت حاصل ہے۔ اس ادارہ میں قرآن کریم کی تعلیم کا آغاز 2011ء کے لگ بھگ ہوا۔اس ادارہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہاں امریکہ کے علاوہ ویسٹرن کینیڈا کے ننھے حافظ کیلگری اور وینکور سے بھی خدمت دین کے لئے تیار ہیں۔

(مکرم محمد اکرم یوسف صاحب)

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ثاقب عمر صاحب اور محترمہ عائشہ رشید صاحبہ آف ونی پیگ کو 28/دسمبر 2024ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔جس کا نام ”ولید احمد ثاقب“ تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔نومولود مکرم عمر فاروق صاحب اور محترمہ ناصرہ عمر صاحبہ آف ونی پیگ کا پوتا اور مکرم شیخ محمود احمد رشید صاحب رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس ایوان طاہر اور محترمہ سعیدہ رشید صاحبہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم ولید سلمہ کو صحت و سلامتی والی لمبی اور کامیاب زندگی عطا فرمائے۔آمین!

ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔ (ملفوظات۔جلد دوم،صفحہ 264،ایڈیشن 1988ء)

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریبات کی چند جھلکیاں

تعلیم القرآن کلاس وان امارت کی خوش کن کارکردگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت وان نے مورخہ 7؍فروری 2015ء بروز جمعہ شام ساڑھے چھ بجے ایک مبارک تقریب کا انتظام کیا۔جس میں مستقل بنیادوں پر جاری تعلیم القرآن کلاس کے بارہ میں ایک جائزہ پیش کرنے اور پہلا دور مکمل کرنے والے بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی صدارت میں ہونے والا یہ پروگرام وان امارت کی چند سال قبل خریدی گئی عمارت میں ہوا۔اس عمارت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”بیت السمیع“ کا نام عطا فرمایا ہے۔

مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر اور امارت کے چند دوسرے عہدیداروں نے مکرم امیر صاحب کینیڈا کو خوش آمد کہا اور ان کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ اس پروگرام میں مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب، انچارج حفظ القرآن سکول کے علاوہ وان امارت کے دونوں مربیان سلسلہ مکرم صادق احمد صاحب اور مکرم مستجاب قاسم صاحب بھی مدعو تھے ۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

اس کے بعد مکرم محب الرحمٰن درد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی نے قرآن کلاس سے متعلق رپورٹ پیش کی ۔ رپورٹ کے مطابق پڑھانے کے لئے 4 خواتین اساتذہ اور 2 رضا کار ہیں۔ جب کہ اس وقت رجسٹرڈ طلباو طالبات کی تعداد 94 ہے۔ ان میں وان کے علاوہ دوسری جماعتوں کے بچے بھی شامل ہیں۔ان بچوں کو مختلف اوقات میں انفرادی طور پر پڑھایا جاتا ہے۔تقریباً 50 خود حاضر ہو کر جب کہ 35 آن لائن پڑھتے ہیں ۔ان آن لائن پڑھنے والوں میں مانٹریال اور امریکہ کے کچھ بچے بھی ہیں۔

ماشاء اللہ اس وقت اس نظام کے تحت 34 یسرنا القرآن اور 60 ناظرہ قران کریم پڑھ رہے ہیں ۔پڑھاتے وقت ترتیل کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

قرآنی تعلیم کے علاوہ بچوں کو مختلف علمی مقابلہ جات کی تیاری بھی کروائی جاتی ہے۔حاضری کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور اس کی بار بار تاکید بھی کی جاتی ہے۔

مکرم امیر صاحب کینیڈا نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے اس بڑے پیمانے اور منظم طور پر ہونے والے اس کام پر اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں تمام حصہ لینے والوں کو بہترین اجر سے نوازے ۔ اس کے علاوہ بچوں کو تاکید کی کہ روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں اور ترجمہ بھی سیکھیں تا کہ قرآن شریف کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے ہوں۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام بچوں اور بچیوں سے باری باری قرآن شریف کا کچھ حصہ سنا۔ اور آخر میں دعا کروائی۔

اس موقع پر بچوں کے ساتھ تصاویر بنائی گئیں اور پھر تمام حاضرین کو عشائیہ پیش کیا گیا۔

تقریبِ آمین میں حصہ لینے والے طلبا و طالبات کے نام

عطا احمد خان ولد بلال احمد خان وان نارتھ، اذلان بھلی ولد سجاول بشیر صاحب میپل، دانیال عامر صائم ولد عامر شہزاد صاحب میپل، ہارون تنویر و عمر تنویر ولد تنویر احمد صاحب ووڈبرج نارتھ۔

آئزہ حماد ولد حماد وسیم صاحب وان نارتھ، تمثیلہ طاہر ولد طاہر محمود صاحب پیس ویلیج، اسما امجد ولد امجد جاوید جویہ صاحب وان نارتھ، عمرانہ گھمن ولد حمید محمود گھمن صاحب پیس ویلج۔

ازکی چغتائی و باسمہ چغتائی ولد خاقان اعظم چغتائی نے مانٹریال سے آن لائن شرکت کی۔

(مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب سیکرٹری اشاعت وان امارت)

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریبات کی چند جھلکیاں

جلسہ یوم مصلح موعود وان امارت

خدا تعالیٰ کے فضل سے وان امارت نے جلسہ مصلح موعود بروز ہفتہ مورخہ 22/فروری 2025ء کو مسجد بیت الاسلام میں بوقت ساڑھے چھ بجے شام منعقد کیا۔

مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان جماعت نے جلسہ کی صدارت کے لئے مرکزی نمائندہ مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب سیکرٹری تبلیغ و صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا سے درخواست کی۔ان کے ساتھ اسٹیج پر منگلا صاحب کے علاوہ مکرم عبدالسمیع خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم مستجاب قاسم صاحب مربی سلسلہ وان جماعت اور مکرم عبدالسلام صاحب سیکرٹری تربیت وان جماعت تشریف فرما ہوئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ واسیب دھینسہ صاحب نے کی۔تلاوت کردہ سورۃ الحشر کی آیات 23 تا 25 کا انگریزی ترجمہ مکرم غلام احمد کاہلوں صاحب جب کہ اردو ترجمہ مکرم ذیشان احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد مکرم لوکل امیر صاحب نے جلسہ مصلح موعود کے پروگرام کی تفصیل پیش کی۔

کلام محمودؓ سے نظم مکرم عمران حفیظ صاحب نے اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم لبیق پاشا صاحب نے سنایا۔پیشگوئی مصلح موعود مکرم نوید انجم صاحب نے جب کہ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم صفوان چودہری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مستجاب قاسم صاحب مربی سلسلہ نے The enduring Legacy of Hazrat Musleh e Maud ra : A vision for the ages کے موضوع پر کی۔یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دائمی میراث: زمانوں کا ایک عظیم وژن ہے۔

اس کے بعد کہوٹ کوئیز کا مقابلہ ہوا جو مکرم طاہر مظہر صاحب نے کروایا۔اس پروگرام میں تین سو سے زائد احباب خصوصاً نوجوانوں نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔ بعد میں تین جیتنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

بعدہ مکرم ابرار مہار صاحب سیکرٹری مال وان امارت نے ”مالی قربانی“ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقاریر کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

اس جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب نے اردو میں ”سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ“ کے موضوع پر کی۔اس تقریر کا انگریزی ترجمہ مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان امارت نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد کہوٹ کا مقابلہ جیتنے والوں مکرم حسن صاحب حلقہ ووڈ برج نارتھ، مکرم واسیب دھنسہ صاحب حلقہ کلائن برگ اور مکرم کظیم فاروقی صاحب حلقہ کلائن

سامعین کا ایک منظر

برگ کو اول، دوم، اور سوم آنے پر انعامات دیئے گئے۔

پیش گوئی مصلح موعود

اس طرح پیش گوئی مصلح موعود زبانی یاد کرنے پر مکرم محمد یونس صاحب اور مکرم نوید انجم صاحب کو مسجد کے بالائی حصہ میں جب کہ محترمہ کرشنا چٹھہ صاحبہ، محترمہ مبارکہ بٹ صاحبہ، محترمہ خالدہ نسرین صاحبہ، محترمہ صفورہ افتخار صاحبہ اور محترمہ عظیمہ طارق اسلام صاحبہ کو مسجد کے زیریں حصہ مستورات میں انعامات دیئے گئے۔

اس کے بعد زکوٰۃ، فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ کی شرح کے بارہ حاضرین کو آگاہ کیا گیا۔

صدارتی خطاب

مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریرات کے چند اقتباس بھی پیش کئے۔ اس کے بعد دعا کروائی۔

آخر میں تمام شاملین جلسہ کو ڈبوں میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس مبارک جلسہ میں حاضری مجموعی طور پر ایک ہزار سے زائد تھی۔

(مکرم غلام احمد عابد صاحب سیکرٹری اشاعت وان امارت)

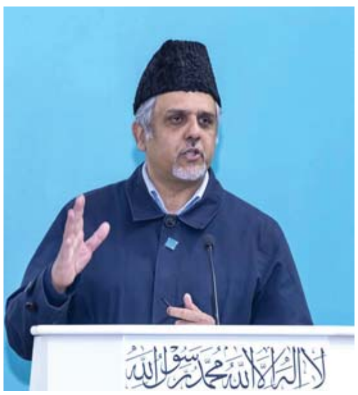

مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب

مکرم صادق احمد صاحب

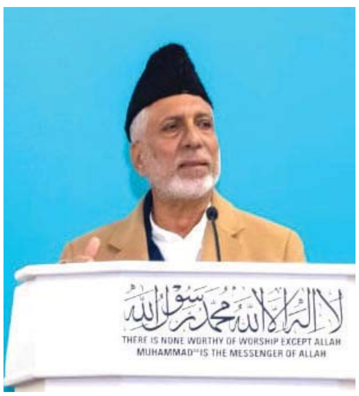

مکرم پروفیسر عبدالسمیع خان صاحب

مکرم مستجاب قاسم صاحب

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریبات کی چند جھلکیاں

مہاجرین کی آبادکاری اور بحالی کے ڈیسک کا تیسرا سالانہ عشائیہ

(Refugee Sponsorship & Settlement Desk Canada)

خداتعالیٰ کے فضل سے ”مہاجرین کی آبادکاری اور بحالی کا ڈیسک“ کی تقریب کا اہتمام 25/اکتوبر 2024ء بروز جمعہ شام 7 بجے مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے کی ۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا ۔ جو مکرم سرمد نوید صاحب مربی سلسلہ نے کی ۔ آپ نے سورۃ انفال کی آیات 7۔8 اور سورۃ الحشر کی آیات 9۔10 کی تلاوت پیش کی۔ آیات کا اُردو ترجمہ مکرم دانیال خالد صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔

معلوماتی ویڈیو

اس کے بعد حاضرین کے لئے ایک معلوماتی ویڈیو پیش کی گئی جس میں مہاجرین کی کفالت کا طریق کار اورحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ مہاجرین کی ملاقات کی چند جھلکیاں دکھائی گئیں۔ گزشتہ دو سالوں میں کینیڈا جماعت میں مہاجرین کی بحالی کے تجربات سے متعارف کروایا گیا۔

RSSD کینیڈا کے انچارج
محترم عبدالحلیم طیّب صاحب کا خطاب

RSSD کے انچارج محترم عبدالحلیم طیّب صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے علاوہ دوسرے تمام ممالک کے کارکنان، رضاکاروں، عہدیداروں اور اپنے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہر منزل پر اُن کی مدد کی اور اس کارکردگی میں اُن کے ساتھ رہے ۔ اپنے قیمتی وقت اور شبانہ روز دعاؤں کے ساتھ ہر موقع پر اُن کو کامیابی تک پہنچایا۔ آپ نے مختلف ادوار میں تاریخی ہجرتوں کا ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظاروں اور کامیابیوں کی تاریخ کو دوہرایا ۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں اس عظیم الشان کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو منتخب کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اللہ العزیز نے جو اہم ذمہ داری ہمیں سونپی ہے، اُس کے لئے کینیڈا میں RSSD کی کامیابی جس میں آپ سب کی کوششیں شامل ہیں ، دراصل اللہ تعالیٰ کے اُن وعدوں کی گواہی ہے جو قرآن کریم میں جگہ جگہ درج ہیں۔ اس کے بعد آپ نے مہاجرین کی آبادکاری اور بحالی کا ڈیسک کے تاریخی ادوار کا ذکر کیا۔ پھر آپ نے کہا کہ ہم نے محترم امیر صاحب کی ہدایات اورحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اللہ العزیز کے ارشادات اور آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں اپنی عاجزانہ کوششیں پاکستان، بنگلہ دیش، بورکینا فاسو، ملائیشیا، نیپال، سری لنکا، یوگنڈا اور تھائی لینڈ کے ہزاروں مجبور اور نہتے خاندانوں کے لئے وقف کردی ہیں اور تاریخ کے اس باب کو دوہراتے ہوئے انصار مدینہ اور مہاجرین کی قربانیوں کے نظارے پیش کر دیئے ہیں۔

نئے آنے والوں کا تعارف اور مختصر تقریر

کینیڈا میں یوگنڈا، تھائی لینڈ اور ملائیشیا سے آئی ہوئی 17 فیملیوں سے تعارف حاصل کیا گیا۔ ملائیشیا سے آنے والے ایک دوست نے اپنے حالات بیان کئے۔

نئے ملک اور وطن میں سکونت

مکرم حلیم طیب صاحب نے ان کے بعد RSSD

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا

مکرم عبدالحلیم طیّب صاحب

مکرم رحمٰن مسعود مہار صاحب

مکرم دانیال خالد صاحب

کے ڈائریکٹر مکرم رحمٰن مسعود مہار صاحب کا مختصر تعارف کروایا اور کہا کہ آپ آغاز سے ہی نئے آنے والے مہاجرین کی بحالی میں مدد کا تجربہ رکھتے ہیں۔اس تعارف کے بعد مکرم رحمٰن مسعود مہار صاحب نے نئے آنے والے بھائیوں کو خوش آمدید کہا۔ اُن کے پلان اور خوابوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ نئے آنے والوں کے پلان بھی ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے پلان ہوتے ہیں اور لوگوں کی خواہشات کے پہاڑ ہوتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ اپنے چمن کی آبیاری کسی اور رنگ میں کر رہا ہوتا ہے۔آپ نے کہا کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے منصوبوں کے ساتھ چلیں اور اپنی خواہشات کو پس پشت ڈال دیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے منفی رجحانات کو مثبت میں بدل دیتا ہے۔ایک احمدی کی حیثیت سے ہمیں دنیا کے نشیب و فراز اور اپنی روایات کو برقرار رکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے اپنی اعلیٰ اقدار سے متعارف کروانا ہے۔اپنی قائدانہ صلاحیتوں سے اِن کا دل موہ لینا ہے۔ جماعت سے رابطہ رکھنا ہے۔ بچوں کے حوالہ سے جماعتی تعلیم و تربیت کے نظام کو گھر میں رائج کرنا ہے ۔ مقامی قواعد و ضوابط ، اصولوں اور قوانین کو سمجھانا ہے۔مکرم مہار صاحب نے مقامی ایجنسیوں اور حکومت کے دفاتر کی تفصیلات بیان کیں اور بتایا کہ آپ کو روزمرہ کی بنیادوں پر اِن اداروں سے رابطہ پڑ سکتا ہے۔

نئے آنے والوں سے
جماعت احمدیہ کینیڈا کی کیا توقعات ہیں؟

نئے آنے والوں سے جماعت احمدیہ کینیڈا کی کیا توقعات ہیں؟ اس موضوع پر روشنی ڈالنے کے لئے محترم احمد ذکریا صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ سب سے پہلے تو تمام نئے آنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے جس نے آپ کو اس حسین و جمیل سرزمین پر سکونت کی توفیق بخشی ، کینیڈا ایک ایسی جنت ہے جہاں آپ کو مکمل مذہبی آزادی ہے۔آپ اپنی نمازیں اور عبادات بلا روک ٹوک ادا کر سکتے ہیں۔ جماعت کے ساتھ اپنے روابط قائم رکھیں اور جماعتی پروگراموں میں حصہ لیں ۔تمام معاشرتی برائیوں سے دور رہیں۔اپنے بچوں کو خاص طور پر توجہ دیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کو ہمیشہ یاد رکھیں اور حرزِ جاں بنالیں۔

صدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

محترم امیر صاحب کینیڈا کا خطاب

پروگرام کے اختتام سے قبل محترم امیر صاحب کینیڈا نے مختصر خطاب فرمایا اور شکر و احسان کے لطیف اور دقیق موضوع پر سیر حاصل گفتگو کے بعد انسانوں کے ساتھ

مکرم ڈاکٹر عبدالباطن احمد صاحب

مکرم مشرف حیدر چیمہ صاحب

مکرم طارق محمود صاحب

مکرم ثمر احمد چوہدری صاحب

مکرم احمد زکریا صاحب

ساتھ خدا تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی کی طرف توجہ دلوائی۔

سوال و جواب اور عطیات کی پیش کش

سوال و جواب کے وقفہ کے بعد مخیر حضرات نے عطیات پیش کئے۔عطیات دینے والوں میں پیش پیش مکرم ڈاکٹر عبدالباطن احمد صاحب جو بہت لمبے عرصہ سے نارتھ امریکہ میں مقیم ہیں، نئے آنے والوں کے لئے مشعل راہ بنے ہوئے ہیں۔دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔دعا کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔

عشائیہ

نمازوں کے بعد شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

براہ کرم ہماری خدمات حاصل کرنے کے لئے درج ذیل ای میل پر رابطہ فرمائیں۔

info@religiousrefugeeservices.org

(رپورٹ نمائندہ خصوصی مکرم محمد اکرم یوسف صاحب)

خلافت نورِ ہدایت

ہے اللہ کی خاص نعمت خلافت
نبوت کی زندہ علامت خلافت

نبوت کے وعدے کی روشن حقیقت
محبت کی خوشبو، عقیدت خلافت

یہی دینِ حق کی ہے زندہ علامت
ہے صدیوں سے جاری وراثت خلافت

خلافت سے ہوتی نبوت کی تکمیل
کہ دنیا میں جاری ہے سنت خلافت

یہی نورِ حق ہے، یہی راہِ حق ہے
ہے قرآن کی ایک آیت خلافت

جو تائیدِ ربّ کی نشانی بنی ہے
ہے عدل و مساوات، شفقت خلافت

یہی روشنی ہے جو پھیلائے حق کو
ہے ظلمت میں نورِ صداقت خلافت

یہی نور ہے جو اندھیروں میں چمکے
ہے راہِ ہُدیٰ کی ہدایت خلافت

نہ دولت، نہ شہرت، نہ ہی جاہ و حشمت
ہے زہد و ورع کی حقیقت خلافت

یہی اہلِ ایماں کی طاقت کا مرکز
ہے سب کے لیے اک سعادت خلافت

خلافت نبوت کی زندہ نشانی
ہے راہِ وفا کی علامت خلافت

خلافت خدا کا عطا کردہ احساں
ہے نورِ ہدیٰ کی قیادت خلافت

خلافت سے قائم ہے تنظیمِ مِلّت
ہے امت کی وحدت کی قوت خلافت

یہی ہے جماعت کی عزت کی ضامن
یہی ہے سبب خیر و برکت خلافت

نہ ہوگا جہاں میں کوئی اس کا ثانی
ہے وحدت کی خاص اک علامت خلافت

خلافت ہے سچ کی درخشاں کرن اک
ہے ظلمت میں مشلِ ہدایت خلافت

خلافت کی برکت سے قائم ہے وحدت
ہے مِلّت کے حق میں حمایت خلافت

نہ ہوگی کبھی اہلِ حق سے جدا یہ
ہے اقوامِ باطل پہ حجت خلافت

جو چاہے مٹائے، نہ مٹنے یہ پائے
ہے قرآں کی روشن عبارت خلافت

زمانے کو دیتی ہے جو استقامت
تو بنتی ہے نعمت، کرامت خلافت

ہے یہ راہبر سرفرازوں کی دنیا
ہے اہلِ وفا کی حلاوت خلافت

نبیؐ کے جو رستے پہ چلنے کا خواہاں
اُسی کے لیے ہے ہدایت خلافت

اگر چاہتے ہو خدا کی رضا تم
تو لازم ہے تم پر اطاعت خلافت

ہے یہ فیضِ باری، عطائے خداوند
ہے بندوں کے حق میں عنایت خلافت

خلافت کا سایہ، خلافت کا پہرہ
ہے ہر دل کی سچی محبت خلافت

خدایا سلامت رہے یہ عنایت
کہ بندوں پہ تیری ہے رحمت خلافت

خلافت کے دم سے ہے مِلّت سلامت
ہے قرآں کی روشن عبارت خلافت

یہی راہِ حق کا حسیں استعارہ
ہے نورِ خدا کی اشاعت خلافت

جو مومن کے دل میں جگاتی ہے الفت
ہے بشریٰ کے دل کی طہارت خلافت

(محترمہ بشریٰ سعید عاطف صاحبہ۔ مالٹا)

”دعائیں مانگو، استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔“ (ملفوظات۔جلد3،صفحہ 38،ایڈیشن1988ء)

ضروری اعلان برائے مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ کینیڈا

احبابِ جماعت کی خدمت میں اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی 48ویں مجلس شوریٰ ان شاء اللہ مورخہ 23 تا 25 مئی 2025ء کو ایوانِ طاہر، پیس ویلیج میں منعقد ہو رہی ہے۔اس موقع پر نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کے انتخابات بھی منعقد ہوں گے۔ کینیڈا بھر سے نمائندگان شوریٰ میں شرکت کے لیے ٹورنٹو تشریف لائیں گے۔

اگر آپ بھی بطور زائر مجلس شوریٰ کی کارروائی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو براہِ کرم اس مقصد کے لیے اپنی جماعت کے لوکل امیر یا صدر جماعت سے رابطہ کریں اور اپنا ممبر کوڈ، نام اور ای میل ایڈریس انہیں مہیا کر دیں۔ بطور زائر رجسٹریشن کی آخری تاریخ 18 مئی 2025ء ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مجلس شوریٰ کے کامیاب، بابرکت انعقاد اور تمام نمائندگان کے سفر وحضر میں خیر و عافیت کے لیے دعا کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں مفید اور صائب مشورے دربارِ خلافت میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو خلیفۃ المسیح کا سلطان نصیر بنائے۔آمین!

مکرم صبیح ناصر صاحب
سیکرٹری مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ کینیڈا

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے　　اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
درِّ ثمین اردو

قدرتِ اوّل کے بعد آئی، خلافت کی بہار

قدرتِ اوّل کے بعد آئی، خلافت کی بہار
تھی خبر یہ بھی کہ اب، آتی رہے گی بار بار

دوسری قدرت، مسیحاؑ کی خلافت کا ظہور
فیض پائیں گے، خلیفہ پر ہوا جن کا مدار

لوگ سو باتیں کریں، ہم کو خلافت ہے عزیز
ہم ہوئے اس پر فدا، ہے جان و دل اس پر نثار

دودھ میں مائیں پلاتی ہیں محبّت کی شراب
ماؤں سے بڑھ کر، خلافت سے ہوا، بچوں کو پیار

ہر طرف ناکامیوں نے ڈھیر ان کو کر دیا
دشمنوں نے گرچہ تدبیریں تو کی ہیں صد ہزار

فتح و نصرت ہے مقدّر میں خلافت کے ہمیش
اور مخالف کے لیے ذلّت لکھی ہے بے شمار

ہے پریشانی عیاں اب ان کے چہرے سے ہوئی
دُور جا کر، کُل نظر آتی ہے اب تاریک و تار

دشتِ ویراں اک طرف جس پر برستی نار ہے
اک طرف گلشن ہے، رونق ہے جہاں لیل و نہار

جو ہیں وابستہ خلافت سے بشارت ہو انہیں
گِرد ان کے ہے، حفاظت کو فرشتوں کا حصار

جان جائیں گر خلافت کی اطاعت کے فیوض
اس کے ہاتھوں پر کریں بیعت سبھی دیوانہ وار

ہم ہیں خوش قسمت جو طارقؔ، اس کے دَر پر آ پڑے
اس کی خاطر دل دھڑکتے ہیں جو ہو کر بے قرار

(مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب)

بقیہ از خلافت اور امنِ عالم

اختتامیہ

خاکسار اپنی گزارشات کا اختتام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ کے ساتھ کرتا ہے۔حضور فرماتے ہیں:

> یہ بہت اہم بات ہے جو ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ انسانی علم اور عقل کامل نہیں ہے بلکہ یقیناً محدود ہے...لیکن خدا کا قانون ناقص نہیں ہے اس لیے اس میں کوئی ذاتی مفادات یا ناانصافی کے امکانات موجود نہیں ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ خدا کو بہرحال اپنی مخلوق کی بھلائی اور بہبود عزیز ہے اس لیے اس کا قانون کلیۃً انصاف پر مبنی ہے۔جس دن لوگ اس اہم حقیقت کو شناخت کر لیں گے اور اسے سمجھ لیں گے یہ وہ دن ہو گا جب حقیقی اور دائمی امن کی بنیاد رکھی جائے گی۔ بصورت دیگر ہم یہ دیکھیں گے کہ قیام امن کے لیے مسلسل کوششیں تو ہورہی ہوں گی مگر یہ کوئی قابل قدر اور ٹھوس نتائج پیدا نہیں کر رہی ہوں گی۔

(عالمی بحران اور امن کی راہ، صفحہ 73-74)

پھر فرمایا:

> اگر ہم حقیقی طور پر امن قائم کرنا چاہتے ہیں توہمیں انصاف سے کام لینا ہو گا۔ہمیں عدل اور مساوات کو اہمیت دینی ہو گی۔آنحضرت ﷺ نے کیا ہی خوبصورت فرمایا ہے کہ دوسروں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ہمیں صرف اپنے فائدے کے لیے نہیں بلکہ وسیع النظری سے کام لیتے ہوئے دنیا کے فائدے کے لیے کام کرنا ہو گا۔فی زمانہ حقیقی امن کے قیام کے یہی ذرائع ہیں۔

(28/ اکتوبر 2016ء، خطاب یارک یونیورسٹی)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب اور ہماری آئندہ تمام نسلیں خلافت کی برکات حاصل کرنے والی ہوں، اور اِس کے فیض ہمیشہ ہمیں ملتے رہیں۔ نیز یہ عالمی نظام دنیا میں امن وسلامتی قائم کرتا رہے، دنیا خلافت کی حقیقت اور ضرورت کو سمجھتے ہوئے اِس کے سایہ رحمت میں بسیرا کرنے والی ہو، اور تمام عالمی مسائل کو اِس عالمی نظام کی راہنمائی میں حل کرنے والی بنے۔ آمین!

صدق سے میری طرف آؤ، اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف، میں عافیت کا ہوں حصار

(بشکریہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 9/ جنوری 2025ء)

بقیہ از خلافت احمدیہ کا ایک عظیم الشان اور منفرد تحفہ ایم ٹی اے۔ تقدیر الٰہی کا زندہ و تابندہ نشان

- یہ ایم ٹی ہے جس نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصویر اور آواز کو قادیان سے کل عالم میں نشر کیا۔جس نے حضور کو خطاب کرتے ہوئے، قادیان کی گلیوں میں پھرتے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کرتے اور اپنے محبین میں تحفے بانٹتے دکھایا ہے۔
- یہ ایم ٹی اے ہے جس کے ترانے معصوم بچے گاتے پھرتے ہیں جس نے بچوں کے ذوق اور دلچسپیاں بدل کر رکھ دی ہیں۔

ایم ٹی اے آج دنیا میں دین کی سچی نمائندگی کرنے والا ٹی وی چینل ہے جسے خلیفہ وقت کی رہنمائی میسر ہے۔ جو کل عالم کے لئے متعدد زبانوں میں 24 گھنٹے کی نشریات پیش کرتا ہے جس کے کارکنان تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔اس ٹی وی کی بنیاد خالص سچائی پر ہے۔ اس میں اداکاری ، جھوٹ اور تصنع کا کوئی شائبہ نہیں۔ یہ میک اپ سے پاک اور عریانی سے کلیۃً مبرا ہے۔ اعلیٰ ذوق کی ترویج کرتا ہے۔جس کے تمام اخراجات طوعی چندوں سے پورے کئے جاتے ہیں۔جس کے خدمتگاروں کو اللہ تعالیٰ خاص فضلوں سے نوازتا ہے۔

- ایم ٹی اے محض ایک پھول نہیں،ایک گلدستہ نہیں پورا چمن ہے۔
- یہ محض ایک شعر نہیں۔ ایک غزل نہیں پورا دیوان ہے۔
- یہ محض ایک ستارہ نہیں نظام شمسی نہیں پوری کہکشاں ہے۔
- یہ اتفاقی واقعہ نہیں تقدیر الٰہی کا زندہ و تابندہ نشان ہے۔

اس کا ایک طویل روحانی پس منظر اور سامنے ایک دلکش جہان ہے جس کے بچپن کی خبریں مسیحاؤں کے کلمات میں اور جوانی کی داستان شہنشاہ صداقت کے ارشادات میں محفوظ ہے۔جس کی داغ بیل اور نگرانی خدا تعالیٰ کے مقدس خلفاء کے لئے مقدر ہے۔یہ خلافت احمدیہ کی طرف سے جماعت احمدیہ بلکہ کل عالم کے لئے ایک عظیم الشان اور لافانی اور منفرد تحفہ ہے۔

”اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا“ (ملفوظات، جلد1، صفحہ 422، ایڈیشن 1984ء)

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

مکرم عمر فاروق صاحب

27 ر فروری 2025ء کو مکرم عمر فاروق صاحب وان امارت حلقہ مل ول 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

4 ر مارچ کو ایوان طاہر میں ایک بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔ نماز ظہر کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے ان کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور تین بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی ۔سردی کے باوجود احباب جماعت نے جنازے اور تدفین میں شرکت کی ۔ ماشاء اللہ مرحوم کی بیٹیوں کو ان کی خدمت کی توفیق ملی ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے ۔محترم عمر فاروق صاحب ، محترم مولانا افضل احمد صاحب کے پوتے تھے، جو درگارام پور، بنگلہ دیش کے پہلے مبلغ تھے۔

مرحوم باقاعدگی سے روزانہ کی نماز ادا کرتے تھے، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اور انہیں حج ادا کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ وہ مالی قربانی کی روح کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ وہ ایک شفیق اور دردمند انسان تھے، ہمیشہ علم کے متلاشی رہتے اور سفر سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی جوش و جذبے اور مقصد کے ساتھ گزاری، ایک بہترین الیکٹریکل انجینئر کے طور پر نمایاں مقام حاصل کیا، اپنے خاندان سے محبت کی اور ضرورت مندوں کی مدد کی۔ خلافت کے ساتھ بے حد محبت تھی۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ملیحہ بیگم صاحبہ ، دو بیٹیاں محترمہ راہنما آفرین صاحبہ ، محترمہ فرح ناز فاروق صاحبہ وان، دو بھائی مکرم تفضّل حسین صاحب، مکرم مفضل الاسلام صاحب اور دو بہنیں محترمہ اخی نور بیگم صاحبہ، محترمہ صادقہ سلطانہ صاحبہ بنگلہ دیش یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ رقیہ خانم صاحبہ

28ر فروری 2025ء کو محترمہ رقیہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مجید احمد ریحان صاحب مرحوم بیری نارتھ جماعت 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

12ر مارچ کو ایوان طاہر میں پونے پانچ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔ نماز عصر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔سردی کے باوجود احباب جماعت نے کثرت سے جنازے میں شرکت کی۔ اور مرحومہ کی تدفین پاکستان میں ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ کے صاحبزادے مکرم طاہر احمد ریحان صاحب بیری ناتھ کو ان کی خدمت کی توفیق ملی ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اللہ کے فضل سے، محترمہ رقیہ خانم صاحبہ موصیہ تھیں۔ وہ باقاعدگی سے اپنی پنج وقتہ نمازیں اور تہجد کی نماز ادا کرتی تھیں۔ وہ ایک مخلص احمدی مسلمان تھیں اور انہیں حلقہ سول لائن، راولپنڈی پاکستان میں صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ وہ ایک مہربان، دریا دل اور صدقہ و خیرات کرنے والی شخصیت تھیں، جن کے دل میں ہمیشہ کم نصیبوں کا درد رہتا تھا۔ مرحومہ ہمیشہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے جذبات کا خیال رکھتی تھیں۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ محترمہ رقیہ خانم صاحبہ، محترم (مرحوم) ملک ولایت خان ریحان صاحب کی صاحبزادی تھیں، جنہیں تحریک جدید اور وقفِ جدید کے آڈیٹر کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم طاہر احمد ریحان صاحب بیری نارتھ، ، مکرم حمید احمد ریحان صاحب جرمنی اور دو بیٹیاں محترمہ عطیۃ الحی صاحبہ ، محترمہ شوکت منورہ صاحبہ، دو بھائی مکرم منیر احمد صاحب اور مکرم ملک محمد عبد اللہ ریحان صاحب پاکستان یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ عابدہ ناصر صاحبہ

۵ر مارچ 2025ء کو محترمہ عابدہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم برمپٹن ویسٹ جماعت ، حلقہ لیک ویو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

7ر مارچ کو احمدیہ فیونرل ہوم میں ساڑھے بارہ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔ نماز ظہر کے بعد مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔تین بجے برمپٹن میموریل گارڈن میں تدفین ہوئی او رمکرم عمیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی ۔سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں بہت سے دوستوں نے شرکت کی۔ ماشاء اللہ

مرحومہ کی بیٹیوں کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اللہ کے فضل و کرم سے محترمہ عابدہ ناصر صاحبہ 1/3 شرح کی موصیہ تھیں۔ وہ ایک پرہیز گار اور نرم دل شخصیت کی مالک تھیں اور اپنی فلاحی طبیعت کی وجہ سے جانی پہچانی جاتی تھیں۔ وہ باقاعدگی سے متعدد ضرورت مند خاندانوں کی مدد کرتی رہیں۔ انہوں نے مختلف عہدوں پر جماعت کی خدمت کی، جن میں راولپنڈی کے اپنے حلقہ کی صدر لجنہ اللہ اماء اللہ کے طور پر چھ سال تک خدمت انجام دی۔ اس کے علاوہ، وہ باقاعدگی سے قرآن کلاسز بھی منعقد کرتی رہیں، جس سے بہت سے افراد قرآن کا صحیح تلفظ سیکھنے میں کامیاب ہوئے۔آپ کو نظام جماعت اور خلافت سے بے حد لگاؤ تھا۔

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم صبیح ناصر صاحب یوکے اور دو بیٹیاں محترمہ مدیحہ فرخ صاحبہ بریمپٹن ویسٹ، محترمہ فریحہ محبوب صاحبہ مسس ساگا یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم اعجاز انور صاحب

20/مارچ 2025ء کو مکرم اعجاز انور صاحب ٹرانٹو ویسٹ جماعت، حلقہ ویسٹ ساؤتھ 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

21/مارچ کو ایوان طاہر میں نماز جمعہ سے قبل ساڑھے بارہ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن میں تدفین ہوئی اور مکرم مبشر احمد بدرؔ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین میں بہت سے دوستوں نے شرکت کی۔مرحوم کی اہلیہ محترمہ وسیم اختر صاحبہ اور ان کے بچوں کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ مکرم اعجاز انور صاحب نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ ایک بے حد مہربان اور سخاوت والے شخص تھے جنہوں نے اپنی زندگی دوسروں کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ ان کی دلکش اور ملنسار شخصیت ہر کسی کے لیے تسکین کا باعث تھی۔ وہ جماعت کی سرگرمیوں میں فعال طور پر شریک ہوتے تھے اور انہیں ضیافت کے شعبے میں خدمت کرنے کی سعادت حاصل تھی۔ وہ ایک پختہ ایمان اور عقیدت والے انسان تھے، جو اپنا زیادہ تر وقت عبادت اور دعا میں گزارتے تھے، اور خلافت سے گہری محبت رکھتے تھے۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ وسیم اختر بیگم صاحبہ، پانچ بیٹے مکرم علی اعجاز صاحب یوکے، مکرم گوہر اعجاز صاحب، مکرم عمر اعجاز صاحب، مکرم بابر اعجاز صاحب، عبد اللہ اعجاز صاحب ٹرانٹو ویسٹ، دو بہنیں محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ اور محترمہ شکیلہ ذوالفقار صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم منصور محمد شرما صاحب

14/مارچ 2025ء کو مکرم منصور محمد شرما صاحب بریڈفورڈ ویسٹ جماعت 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

16/ مارچ کو ایوان طاہر میں نماز عصر سے قبل پانچ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ نماز عصر کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اگلے روز 17/ مارچ کو تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین میں بہت سے دوستوں نے شرکت کی۔مرحوم کے بچوں کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے، محترم منصور محمد شرما صاحب ایک موصی تھے اور حضرت بابو فتح محمد شرما رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند تھے، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے صحابی تھے۔آپ کو چار خلفاء کی خلافت کے نظارے کرنے اور ان کے زیر سایہ خدمت انجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کو خلافت اور نظام جماعت کے وقار سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ جماعت کے ایک سرگرم اور مخلص رکن کی حیثیت سے، آپ نے اپنے خاندان میں خلافت سے گہری محبت پیدا کی۔آپ کا غیر متزلزل ایمان، آپ کی روزمرہ کی نمازوں کی مستقل ادائیگی میں ظاہر ہوتا تھا، جسے آپ نے اپنی آخری عمر تک قائم رکھا۔ آپ کو نماز جمعہ ادا کرنے کا بھی گہرا شوق تھا اور آپ اس میں باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے۔محترم منصور محمد شرما صاحب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قافلہ میں خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب کراچی کا دورہ فرمایا، تو آپ کو حفاظت اور آڈیو/ویڈیو شعبہ جات کے انچارج کے طور پر خدمت کا شرف حاصل ہوا۔

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم محمود محمد شرما صاحب بریڈفورڈ ویسٹ، پانچ بیٹیاں محترمہ شائلہ منصور صاحبہ بریڈفورڈ ایسٹ، محترمہ ڈاکٹر آنسہ شرما صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ، محترمہ حمیرا مرزا صاحبہ Abbotsford، محترمہ راشدہ طاہر صاحبہ بریمپٹن ایسٹ، محترمہ قانتہ کوثر صاحبہ آسٹریلیا اور ایک ہمشیرہ محترمہ نصیرہ ادریس صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومین کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین!

*****